حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا

ہدایت کی جانب سفر

www.KitaboSunnat.com

میاں انواراللہ

مرکز دعوۃ التوحید
اسلام آباد پاکستان

٢٤٨
و-ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد اپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشر و اشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشر و اشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا

ہدایت کی جانب سفر

میاں انوار اللہ

مرکز دعوۃ التوحید

اسلام آباد پاکستان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

248.86

جملہ حقوق محفوظ ھیں

نام کتاب : ہدایت کی جانب سفر

مؤلف : میاں انوار اللہ

اشاعت : 1426ھ بمطابق 2005ء

ناشر : مرکز دعوۃ التوحید

کمپوزر : راشد عزیز

عنوان : پوسٹ بکس 124 اسلام آباد

فون : 4438752

قیمت : 60 روپے

ملنے کے پتے:

۱۔ المسعود 3، کرن پلازہ F-8 مرکز اسلام آباد

۲۔ مکتبہ تسہیلات طیبہ کشمیری بازار راولپنڈی

۳۔ مکتبہ [illegible] سرکلر روڈ راولپنڈی

۴۔ مکتبہ سلفیہ شیش محل روڈ لاہور

۵۔ مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور

ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
1427

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحیم

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالَّذِيْنَ جٰهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا
(العنکبوت 69)

"اور جو لوگ ہماری راہ میں جدوجہد کرتے ہیں۔
ہم یقیناً انہیں اپنی راہیں دکھلا دیتے ہیں"۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	سفر کی تیاری	15
2	تپش شوق کا نظارہ	16
3	آگ سے بیزاری	19
4	اھدنا الصراط المستقیم	19
5	شام کا سفر	20
6	موصل میں آمد	22
7	بنی اسمٰعیل ''اللہ کی پسندیدہ اور محبوب قوم ہے''	22
8	قرآن کی شہادت	23
9	میں اسے بڑی قوم بناؤں گا	24
10	حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا پر قرآن کی مہر	25
11	یہود کا تعصب	26
12	موصل کے بشپ کی وفات	29
13	مابہ کا نصیبین میں قیام	29
14	بشارت نمبر 1، 2، 3، 4	29
15	اسقف کی موت	31
16	سفر عموریہ	31
17	تورات اور انجیل کی بعثت محمدی ﷺ پر شہادتیں	33

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

18	حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا	38
19	تورات وانجیل کی شہادتوں پر قرآن کی مہر	40
20	امام الانبیاء ﷺ کی بعثت کے وقت عرب کی دینی حالت	42
21	ایک شبے کا ازالہ	45
22	مابہ کی عرب کو روانگی	47
23	صراط مستقیم کی خاطر آزادی کی قربانی	47
24	مابہ دیار حبیب ﷺ میں	48
25	اب مٹ گئی ہے غموں والی شام	48
26	دربار رسالت (ﷺ) میں پہلی حاضری	49
27	دربار رسالت (ﷺ) میں دوسری حاضری	51
28	مابہ اب سلمان بن گئے	53
29	قدسیوں کی عظمت	53
30	غزوات بدر و اُحد میں عدم شرکت	54
31	یہودی سے گلوخلاصی	56
32	صفہ میں قیام	57
33	سلمان اور ابوالدردا رضی اللہ عنہما بھائی بھائی	59
34	صفہ یونیورسٹی کی اہمیت وفضیلت	60
35	طالب علم کے لیے آپ ﷺ کی دعا	61
36	علم کی فضیلت پر قرآن کی مہر	62

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

37	شادی	63
38	سلمان بطور جنگی پلانر	64
39	مشاورت کا حکم	65
40	خندق کی کھدائی	66
41	صحابہ کے ایمان کی تعریف	68
42	نمازیں فوت ہونے پر بددعا	69
43	اہل بیت کے اعزازی رکن بن گئے	70
44	سلمان فارسی کا ایک اور اعزاز	71
45	اسلامی زندگی کا مشاہدہ	72
46	انسانی جبلت	73
47	بزدلی پر قہر الٰہی	75
48	یہود	76
49	بنی اسرائیل میں یہودیت کی ابتدا	76
50	دنیاوی فوائد کے لیے حق کو چھپانا	78
51	انبیاء کرام کا قتل	79
52	اللہ تعالیٰ سے مذاق	79
53	توریت کا انکار	79
54	ہجرت نبوی ﷺ سے پہلے حجاز میں یہود کی پوزیشن	80
55	نزول قرآن کے وقت یہود کی مذہبی و اخلاقی حالت	80

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

56	میثاق مدینہ اور یہود کی خلاف ورزیاں	81
57	یہود کی عہد شکنی	82
58	یہود کا حسد و بغض	83
59	بنی قینقاع کی عہد شکنی اور جلاوطنی	83
60	ابورافع واصل جہنم	84
61	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا منصوبہ	85
62	غزوہ خندق میں بنو قریظہ کی بدعہدی	85
63	نعیم بن مسعود رضی اللہ عنہ کا رول	86
64	خلافت راشدہ میں خیبر سے یہودیوں کا اخراج	88
65	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کی سازش	88
66	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشورہ	89
67	عبداللہ بن سباء کا فتنہ	90
68	عبداللہ بن سباء کے غیر اسلامی عقائد جو اس کی تنظیم نے اسلام میں داخل کیے	91
69	امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کا ابن سباء کے بارے میں فرمان	93
70	ابن سباء کی شام میں صحابہ کرام سے ملاقاتیں	93
71	ابن سباء کی ریشہ دوانیاں	93
72	ایک شبہ اور اس کا ازالہ	94
73	مناقب صحابہ رضی اللہ عنہم	96
74	یہودی ریاست کا قیام اور تاریخ	97

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

75	یہودیوں کی طوطا چشمی	99
76	یہودیوں کی منصوبہ بندی	100
77	صیہونی تحریک اور تھیوڈور ہرتزل	100
78	خلیفۃ المسلمین کو خریدنے کی کوشش	100
79	خلیفۃ المسلمین کی معزولی اور مسلمانوں کی بے حسی	101
80	اعلان بالفور	101
81	لارڈ بالفور کے بے شرمی کے الفاظ اور لیگ آف نیشنز کا کردار	102
82	برطانیہ کا سیاہ کارنامہ	103
83	فلسطین کی بندر بانٹ	104
84	یہودی منصوبے کا تیسرا حصہ	105
85	جون 1967ء کی جنگ میں اسرائیل کو امریکی تحفظ	106
86	یہودی منصوبے کا چوتھا حصہ	106
87	اے قوت عرب وعجم	107
88	یہود ونصاریٰ کی اسلام دشمنی کے مظاہر	108
89	مسلم اتحاد کی ضرورت	130
90	جنگ کا بنیادی قرآنی اصول	130
91	اخلاق کی سربلندی	131
92	صبر اور مصابرہ	131
93	فتح مکہ	132

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

94	ایفائے عہد	133
95	حجۃ الوداع میں شرکت	133
96	اللہ تعالیٰ کی سلمان رضی اللہ عنہ سے محبت	134
97	حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو ناراض کرنا گویا "اللہ" کو ناراض کرنا ہے۔	134
98	سلمان رضی اللہ عنہ کو مناقب	135
99	سلمان رضی اللہ عنہ نقیب رسول اللہ ﷺ ہیں	135
100	رسول اللہ ﷺ کی سلمان رضی اللہ عنہ کو وصیت	135
101	سلمان رضی اللہ عنہ کی دنیا سونی ہوگئی	136
102	غم والم کی فضا میں سوچ	139
103	زندگی میں کامیابی کا راز بحر بے کراں کی موجوں سے کھیلنا ہے	140
104	حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا چہرہ کھل گیا	144
105	دور فاروقی اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ	145
106	مشہور ومعروف واقعہ	146
107	ایران کے ساتھ معرکے	149
108	ہم وطنوں کو دعوت اسلام	149
109	ایران کی فتح	150
110	سلمان رضی اللہ عنہ کے دیس میں اسلام کا اجالا	151
111	حکمران قرآن کے آئینہ میں	152
112	عہد نبوی ﷺ اور خلفائے راشدین کے عہد کے زریں واقعات	153

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

113	رعایا کی امور سلطنت میں رسائی	154
114	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گورنروں کے نام احکام معہ تفصیل	155
115	سلمان رضی اللہ عنہ گورنر مدائن	157
116	مومنانہ شان	157
117	گھریلو پراپرٹی	157
118	حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا سفر عقبیٰ	157
119	متقی لوگوں کا انجام اور مقام	157
120	سلمان رضی اللہ عنہ قرآن اور رحمت للعالمین ﷺ کی نظر میں	158
121	حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ احادیث	162
122	حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا پیغام	174

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آغاز سخن

فرمان باری تعالیٰ ہے: ہُوَ سَمّٰکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ مِنْ قَبْلُ وَفِیْ ھٰذَا ''اللہ نے پہلے بھی تمہارا نام ''مسلمان'' رکھا تھا اور اس میں (قرآن) میں بھی''۔ تمام انبیاء کرام کے پیروکار ''مسلمان'' ہی کے نام سے پکارے جاتے تھے۔ زندگی کا حسن اعمال صالحہ کا مرہون منت ہے۔ انسان غوروفکر۔ طلب جستجو اور محنت وریاضت کے ذریعہ اعمال صالحہ سے اپنی زندگی کو حسین بنا سکتا ہے۔ اچھی ہم نشینی ایک عظیم نعمت ہے۔

اک مہربان سے خاک معطر ملی مجھے
اک روز جب حمام میں تھا میں نہار ہا

پوچھا جو میں نے اس سے تو ہے مشک یا عبیر
تیری مہک نے آج مجھے مست کردیا

بولی کہ، میں تو مٹی ہی ناچیز تھی، مگر
پھولوں کی ہم نشینی کا موقع مجھے ملا

یہ سب اثر ہے پھول کی صحبت کا اے ندیم
ورنہ میں خاک ہوں مجھے خوشبو سے واسطا؟

مسلمان نڈر اور بے باک ہوتا ہے۔ وَلَا یَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَآئِمٍ (المائدہ54) ''اور وہ (مسلمان) کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتے''۔ صحابہ کرام کی صفات کے بارے میں قرآن کا ارشاد ہے۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَہُمْ تَرٰىہُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا (الفتح 29) ''محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں۔ وہ کفار کے لیے سخت ہیں اور آپس میں رحم دل ہیں۔ اور (اے دیکھنے والے) تو دیکھتا ہے کہ وہ (اللہ کے حضور) سربسجود ہیں اور اللہ کے فضل اور اس کی رضا کے طلب گار ہیں''۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی زندگی سراپائے جستجو۔ غوروفکر، محنت وریاضت، صبر وہمت، استقلال اور توکل علی اللہ سے عبارت ہے۔ جب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام کے نور سے منور ہوئے تو تاقیامت مبارکبادیں حصے میں آئیں'' سلمان منا اهل البيت اور اللہ کی رضا کا سرٹیفکیٹ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَرَضُوْا عَنْهُ ملا، سچ فرمایا اللہ کریم نے ،وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا(العنکبوت69) ''جو لوگ ہماری راہ میں مشقتیں برداشت کرتے ہیں۔ ہم انہیں اپنی راہیں ضرور دکھلا دیں گے''۔

آیئے! ہم بھی سب مل کر اللہ کریم سے دعا کریں۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ''اے اللہ! ہمیں سیدھا راستہ دکھا، راستہ ان لوگوں کا جن پر تو نے انعام کیا''۔آمین یا رب العالمین۔

معراج زندگی ہے عجز وانکساری میرا ہے شان کبریائی کبر وغرور تیرا

فَتَقَبَّلْ مِنِّيْ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

العبد:۔ میاں انوار اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتساب

سربراہ مرسلاں خاتم النبیین خیر البشر سیدنا محمد مصطفےٰ ﷺ کے نام
جن کے ذریعہ عالم انسانیت کو ہدایت ورشد عنائت فرمائی گئی۔

﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ﴾

العبد

میاں انوار اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سفر کی تیاری:۔ سفر کی یاد آتے ہی ذہن میں تلخ وشیریں یادیں موجزن ہوجاتی ہیں۔ ہم سب زندگی میں سفر سے دوچار ہوتے ہیں۔ یہی سفر دل ودماغ پر ان مٹ نقوش چھوڑ جاتا ہے۔ راہ روکوشاں ہوتا ہے کہ اسے ایسا کامل راہنما مل جائے جو اسے پیش آمدہ سفر کے بارے میں جامع ترین معلومات بہم پہنچائے خطرات کی نشان دہی کرے تاکہ مسافر حفاظتی اقدامات کے ساتھ بخیریت منزل مقصود تک پہنچ جائے۔ سفر ٹرین کا ہو یا کوچ کا۔ ہوائی جہاز کا ہو یا بحری جہاز کا۔ روانگی سے پہلے ہم آرام دہ کوچ۔ تیز رفتار ٹرین اور قیام وطعام کی جدید سہولتوں سے آراستہ و پیراستہ ایئر لائن اور شپنگ کارپوریشن کا انتخاب کرتے ہیں۔ ان کے دفاتر میں جاتے ہیں بالمشافہ ملاقات کرکے اطمینان حاصل کرتے ہیں اس لیے کہ ہمیں اپنی سیکورٹی اور آرام مطلوب ہوتا ہے۔

محترم قارئین! ہم دو چار دن کے سفر کے لیے تو اتنا اہتمام کرتے ہیں لیکن زندگی کے پرآشوب سفر کے لیے کچھ جاننے کی ضرورت ہی محسوس نہیں کرتے ہم اس بات سے پوری طرح آگاہ ہیں کہ ہم زندگی کے سفر پر رواں دواں ہیں لیکن آنکھیں بند کیے ہوئے ''ہنوز دِلّی دور است''۔ کہ مصداق زندگی گزار رہے ہیں۔ لمبی تان کر سوئے ہوئے ہیں۔ جنازہ بھی پڑھ آتے ہیں لیکن گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ بعد پھر وہی ''ڈھاک کے تین پات'' کی کیفیت ہوتی ہے۔

''گری ہے جس پہ کل بجلی وہ میرا آشیاں کیوں ہو''

کا طرزِ عمل اپنائے ہوئے ہیں۔ ہماری مثال تو ''راہ سے بھٹکے ہوئے مسافر'' جیسی ہے جو مسافر تو ہے لیکن ٹکٹ پاس نہیں۔ زادِ راہ موجود نہیں حتیٰ کہ منزل کا تعین بھی نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تپش شوق کا نظارہ: تپش شوق کے نظارے کی قدر وقیمت کا احساس ہر انسان نہیں کر سکتا۔ مثل مشہور ہے ”جس تن لاگے وہی تن جانے“ اس نظارے کا آرزو مند آدمی زندگی میں بڑی سے بڑی قربانی کو بھی ہیچ سمجھتا ہے۔ دنیوی آرام و آسائش اور سوسائٹی میں بلند مقام جیسی بلند رتبہ چیزیں اس کا راستہ نہیں روک سکتیں۔ تپش شوق والے انہیں پائے حقارت سے ٹھوکر مار دیتے ہیں۔ اور اپنی پاکیزہ دنیا بسانے میں اتنے مستغرق ہوتے ہیں۔ کہ دنیا والے انہیں بیوقوف اور پاگل کے القابات سے نوازتے ہیں۔ لیکن ان ہستیوں کو اس قسم کے خطابات بھی متاثر نہیں کر پاتے۔ ایسے واقعات قرآن مجید میں جگہ جگہ بیان ہوئے ہیں۔ مثلاً سورۃ یٰسین میں پچھلی امتوں کے ایک شخص حضرت حبیب نجار رضی اللہ عنہ کا ایمان افروز واقعہ بیان ہوا ہے۔ اس پوری سوسائٹی میں اس وقت کے نبی علیہ السلام کے بعد صرف یہی مسلمان تھے۔ اس نبی علیہ السلام کا نام تفاسیر قرآن میں مجھے کہیں نہیں ملا۔ ایک جگہ اگر کچھ لکھا ہے تو دوسری جگہ تردید ہے۔ ویسے بھی ان کا نام نہ جاننے سے ایمان میں کمی بیشی کا خطرہ نہیں۔ قرآن نے ایسی تفصیلات کی حوصلہ شکنی کی ہے۔ جیسے سورۃ کہف کی آیت نمبر 22 میں غار میں سوئے ہوئے صحابہ کی تعداد کے بارے میں؟ ”لوگ کہتے ہیں یہ لوگ تعداد میں تین تھے اور چوتھا ان کا کتا۔ کچھ لوگوں نے کہا کہ یہ تعداد میں پانچ تھے اور چھٹا ان کا کتا۔ کچھ لوگوں نے کہا کہ ان کی تعداد سات تھی اور آٹھواں ان کا کتا۔ اللہ کا فرمان ہے کہہ دو کہ میرا رب ان کی تعداد کو خوب جانتا ہے“۔ دیکھئے! یہاں پر تعداد کو اہمیت نہیں دی گئی۔ بلکہ ایمان کو اہمیت دی گئی ہے حضرت حبیب نجار رضی اللہ عنہ کا دعوت کا انداز کتنا مدلل اور جچا تلا ہے۔ دیکھئے! معبودان باطلہ کی بے بسی کے کیسے مؤثر دلائل دیے ہیں۔ حقیقتاً مومن صرف اللہ ہی سے ڈرتا ہے۔ تپش شوق نے کس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولولے اور پر جوش انداز میں زبان سے ''اِتَّبِعُوا مَنْ لَّا يَسْئَلُكُمْ اَجْرًا وَّ هُمْ مُّهْتَدُوْنَ. وَمَالِيَ لَا اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ. ءَ اَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَّ لَا يُنْقِذُوْنِ اِنِّيْ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ اِنِّيْ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ۔(سورۃ یٰسین آیت 23-21) کے الفاظ جاری ہو جاتے ہیں حالانکہ اسے اپنی جان جانے کا سو فیصد یقین تھا۔ لیکن ''تپش شوق'' نے اس سے حق کا بانگِ دھل اعلان کروا دیا۔''ان کی اتباع کرلو۔ جو تم سے کچھ اجر نہیں مانگتے اور وہ خود ہدایت یافتہ ہیں۔ اور میں اس ذات کی کیوں نہ عبادت کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور تمہیں اسی کی طرف لوٹ کر چلنا ہے۔ کیا میں اللہ کے سوا دوسروں کو الٰہ بنالوں۔ کہ اگر رحمٰن مجھے کوئی تکلیف دینا چاہے تو نہ ان کی سفارش میرے کسی کام آئے گی۔ اور نہ وہ مجھے چھڑا سکیں گے۔ میں بلا شبہ تمہارے رب پر ایمان لایا۔ میری بات توجہ سے سنو''۔اسی طرح کا واقعہ سورۃ البروج میں بھی بیان ہوا ہے۔ www.KitaboSunnat.com

یہ تپش شوق کے واقعات بعد میں آنے والی امتوں کے لیے ''نشان راہ'' قرار پائے۔ ان پاکیزہ ہستیوں کے کردار کا اعلیٰ ترین پہلو یہ ہے کہ قوم ان کی جان لے لیتی ہے۔ لیکن یہ پھر بھی قوم کے خیر خواہ ہی رہتے ہیں۔ سورۃ یٰسین کی آیات نمبر ۲۶ تا ۲۷ اس پر دلیل ہیں: قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ. بِمَا غَفَرَلِيْ رَبِّيْ وَ جَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ۔''وہ کہنے لگا کاش میری قوم کو علم ہو جائے کہ میرے رب نے مجھے بخش دیا اور مجھے معززین میں شامل کر دیا''۔ تا کہ وہ کفر چھوڑ کر دائرہ اسلام میں داخل ہو جائیں۔ اور موت کے بعد جہنم کا ایندھن بننے سے بچ جائیں۔ رب کائنات نے قیامت تک قرآن میں اسے محفوظ کر دیا۔

مومنوں کی آزمائش ہوتی ہے: اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْ خُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ. مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَاءُ وَ الضَّرَّاءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ اَلَاۤ اِنَّ نَصْرَاللّٰهِ قَرِيْبٌ(البقرہ آیت ۲۱۴) ''کیا تم یہ خیال کرتے ہو۔ کہ یونہی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ جبکہ تمہیں ابھی وہ مصائب پیش ہی نہیں آئے۔ جو تم سے پہلے ایمان لانے والوں کو پیش آئے تھے۔ان پر اس قدر سختیاں اور مصیبتیں آئیں کہ ان کو ہلا کر رکھ دیا۔ خود اور اس کے ساتھ ایمان والے سب پکار اٹھے کہ اللہ کی نصرت کب آئے گی؟حتی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:سن لو! اللہ کی نصرت آیا ہی چاہتی ہے''۔لیکن ان کے پایۂ استقامت میں ذرا بھی لغزش نہ آئی اور وہ اپنے مقاصد میں کامیاب وکامران ہوئے۔ ان راہ حق کے متلاشیوں،صبر وہمت کے پہاڑوں اور بزم صحابہ کے مایہ ناز سپوتوں میں سے ایک کی زندگی کا سفر پیش خدمت ہے۔

''مابہ''جیئر نامی گاؤں کا رہائشی تھا۔ یہ گاؤں اس وقت ''اصفہان'' میں تھا۔ باپ کا نام بودرخشاں تھا۔ جو کہ گاؤں کا سب سے بڑا معزز زمیندار تھا۔ مذہبی طور پر یہ گھرانہ ''آگ کا پجاری'' تھا۔ گاؤں کے ''آتشکدہ'' کا متولی تھا۔ باپ اپنے بیٹے کو بہت پیار کرتا تھا۔ اس لیے آتش کدہ کی نگرانی ''مابہ'' کے سپرد کی تھی۔ بیٹے نے فرمانبرداری کا ثبوت دیتے ہوئے آتش کدے کا ''الاؤ'' کبھی نہ بجھنے دیا۔ گاؤں کے لوگ بودرخشاں کے حکم کی تعمیل کرنا عین سعادت گردانتے تھے۔''مابہ'' سال ہا سال آتش کدے کی آگ کو ایندھن ڈال کر حیاتِ نو دیتا رہا۔ زرعی زمین کی نگہداشت باپ کے ذمہ تھی لیکن کبھی کبھار آؤٹنگ کے لیے ''مابہ'' بھی کھیتوں کو چلا جاتا تھا۔لڑکپن کا عالم تھا۔ ہر قسم کی دنیوی سہولت گھر میں موجود تھی۔ زندگی مزے سے گزر رہی تھی۔ لیکن تلاش حق نے ہر چیز سے بیزار کردیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آگ سے بیزاری: ایک دن بود رخشاں مکان کی تعمیر میں مصروفیت کی وجہ سے کھیتوں میں نہ جاسکا۔ اپنی جگہ ''مابہ'' بیٹے کو بھیج دیا۔ راستے میں ایک گرجا (عیسائیوں کی عبادت گاہ کو گرجا یا کلیسا کہا جاتا ہے) پڑتا تھا۔ گرجے کا دروازہ کھلا تھا۔ ''مابہ'' نے عیسائیوں کو گرجا میں خشوع وخضوع سے محوعبادت دیکھا یہ منظر مابہ کو اتنا بھلا لگا کہ وہ گرجا کے اندر چلا گیا۔ عیسائیوں کی عبادت سے اثر پذیر ہوتے ہوئے اس کی زبان سے لاشعوری طور پر یہ الفاظ نکل گئے۔ کہ یہ مذہب ہمارے مذہب سے اچھا ہے۔ آگ کی عبادت بھی کوئی مذہب ہے؟ جو اپنی زندگی کی بقا کے لیے میری محتاج ہے۔ دل کی گہرائیوں سے یہ آرزو پھوٹی۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ: عیسائیوں سے پوچھا کہ آپ کے مذہب کا مرکز کون سی جگہ ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ملک شام! اسی وقت سے دل میں ٹھان لی کہ کیوں نہ شام جا کر عیسائیت کی تعلیم سے اپنے آپ کو بہرہ ور کروں۔ گرجا کی مصروفیت اور پھر کھیتوں کا چکر لگانے کی وجہ سے گھر دیر سے آنا ہوا۔ واپسی پر باپ نے دیر کی وجہ پوچھی۔ کیونکہ باپ اپنی شفقت پدری سے مجبور تھا۔ بیٹا گویا ہوا۔ گرجے میں لوگوں کی عبادت کو دیکھتا رہا۔ اس لیے دیر ہوئی لیکن ابو جان! مجھے ان کی عبادت بہت اچھی لگی باپ نے یہ سنتے ہی خطرے کا الارم بھانپ لیا۔ کہ ''مابہ'' کا عیسائیت کی طرف میلان ہے۔ سوچا اگر بیٹا عیسائی مذہب اپنا لیتا ہے تو مدت سے بنا ہوا میرا وقار خاک میں مل جائے گا۔ راہ حق کی تلاش میں شروع سے اب تک یہی نظریہ رکاوٹ رہا ہے موجودہ گدیاں اور خانقاہی نظام اس کی زندہ مثالیں ہیں۔ لہٰذا تادیبی اقدام کے طور پر پندرہ سالہ ''مابہ'' کو بیڑیاں پہنا دی گئیں۔ اور گھر کی کوٹھڑی میں قید تنہائی میں ڈال دیا گیا۔ گویا کہ باپ نے پابند سلاسل کر کے سمجھ لیا کہ ''مابہ'' کہاں جائے گا؟۔ آخر چار و ناچار میرے قدموں پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سر رکھ دے گا کہ لو جان! غلطی ہوگئی معافی چاہتا ہوں اس وقت میں اسے مزید سرزنش کر کے فراخدلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سینے سے لگا لوں گا۔ اور یہ عیسائیت کا بھوت ہمیشہ ہمیشہ کے لیے میرے قابو میں آجائے گا۔ لیکن اسے کیا علم تھا۔ کہ تپش شوق کا جن ایک ایسا جن ہے جو قابو میں نہیں آتا اور تادیبی کارروائی کرنے والے حیران و ششدر رہ جاتے ہیں۔ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ''اور غالب مہربان اللہ پر توکل رکھ''۔ (الشعراء217)

شام کا سفر: دل میں تڑپ تو موجود تھی کسی نہ کسی ذریعہ سے عیسائیوں کو پیغام پہنچانے میں کامیاب ہوگئے۔ ''کہ جب ملک شام سے کوئی تجارتی قافلہ آئے۔ تو مجھے ضرور اطلاع کر دیں'' چنانچہ کاروان تجارت کی آمد پر ''مابہ'' کو اطلاع کر دی گئی۔ اس اطلاع کے ساتھ گرجا والوں نے اپنے ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی بھی کرائی۔ اور اسے عملی شکل بھی دے دی۔ چنانچہ ''مابہ'' ان گرجا والوں کی مدد سے قید وبند اور بیڑیوں سے رہائی پانے میں کامیاب ہوگئے۔ باپ نے تعاقب کیا لیکن گرجا والوں نے ''مابہ'' کو پہلے ہی محفوظ مقام پر پہنچا دیا تھا۔ اس طرح بودرخشاں بے نیل و مرام گھر واپس لوٹ آیا۔ ادھر ''مابہ'' گھر سے آنے کے تیسرے دن بعد تجارتی قافلہ سے جاملا اور اپنی منزل مقصود شام کے ملک جا پہنچا۔ یہ ان کی تپش شوق کی تکمیل کی خاطر پہلی ہجرت تھی۔

شام آنے کے بعد معلوم کیا کہ یہاں پر سب سے بڑا عالم کون ہے۔ لوگوں نے بتایا ''بشپ''! (گرجا کا نگران اعلیٰ بشپ یا اسقف کہلاتا ہے) یہ بشپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ ''مجھے آپ کا مذہب بہت پسند ہے میری آرزو ہے کہ آپ کی خدمت میں رہ کر عیسائیت کا علم حاصل کروں۔ اس طرح آپ نے مجوسیت کا پٹہ گلے سے اتار پھینکا اور عیسائیت میں داخل ہوگئے۔ لیکن یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بشپ اچھے کردار کا آدمی نہ تھا۔ اس کے دل و دماغ میں ہمہ وقت ''دولت بناؤ'' کا خبط سوار تھا یہ بشپ لوگوں کو تو صدقات کی تعلیم دیتا۔ لیکن صدقات کی جمع پونجی خود ہڑپ کر جاتا۔ مساکین اور غرباء کی رسائی ان صدقات تک ناممکن بنا دی گئی تھی ''مابہ'' بنظر غائر ''بشپ'' کے کرتوت دیکھتا رہا اس کی عقابی نظروں نے یہ پتہ بھی لگا لیا کہ بشپ نے سات گھڑے سونے چاندی سے بھر رکھے ہیں۔ بشپ کا یہ منافقانہ کردار ''مابہ'' کو بہت برا لگا اسے بشپ سے نفرت ہوگئی جیسے ہی یہ ''دین کا ٹھیکیدار'' مرا۔ مابہ نے من و عن تمام تفصیلات سے لوگوں کو آگاہ کردیا۔ پھر سب کو ساتھ لے جاکر یہ ساتوں گھڑے بھی دکھا دیئے۔ اب لوگوں کو پختہ یقین ہوگیا کہ بشپ روحانی انسان نہیں تھا۔ بلکہ یہ ایک بدترین ڈاکو تھا جس نے مذہبی لبادہ اوڑھ رکھا تھا لوگ اس کے گندے کردار سے اتنے متنفر ہوئے کہ انہوں نے اسے دفن کرنے کی بجائے اس کی لاش کو سولی پر لٹکایا اور پھر سنگسار کردیا۔ قرآن ایسے گندے لوگوں کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچتا ہے۔ ''يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَھُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ (البقرۃ 9)'' وہ اللہ سے دھوکہ کر رہے ہیں اور ایمان والوں سے بھی وہ دراصل اپنے آپ کو دھوکہ دے رہے ہیں لیکن سمجھ نہیں رہے''۔ اس کا جانشین دوسرا بشپ آیا۔ یہ شخص بڑا زاہد و عابد اور نیک انسان تھا۔ دن رات عبادت میں مصروف رہتا ''مابہ'' کو اس سے بڑی عقیدت ہوگئی۔ اس کی محبت سے فیض یاب ہونا شروع کر دیا۔ لیکن اس نیک سیرت بشپ کی زندگی نے وفا نہ کی، جب اس کی موت کا وقت آیا تو ''مابہ'' نے عرض کیا کہ میرے لیے کیا حکم ہے؟ کس کے پاس ٹھہروں اور کہاں تعلیم حاصل کروں؟ بشپ نے کہا ''یہاں تو مجھے کوئی عیسائی اللہ والا نظر نہیں آتا، اللہ کے صالح بندے سب قبروں میں چلے گئے۔ باقی دنیادار ہیں۔ جنہوں نے مذہب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں تحریف کر ڈالی ہے۔ اور نفسانی خواہشات کے بندے ہیں ہاں! تم موصل چلے جاؤ، وہاں دین کا ایک سچا عالم موجود ہے۔

موصل میں آمد: یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِیْ وَاسِعَةٌ فَاِیَّایَ فَاعْبُدُوْنَ (العنکبوت56)''اے میرے بندو! جو ایمان لائے ہو، میری زمین وسیع ہے۔ پس میری ہی عبادت کرو'' ''مابہ'' نے موصل پہنچ کر مرحوم نیک سیرت بشپ کے فرمودہ کے مطابق اللہ کے برگزیدہ بندے کی تلاش شروع کی۔ کافی محنت کے بعد ان کی رہائش گاہ تک پہنچنے میں کامیابی ہوگئی۔ اس نئے عالم دین سے ملے۔ اپنی داستان سنائی اور التجا کی کہ قیام کی اجازت عطا فرمائی جائے۔ اس بشپ نے بخوشی اجازت دے دی۔ موصل میں رہائش پذیر ہوکر ''مابہ'' نے توریت اور انجیل کا بغور مطالعہ کیا۔ مسیحی دین کا سیر حاصل علم حاصل کیا۔ تو پتہ چلا

بنی اسمٰعیل ''اللہ کی پسندیدہ اور محبوب قوم ہے: ''اور اسماعیل کے حق میں بھی میں نے تیری دعا سنی اور قبول کی۔ دیکھیں! اسے برکت دوں گا۔ اور اسے آبرومند کروں گا اور اسے بہت بڑھاؤں گا اور اس سے بارہ سردار پیدا ہوں گے۔ اور اس سے بڑی قوم بناؤں گا'' (کتاب پیدائش باب ۱۷ آیت ۲۰) مذکورہ پانچ وعدوں پر غور کیجئے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے تمام گھرانے گمنامی کی زندگی بسر کررہے تھے۔ ان کی نسل میں برکت، آبرومندی، ان کا بڑھنا، پھلنا و پھولنا اور ایک قوم بن جانا یہ تمام صفات حضرت محمد ﷺ کے ظہور سے ہی منصۂ شہود پر آئیں۔ بنی اسماعیل کو صرف نبوت محمدیہ ﷺ کے سبب ہی چار چاند لگے، ظہور اسلام سے قبل عرب کا جو حال تھا وہ دنیا کو معلوم ہی ہے۔ پھر وہ کون ذات ہے جس نے۔

''گڈریوں کو عالم کا سلطان بنایا''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل عرب یعنی بنی اسمٰعیل کو برکت، عزت اور آبرومندی کی دولت سے محمد عربی ﷺ نے ہی تو مالا مال کیا ہے، انجیل کے پیروکاروں کو عالی ظرفی اور انصاف سے کام لیتے ہوئے رسول بنی اسماعیل پر ایمان لانا چاہیے اس لیے کہ آپ ﷺ انجیل کے وعدے اور پیش گوئی کے مطابق ہی مبعوث ہوئے ہیں۔

قرآن کی شہادت: ا۔رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِیۡهِمۡ رَسُوۡلاً مِّنۡهُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡهِمۡ اٰیٰتِکَ وَیُعَلِّمُهُمُ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَةَ وَیُزَکِّیۡهِمۡ اِنَّکَ اَنۡتَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ (البقرۃ آیت ۱۲۹) ''اے ہمارے رب ان میں ایک رسول بھیج جو انہی میں سے ہو وہ ان پر تیری آیات کی تلاوت کرے انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور ان کو پاکیزہ بنائے بلاشبہ تو غالب حکمت والا ہے''۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا اللہ کریم نے قبول فرمائی اور ان کے فرزند حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے حضرت محمد ﷺ کو آخری رسول بنایا۔

۲۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی بشارت دی تھی کہ میرے بعد ایک رسول آئے گا : وَاِذۡ قَالَ عِیۡسَی ابۡنُ مَرۡیَمَ یٰبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اِنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ اِلَیۡکُمۡ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیۡنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوۡرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوۡلٍ یَّاۡتِیۡ مِنۡۢ بَعۡدِی اسۡمُهٗۤ اَحۡمَدُ'' (الصّف آیت ٦) ''اور جب کہا عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم نے اے بنی اسرائیل! بے شک میں اللہ کا رسول ہوں تمہاری طرف، اپنے سے پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں، ماننے والا ہوں اس چیز کو جو آگے میرے ہے تورات سے اور خوشخبری دینے والا ساتھ ایک پیغمبر کے کہ آئے گا میرے پیچھے نام اس کا احمد (ﷺ) ہے''۔

ہوئے پہلوئے آمنہ سے ہویدا
دعائے خلیل اور نوید مسیحا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اسے بڑی قوم بناؤں گا: اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو بارہ (۱۲) بیٹے عطا فرمائے۔ جن کے نام یہ ہیں۔

(۱) نبایوط

(۲) قیدار

(۳) ادبائیل

(۴) بشام

(۵) مشماع

(۶) دوما

(۷) میشا

(۸) حدد

(۹) تیما

(۱۰) یطور

(۱۱) نفیس

(۱۲) قیدمان

ان بارہ بیٹوں سے بارہ قبیلے معرض وجود میں آئے سب مکہ میں رہنے لگے روز گار تجارت تھا جو یمن، مصر اور شام کے ساتھ تھی۔ تاریخ میں صرف نبایوط اور قیدار کے حالات ہی ملتے ہیں۔ مولانا سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے ریسرچ کر کے ثابت کیا ہے کہ آلِ غسان اور انصار یعنی اوس وخزرج قحطانی عرب نہ تھے۔ بلکہ اس علاقے میں نبایوط بن اسمٰعیل علیہ السلام کی جو نسل رہ گئی تھی، وہی تھے (تاریخ ارض القرآن ۲/ ۷۸-۸۶) حضرت اسماعیل علیہ السلام کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمانہ بموجب کتب تاریخ ۲۰۰۰ دوہزار برس قبل مسیح ہے۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بیٹوں میں مشہور ترین حضرت قیدار ہیں ان کی اولاد میں ۳۷ ویں پشت کے بعد عدنان اول نہایت اولوالعزم شخص ہے۔ عدنان دوم کی پندرھویں پشت میں قصی بہت معروف شخصیت ہے۔ اس نے بنو جرہم سے مل کر مکہ میں مشترکہ حکومت کی ۴۴۰ عیسوی میں بنیاد رکھی۔ قصی کے بعد ان کا بیٹا عبدمناف، پھر ان کا بیٹا ہاشم، پھر ان کا بیٹا عبدالمطلب پھر ان کا بیٹا ابو طالب اپنے اپنے دور کے مکہ کے محترم سردار تھے۔ ابو طالب نے آپ ﷺ کی پرورش کا ذمہ اپنے والد عبدالمطلب کے بعد لیا، اور تازندگی ساتھ دیا۔ تورات میں ''قیدار'' کا ذکر بکثرت ہے۔

۳۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا پر قرآن کی مُہر: ''مابہ'' کی نگاہیں موسیٰ علیہ السلام کی پانچویں کتاب استثناء باب ۱۸ آیات ۱۷ تا ۲۷ پر آکر ایسی جمیں کہ جمی کی جمی ہی رہ گئیں۔ بہت حیرت ہوئی اس عبارت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک نبی کی بعثت کی دعا مانگ رہے ہیں ''اور خدا نے مجھے کہا کہ انہوں نے جو کچھ کیا سو اچھا کیا میں ان کے لیے ان کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کروں گا۔ اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا۔ اور جو کچھ میں اسے کہوں گا وہ سب ان سے کہے گا اور ایسا ہوگا جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ میرا نام لے کر کہے گا نہ سنے گا تو میں اس کا حساب اس سے لوں گا''۔ اس پیش گوئی میں بتایا گیا ہے۔ موسیٰ (علیہ السلام) کی مانند ہوگا۔ وہ بنی اسرائیل میں سے نہیں بلکہ بنی اسرائیل کے بھائیوں (بنو اسماعیل) سے ہوگا۔ اور بنی اسمٰعیل عرب تھے۔ مراد حضور ﷺ ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بدترین دشمن فرعون بحیرہ قلزم میں غرق ہوا جبکہ آپ ﷺ کا بدترین دشمن ابوجہل بن ہشام بدر کے مقام پر واصل جہنم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا۔ آیئے! ہم اس بارے میں قرآن مجید کے اوراق میں رب کائنات کا فرمان تلاش کریں۔ ''خود انہی کی مانند ایک رسول مبعوث کیے جانے کا ذکر واضح طور پر سورۃ جمعۃ کی آیات ایک تا چار پارہ ۲۸ میں ملتا ہے۔ اور دعا کی قبولیت کا انعام اللہ نے اپنے بندوں کو محسن انسانیت حضرت محمد ﷺ کی صورت میں عطا فرمایا:

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ. هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ. وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ. ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ'' اللہ کی تسبیح کر رہی ہے ہر وہ چیز جو آسمانوں میں اور وہ چیز جو زمین میں ہے۔ بادشاہ ہے، قدوس ہے، زبردست اور حکیم ہے، وہی ہے، جس نے اُمیوں کے اندر ایک رسول خود انہی میں سے اٹھایا۔ جو انہیں اس کی آیات سناتا ہے۔ ان کی زندگی سنوارتا ہے۔ اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے''۔

یہود کا تعصب: عرب کے یہودی رسول اللہ ﷺ کی ذات و صفات اور کارناموں میں رسالت کی صریح نشانیاں بچشم خود دیکھ لینے کے باوجود اور اس کے باوجود بھی کہ توراۃ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آپ کے آنے کی صریح بشارت دی تھی۔ جو آپ ﷺ کے علاوہ کسی اور پر چسپاں نہیں ہوتی تھی۔ صرف اس وجہ سے انکار کر رہے تھے کہ اپنی قوم اور نسل سے باہر (آپ ﷺ بنو اسحق علیہ السلام کے بجائے بنو اسماعیل علیہ السلام میں سے ہیں) کے کسی شخص کی رسالت مان لینا انہیں سخت ناگوار تھا وہ صاف کہتے تھے کہ جو کچھ ہمارے ہاں آیا ہے ہم صرف اسی کو مانیں گے دوسری کسی تعلیم کو جو کسی غیر اسرائیلی نبی کے ذریعہ آئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواہ وہ اللہ کی طرف سے ہی ہو۔ماننے سے صریحاً انکاری تھے۔ یہ صرف تعصب کی بنا پر تھا ورنہ حق تو صبح کے اجالے کی طرح ظاہر تھا انہیں اس قبیح عادت پر ملامت کرنے سے پہلے رب کائنات کے بارے میں آگاہ کیا جارہا ہے ”کہ کائنات کی ہر چیز اللہ کی تسبیح کررہی ہے“ تمام کائنات اس بات پر گواہی دے رہی ہے کہ اللہ ان تمام نقائص اور کمزوریوں سے پاک ہے۔جن کی بنا پر یہودی اپنی نسلی برتری کا خود ساختہ لبادہ اوڑھے ہوئے ہیں۔ اللہ کسی کا رشتہ دار نہیں۔ جانبداری کا اس کے ہاں کوئی کام نہیں ساری مخلوق کے ساتھ رب کائنات کا معاملہ یکساں عدل و رحمت اور ربوبیت کا ہے، کوئی خاص نسل اور قوم اس کی چہیتی نہیں ہے کہ وہ خواہ کچھ کرے بہرحال اس کی نوازشیں اسی پر مخصوص رہیں اور کسی دوسری نسل یا قوم سے اس کو عداوت نہیں ہے کہ وہ اپنے اندر خوبیاں بھی رکھتی ہو تو وہ اس کی عنایات سے محروم رہے اس کے آگے اللہ نے اپنی بادشاہت، تقدس اور طاقت کا ہمیں بتایا ہے کہ وہ بادشاہ ہے دنیا کی کوئی طاقت اس کے اختیارات کو محدود کرنے والی نہیں ہے۔تم بندے اور رعایا ہو، تمہارا یہ مقام کب سے ہوگیا ہے؟ کہ تم طے کرو کہ وہ تمہاری ہدایت کے لیے اپنا پیغمبر کسے بنائے اور کسے نہ بنائے اللہ کریم بدرجہا منزہ اور پاک ہے۔ اس کے فیصلے میں تبدیلی نہیں ہوسکتی، اللہ زبردست ہے، اس سے لڑ کر کوئی جیت نہیں سکتا وہ حکیم ہے جو کچھ کرتا ہے وہ عین دانش ہوتا ہے اس کی تدبیریں ایسی محکم ہیں کہ دنیا میں کوئی ان کا توڑ نہیں کرسکتا۔

اُمّی کا لفظ یہودی اصطلاح کے طور پر آیا ہے اس میں ایک لطیف طنز پوشیدہ ہے وہ یہ ہے کہ یہودی اپنے سوا عربوں کو اُمّی کہتے تھے یعنی ان پڑھ اور اپنے مقابلے میں انتہائی کمتر سمجھتے تھے انہی لوگوں میں اللہ غالب و دانا نے ایک رسول مبعوث فرمایا وہ خود نہیں اٹھ کھڑا ہوا۔بلکہ اسے مبعوث کرنے والا وہ ہے جو کائنات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا بادشاہ ہے زبردست اور حکیم ہے جس کی قوت و عظمت سے ٹکرا کر یہود اپنا سب کچھ بگاڑ لیں گے۔ اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ یہودیوں کے خود ساختہ عقیدہ کے مطابق یہود کے علاوہ تمام اقوام عالم ناشائستہ، بے مذہب، ناپاک اور ذلیل ہیں۔

قرآن مجید میں رسول اللہ ﷺ کی صفات یہاں بیان کی گئیں ہیں کہ یہ کتنا بڑا احسان ہے جو اللہ نے ان کے اندر رسول بھیج کر کیا ہے۔ اور تم لوگ کتنے نادان ہو کہ حسد و بغض کا ایندھن بنے ہوئے ہو۔ صرف اس لیے انکاری ہو کہ یہ پیغمبر عالی صفات خاتم النبیین ﷺ بھی بنو اسحٰق میں سے کیوں نہیں ہیں یہ رسول تمہیں ہماری آیات سنا رہے ہیں آیات مبارکہ کی زبان، مضامین، اندازِ اسلوب اس بات کی گواہی دیے جا رہے ہیں کہ فی الواقع یہ آیات منجانب اللہ ہیں وہ لوگوں کی زندگیاں سنوار رہے ہیں۔ ان کے اخلاق، عادات اور معاملات کو ہر طرح کی گندگیوں سے پاک کر رہے ہیں۔ ہمہ وقت اپنی عملی زندگی سے پیروکاروں کو قرآن مجید کا منشا سمجھا رہے ہیں یہ کیسی ہٹ دھرمی ہے کہ جس کا رسول برحق ہونا اس کے کارناموں سے علانیہ ثابت ہو رہا ہے تم نے تعصب کی پٹی آنکھوں پر باندھ کر اسے ماننے سے انکار کر دیا۔

یہودی صدیوں سے عرب میں آباد تھے۔ اہل عرب کی مذہبی، اخلاقی، معاشرتی اور تمدنی زندگی تمام کی تمام ان پر آشکارا تھی کیونکہ یہودی اس سوسائٹی کا حصہ تھے۔ نام، لباس، زبان، رشتے، ناطے سب عربوں جیسے تھے۔ اللہ انہیں تنبیہ کر رہا ہے کہ چند سال کے اندر محمد ﷺ کی قیادت و راہنمائی میں عربوں کی جیسی کایا پلٹی ہے، تم چشم دید گواہ ہو آپ ﷺ کی رسالت صرف عرب قوم ہی کے لیے نہیں ہے بلکہ دنیا بھر کی نسلوں اور قوموں کے لیے تا قیامت ہے۔ یہ اللہ کی قدرت کا کرشمہ ہے کہ ناتراشیدہ امی قوم میں اس نے ایسا عظیم نبی پیدا کیا جس کی تعلیم و ہدایت حد درجہ انقلاب پیدا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کررہی ہے اور عالمی ابدی اصولوں کی حامل ہے۔ یہ ایک معجزہ ہے جو اللہ کی قدرت سے رونما ہوا ہے اللہ کے انتخاب پر اگر کسی کا دل دکھتا ہے تو ہزار بار دکھتا رہے۔

موصل کے بشپ کی وفات: اس متقی بشپ سے مابہ نے بہت فائدہ اٹھایا۔لیکن اسے بھی موت کا بلاوا آ گیا۔مابہ نے دکھ ورنج کی کیفیت میں پوچھا۔اب میری دینی ہدائت کی کیا صورت بنے گی۔ اس صالح پادری نے کہا۔ موت سے تو کسی کو مفر نہیں۔ ہرایک اپنی باری کا منتظر ہے۔غمگین وپریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔اللہ کوئی راستہ نکال دے گا۔لیکن سفر آخرت پر روانہ ہونے سے کچھ ہی پہلے وہ مابہ سے گویا ہوا کہ ''اب تم موصل کو خیر باد کہہ کر نصیبین چلے جانا''۔

مابہ کا نصیبین میں قیام: (نصیبین عراق کا سرحدی علاقہ ہے جو شام سے متصل ہے)موصل کے پاکباز بشپ کی وصیت کے مطابق مابہ نصیبین پہنچ گئے اور نئے اسقف سے ملے۔ یہ بھی پہلے پادریوں کی طرح بڑا نیک،عابد اور زاہد تھا۔ اپنی داستان سنائی۔تعلیم وقیام کی خواہش ظاہر کی۔ اس اسقف نے مابہ کی ہر درخواست منظور کرلی۔ یہاں قیام کے دوران مابہ نے بڑی تسکین پائی۔ انجیل کا مطالعہ کیا۔ انجیل نبی آخر الزمان کی بشارت دے رہی تھی۔

بشارت نمبر1: میں نے یہ باتیں تمہارے ساتھ رہ کر تم سے کہیں۔لیکن مددگار یعنی روح القدس جسے مولیٰ وآقا میرے نام سے بھیجے گا وہی تمہیں سب باتیں سکھائے گا اور جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے وہ سب تمہیں یاد دلائے گا۔ میں تمہیں اطمینان دیے جاتا ہوں۔ اپنا اطمینان تمہیں دیتا ہوں جس طرح دنیا دیتی ہے میں تمہیں اس طرح نہیں دیتا۔تمہارا دل نہ گھبرائے اور نہ ڈرے۔تم سن چکے ہو کہ میں نے تم سے کہا کہ جاتا ہوں اور تمہارے پاس پھر آتا ہوں اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو اس بات سے کہ میں مولیٰ وآقا کے پاس جاتا ہوں۔خوش ہوتے کیونکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولیٰ و آقا مجھ سے بڑا ہے اور اب میں نے تم سے اس کے ہونے سے پہلے کہہ دیا ہے تاکہ جب ہو جائے تو تم یقین کرو اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہیں کروں گا۔ کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں۔ لیکن یہ اس لئے ہوتا ہے کہ دنیا جان لے کہ میں مولی و آقا سے محبت رکھتا ہوں اور جس طرح مولی و آقا نے مجھے حکم دیا میں ویسا ہی کرتا ہوں۔ اٹھو! یہاں سے چلیں'' (یوحنا)

بشارت نمبر۲:۔ لیکن جب وہ مددگار آئے گا جس کو میں تمہارے پاس مولی و آقا کی طرف سے بھیجوں گا یعنی سچائی کی روح۔ جو مولیٰ و آقا سے صادر ہوتا ہے تو وہ میری گواہی دے گا اور تم بھی گواہ ہو کیونکہ شروع سے میرے ساتھ ہو''۔ (یوحنا)

بشارت نمبر۳:۔ لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لئے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئے گا لیکن اگر میں جاؤں گا تو اسے تمہارے پاس بھیج دوں گا۔ وہ آکر دنیا کو گناہ اور راست بازی اور عدالت کے بارے میں قصور وار ٹھہرائے گا۔ گناہ کے بارے میں اس لئے کہ وہ مجھ پر ایمان نہیں لاتے۔ راست بازی کے بارے میں اس لئے کہ میں مولیٰ و آقا کے پاس جاتا ہوں اور تم مجھے پھر نہ دیکھو گے۔ عدالت کے بارے میں اس لئے کہ دنیا کا سردار مجرم ٹھہرایا گیا ہے۔ مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنا ہیں مگر اب تم انہیں برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن جب وہ یعنی سچائی کی روح آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا۔ اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا، لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا''۔ (یوحنا)

بشارت نمبر۴:۔ ''پھر میں نے آسمان کو کھلا دیکھا اور دیکھو! (i) ایک نقرئی گھوڑا (ii) اور اس کا سوار ''امانتدار'' اور ''سچا'' کہلاتا ہے (iii) اور وہ راستی سے عدالت کرے گا''۔ (iv) اور لڑتا ہے۔ (v) اس کی آنکھیں آگ کے شعلے کی مانند (vi) اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سر پر بہت سے تاج (vii) اور دے فوجیں جو آسمان میں ہیں۔ صاف اور سفید کتانی لباس پہنے نقرئی گھوڑوں پر سوار اس کے پیچھے ہولیں"۔ (مکاشفہ باب 19 یوحنا) اس مکاشفے کا مصنف سینٹ یوحنا حضرت مسیح علیہ السلام کا حواری تھا۔ (رحمت للعالمین جلد اول ص 39 حاشیہ)۔

اسقف کی موت:۔ پھر اسے بھی موت کا بلاوا آ گیا۔ مابہ نے انتہائی عزت و احترام سے پوچھا "اب آپ مجھے کیا وصیت کرتے ہیں" اسقف نے جواب دیا "اے میرے پیارے بیٹے! اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا کہ کوئی ایسا شخص باقی رہا ہو جو ہمارا ہم خیال ہو اور میں تجھے اس کے پاس جانے کا حکم دوں، ہاں! ایک شخص روم کی سرزمین میں ہے اس شہر کا نام عموریہ ہے۔ یہ شخص اسی دین پر ہے جس پر ہم ہیں پس اگر تم چاہو تو اس کے پاس چلے جانا"۔

سفر عموریہ:۔ سفر کی صعوبتیں جھیلتا ہوا "مابہ" عموریہ کے شہر جا پہنچا۔ تڑپ اور پر خلوص لگن مصائب پر ہمیشہ غالب آتی ہے۔ یہاں کے اسقف کو اپنی داستان حیات سنائی تو اس نے کہا کہ "تم اب میرے پاس قیام کرو" وہ واقعی ایک بہترین مذہبی راہنما تھا۔ "مابہ" نے حصول علم کے ساتھ ساتھ فارغ وقت میں رزق حلال بھی کمانا شروع کر دیا۔ تھوڑے وقت میں ہی "مابہ" نے بہت سی گائیں اور بکریاں خرید لیں۔ گائیوں اور بکریوں کا دودھ دوہتے، خود پیتے، ساتھیوں کو پلاتے اور اسقف سے روحانی غذا پاتے۔ پھر اسے بھی حکم الٰہی آ پہنچا۔ جب یہ پاکباز انسان قریب المرگ ہوا۔ تو مابہ نے اس سے کہا کہ جناب محترم! میں فلاں کے پاس تھا اس نے مجھے فلاں کے پاس جانے کی وصیت کی۔ پھر فلاں نے فلاں کے پاس جانے کو کہا پھر فلاں نے مجھے فلاں کے پاس روانہ کیا اور فلاں نے مجھے آپ کے پاس آنے کو کہا۔ اب آپ مجھے کس کے پاس جانے کی وصیت کرتے ہیں اور کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم دیتے ہیں۔ اس قریب المرگ اسقف نے کہا کہ ''اے میرے پیارے بیٹے! اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا کہ لوگوں میں سے آج کسی نے اس دین پر صبح کی ہو جس پر ہم ہیں اور تمہیں اس کے پاس جانے کا حکم دوں۔ اللہ والوں کا قحط ہے۔ اللہ والے سب کے سب چل بسے۔ اب میں کس کا پتہ دوں۔ لیکن حالت یہ ہے کہ ''ایک نبی'' کا زمانہ قریب آ پہنچا ہے اور وہ دین ابراہیمی پر مبعوث ہونے کو ہے۔ اس کا ظہور سر زمین عرب میں ہوگا اور اس کی ہجرت کی جگہ ''دو کالے پتھروں والی زمین کے درمیان ہوگی'' احادیث میں اس کے لیے حرتین کا لفظ استعمال ہوا ہے یعنی دو حرے یا کالے پتھروں کا سلسلہ۔ (مدینہ منورہ میں شرقاً غرباً دو حرے ہیں ایک کا نام حرہ داقم ہے جبکہ دوسرے کو حرہ دہرہ کہا جاتا ہے۔ یہ کالے پتھر دونوں طرف دیواروں کی صورت میں موجود ہیں) ان دونوں زمینوں کے درمیان کھجور کے درخت ہوں گے۔ ''اس نبی'' میں ایسی علامتیں ہوں گی جو چھپ نہیں سکتیں۔ وہ ہدیہ قبول کرے گا لیکن صدقہ قبول نہیں کرے گا۔ اس کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت ہوگی اگر وہاں پہنچنے کی طاقت رکھتے ہو تو پہنچ جاؤ۔ پھر یہ اسقف فوت ہوگیا۔ دفن کر دیا گیا۔ اب مابہ کے ذہن میں ایک ہی دھن سوار تھی کہ عرب کے ملک جاؤں'' (سیرت ابن ھشام)۔ اتنے سال گزرنے کے بعد اور مصائب پہ مصائب خندہ پیشانی سے برداشت کرنے کے بعد اب کہیں جا کے منزل کی نشاندہی ہوتی ہے۔ ''مابہ'' کی سوچ یہ تھی۔

''قلزم ہستی سے تو ابھرا ہے مانند حباب اس زیاں خانے میں تیرا امتحان ہے زندگی''

تو اسے پیمانۂ امروز و فردا سے نہ ناپ جاوداں پیہم دواں، ہر دم جواں ہے زندگی

پاکباز (قدوسیوں) صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کا لشکر تھا۔ اس کے داہنے ہاتھ ایک آتشی شریعت تھی۔ حضور ﷺ کی شریعت سے ٹکرانے والے کیا ہلاک اور بھسم نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے تھے۔ بھائیو! دیکھیں۔ یہ کیسی واضح خوش خبری انجیل مقدس دے رہی ہے۔ لیکن آپ ﷺ پر ایمان نہ لانے کی وجہ ایک ہی نظر آتی ہے۔ کہ یہودیوں کی طرح عیسائیوں کا بھی دنیوی غلط سلط اقتدار کا خاتمہ تھا۔ کیونکہ اسلام میں اللہ کے سوا کوئی ذات بندوں کے گناہ معاف نہیں کر سکتی۔ جبکہ عیسائیوں نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کے "بپتسمہ" کا حلیہ ہی بگاڑ کے رکھ دیا تھا۔ اور پادری اپنے پیروکاروں کے گناہ بخشنے پر قادر ہوگیا۔ اس لئے کہ دنیا کا قلیل مال کما لیا جائے۔ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ (الحج 11) "دنیا کا بھی نقصان اور آخرت کا بھی"۔

تورات و انجیل کی بعثت محمدی ﷺ پر شہادتیں:۔ یسعیاہ باب ۲۱ آیت نمبر 16-17 (رحمت للعالمین جلد اول ص 101) "عرب کے صحرا میں تم رات کاٹو گے۔ اے دوانیوں کے قافلو۔ پانی کے پیاسے کا۔ اے تیما کی سرزمین کے باشندو۔ روٹی کے لئے بھاگنے والے کے ملنے کو نکلو۔ کیونکہ دے تلواروں کے سامنے سے ننگی تلوار سے اور کھینچی ہوئی کمان سے اور جنگ کی شدت سے بھاگے ہیں۔ کیونکہ خداوند نے مجھے یوں فرمایا۔ ہنوز ایک برس ہاں مزدور کے سے۔ ایک برس میں قیدار کی ساری حشمت جاتی رہے گی اور تیر اندازوں کے جو باقی رہے۔ قیدار کے بہادر گھٹ جائیں گے۔ کہ خداوند اسرائیل نے یوں فرمایا"۔ یہ پیش گوئی آپ ﷺ کے بارے میں ہے"۔ عرب کے صحرا میں رات کاٹو گے۔ ملک عرب کے لئے خاص ہوئی۔

دوانیوں کے قافلو:۔ دوان حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے یقسان کے بیٹے ہیں۔ ان کی اولاد کی طرف اشارہ ہے

تیما:۔ حضرت اسماعیل کا بیٹا ہے۔ اس کی اولاد عرب میں آباد تھی۔

روٹی کے لئے بھاگنے والے:۔ آپ ﷺ کا سفر ہجرت مراد ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ننگی تلواریں:۔ کھنچی ہوئی کمان:۔ مراد آپ ﷺ کا دشمنوں کے قتل کے منصوبے سے بچ کر راتوں رات مکہ سے ہجرت کرنا ہے۔

"مزدور کے ایک برس کا" مطلب یہ ہے: آپ ﷺ نے مدینہ منورہ میں آکر مسجد بنائی۔ خود بھی صحابہ کے ساتھ مزدوروں کی طرح پتھر ڈھوتے رہے۔

قیدار کے بہادر گھٹ جائیں گے:۔ قریش قیدار کی اولاد میں سے تھے۔ جنگ بدر ہجرت کے ٹھیک ایک برس بعد ہوئی۔ جس میں قریش کو شکست ہوئی۔ اور ان کے بہادر گھٹ گئے۔ بدر میں قتل ہوئے۔ وقار جاتا رہا۔

۲۔ تسلی دینے والا رسول ﷺ:۔ (یوحنا باب نمبر ۱۴ آیت ۱۵) "اگر تم مجھے پیار کرتے ہو۔ تو میرے حکموں پر عمل کرو۔ اور میں اپنے مولیٰ و آقا سے درخواست کروں گا کہ وہ تمہیں دوسرا تسلی دینے والا بخشے گا اور ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گا" حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت۔ دنیا کو تسلی دینے والا صرف اور صرف وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ہی تو ہے ﷺ۔ یہ رحمت تسلی ہی تو ہے، حضور ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ محترمہ حضرت مریم پر یہودیوں کے غلیظ الزامات کا بانگ دھل رد کیا۔ انجیل مقدس اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تصدیق کی۔

۳۔ بنی اسرائیل منتظر تھے:۔ "حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے بنی اسرائیل کو پیغمبر آخرالزمان محمد ﷺ کی خوش خبری دی۔ بنی اسرائیل لگاتار حضور ﷺ کے انتظار میں تھے۔ ہر پیغمبر سے پوچھتے۔ کیا تو مسیح علیہ السلام ہے؟ اس نے کہا۔ نہیں۔ پھر پوچھا۔ کیا تو الیاس ہے۔ اس نے کہا۔ نہیں۔ پھر پوچھا۔ کیا تو وہ نبی ہے۔ اس نے کہا۔ نہیں" (یسعیاہ باب 42)۔

انجیل مقدس میں "وہ نبی" سے مراد محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرستادۂ خاص پروردگار

رسانندۂ حجت استوار

گرانمایہ تر تاج آزادگان

گرامی تر از آدمی زادگان

۴۔ ''جب یہودیوں نے یروشلم سے کاہنوں اور لادیوں کو بھیجا کہ اس سے پوچھیں کہ تو کون ہے؟ اور اس نے اقرار کیا اور انکار نہ کیا۔ بلکہ اقرار کیا کہ میں مسیح نہیں ہوں۔ تب انہوں نے پوچھا۔ تو اور کون ہے؟ کیا تو الیاس ہے۔ اس نے کہا۔ میں نہیں ہوں۔ پس آیا تو ''وہ نبی'' ہے۔ یوحنا نے جواب دیا۔ نہیں'' (انجیل یوحنا۔ باب اول آیات ۱۹ تا ۲۰)۔

قارئین کرام! رسول اللہ ﷺ پہلی امتوں میں بوجہ نبیوں کی بشارتیں پانے کے اتنے مشہور ہیں۔ کہ وہ لوگ بجائے نام لینے کے صرف اشارہ ہی کافی سمجھتے تھے۔ اسی لئے تو یہودیوں نے پوچھا۔ کیا تو وہ نبی ہے۔ یعنی حضرت محمد ﷺ جن کا ذکر، چرچا اور دھوم ہے۔ انجیل مقدس میں ''وہ نبی'' سے مراد آپ ہی تو ہیں۔ پس ''آنحضرت'' کا لفظ ترجمہ ہی تو ہے ''وہ نبی''۔

۵۔ ''دیکھو میرا بندہ جسے میں سنبھالتا۔ میرا برگزیدہ۔ جس سے میرا جی راضی ہے۔ میں نے اپنی روح اس پر رکھی۔ وہ قوموں کے درمیان عدالت جاری کرائے گا۔ کہ دائم رہے۔ اس کا زوال نہ ہوگا اور نہ مسلا جائے گا۔ جب تک راستی کو زمین پر قائم نہ کرے۔ اور بحری ممالک اس کی شریعت کی راہ تکیں۔ میں خداوند نے تجھے صداقت کے لئے بلایا ہے۔ میں ہی تیرا ہاتھ پکڑوں گا اور تیری حفاظت کروں گا۔ اور لوگوں کے عہد اور قوموں کے نور کے لئے تجھے دوں گا وہ ستائش جو میرے لئے ہوتی۔ کھودی ہوئی مورتوں کے لئے نہ دوں گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھوتو سابق پیشگوئیاں بر آئیں۔ اور میں نئی باتیں بتلاتا ہوں اس سے پہلے کہ وہ واقع ہوں۔ میں تم سے بیان کرتا ہوں۔ خداوند کے لئے ایک نیا گیت گاؤ۔ اے تم جو سمندر پر گزرتے ہو۔ اور تم جو اس میں بستے ہو۔ اے بحری ممالک اور ان کے باشندو! تم زمین پر سرتاسر اس کی ستائش کرو۔ بیابان اور اس کی بستیاں۔ قیدار کے آباد دیہات اپنی آواز بلند کریں گے۔ سلع (طبری میں ہے۔ کہ مدینہ کا نام سابق انبیاء کی کتابوں میں سلع ہے۔ بحوالہ رحمت للعالمین جلد اول ص89 حاشیہ) کے بسنے والے ایک گیت گائیں گے۔ پہاڑوں کی چوٹیوں پر للکاریں گے۔ وہ خداوند کا جلال ظاہر کریں گے اور بحری ممالک میں اس کی ثنا خانی کریں گے۔ خداوند ایک بہادر کی مانند نکلے گا۔ وہ جنگی مرد کی مانند اپنی غیرت کو اسکائے گا۔ وہ چلائے گا۔ ہاں وہ جنگ کے لئے بلائے گا۔ وہ اپنے دشمنوں پر بہادری کرے گا۔ وہ پیچھے ہٹیں اور پشیمان ہوں۔ جو کھودی ہوئی مورتوں کا بھروسہ رکھتے ہیں اور ڈھالے ہوئے بتوں کو کہتے ہیں۔ تم ہمارے اِلٰہ ہو" (یسعیاہ باب نمبر ۴۲)۔ یہ پیش گوئی بھی تمام کی تمام حضرت محمد ﷺ پر پوری ہے۔

میرا بندہ:۔ واقعی اللہ نے نبی رحمت کو میرا بندہ کہا ہے۔ بلکہ سارے جہاں سے قیامت تک کہلوایا ہے۔ **اشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ** "میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ محمد اللہ کا بندہ اور رسول ہے"۔

جسے میں سنبھالتا ہوں:۔ آپ ﷺ یتیم رہ گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں سنبھالا اور پرورش کی۔

میرا برگزیدہ:۔ آپ ﷺ کا نام مصطفیٰ اور مرتضیٰ ہے۔ جس کے معنی ہی "برگزیدہ" ہیں۔

جس سے میرا جی راضی ہے:۔ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي (المائدہ آیت 3)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اے میرے حبیب! میں نے اپنی نعمت تجھ پر پوری کر دی۔ کتنا راضی ہوا اللہ آپ (ﷺ) پر؟"

میں نے اپنی روح اس پر رکھی:۔ اللہ کی وحی اور اس کا کلام روح ہے۔ جو آپ ﷺ پر اتارا گیا۔

قوموں کے درمیان عدالت جاری کرائے گا:۔ سرور عالم ﷺ نے دنیا میں ظلم وستم دور کر کے عدل و انصاف جاری کیا۔ عرب کی حالت آپ کی بعثت سے قبل اور پھر بعثت کے بعد بتا رہی ہے۔ کہ واقعی خاندانوں۔ قبیلوں۔ گھرانوں۔ اور قوموں کے مابین نظام عدالت قائم ہوا۔

اس کا زوال نہ ہوگا:۔ آپ ﷺ کی شریعت ہمیشہ رہے گی۔ کوئی نئی شریعت۔ نیا دین۔ نیا نبی نہیں ہوگا۔

نہ مسلا جائے گا:۔ دشمن نہ اسے قتل کر سکیں گے اور نہ ہی اس پر غالب آ سکیں گے بلکہ وہ سب پر غالب رہے گا۔ (دین اسلام سب پر غالب آیا)۔

اور تیری حفاظت کروں گا:۔ اللہ نے حضور ﷺ کی حفاظت کی۔ ہجرت کے وقت گھر پر متعین مسلح دشمنوں سے حفاظت۔ غار ثور میں حفاظت۔ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ (المائدہ آیت 67) "اور اللہ تجھے لوگوں (کے شر اور برائی) سے بچائے گا"۔

کھودی ہوئی مورتیں:۔ اس سے مراد شرک اور بت پرستی ہے۔ جو عرب میں تھی۔ آپ ﷺ نے اس کو مٹانے کے لیے تمام عمر جہاد کیا۔ وفات طیبہ کے وقت سارا عرب توحید کے نور سے چمک رہا تھا۔

ایک نیا گیت گاؤ:۔ پہلی تمام الہامی کتابیں منسوخ ٹھہریں۔ نیا گیت کا مطلب قرآن مجید ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمندروں کے سفر کرنے والے:۔ صحابہ کرام نے تبلیغ دین اور جہاد کے لئے بہت سے سمندری سفر کیے۔ چپے چپے پر اللہ کا دین پہنچایا۔

قیدار کے آباد دیہات:۔ حضرت ذبیح اللہ اسمٰعیل علیہ السلام کے فرزند حضرت قیدار بہت معروف شخصیت ہیں۔ ان کی اولاد عرب میں آباد تھی۔ حضور ﷺ ہی کی نبوت اور برکت سے قیدار کے دیہات میں توحید کا نغمہ بلند ہوا۔

سلع کے بسنے والے:۔ سلع مدینہ منورہ میں ایک پہاڑ ہے۔ اس پہاڑ والوں نے ضرور خوشی کا گیت گایا۔ مراد اہل مدینہ ہیں جو نبی اکرم ﷺ کی مدینہ منورہ میں آمد کے لیے سراپا انتظار تھے، یہ پہاڑ مسجد نبوی کے بالکل قریب واقع ہے، اسی کے کنارے پرثنیۃ الوداع ہے جہاں اہل مدینہ نے غزوہ تبوک سے واپسی پر نبی اکرم ﷺ کا استقبال کیا تھا۔

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع

وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

''ہم پر ثنیۃ الوداع، سے چودھویں رات کا چاند طلوع ہوا ہے۔ جب تک کوئی اللہ کی طرف بلانے والا بلائے ہم پر شکر واجب ہے''۔(بحوالہ رحمت للعالمین،سید الکونین)

6۔حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا:۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے صاحبزادے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ساتھ تعمیر کعبہ کے وقت یہ دعا کی:۔رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلاً مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَيُزَكِّيۡهِمۡ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ(البقرۃ 2:129)

''اے ہمارے رب!ان میں(یعنی اہالیان مکہ میں جہاں کعبہ کی تعمیر کر رہے ہیں)ایک رسول بھیج۔ جو انہیں میں سے ہو وہ ان پر تیری آیات تلاوت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے۔انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دے۔ (حکمت کے معنی دانائی اور سوجھ بوجھ ہے)۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''الرساعۃ'' میں بے شمار دلائل سے ثابت کیا ہے۔ کہ قرآن میں جہاں بھی حکمۃ کا لفظ آیا ہے۔ تو اس سے مراد سنت رسول ﷺ ہے۔ابو داؤد کی یہ حدیث ہے ''مقدام بن معدیکرب کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خوب سن لو مجھے کتاب (قرآن) بھی دی گئی اور اس کی مثل اتنا کچھ اور بھی''۔ اس کی مزید تائید وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (الحشر 7:59) ''اور جو کچھ رسول تمہیں دے وہ لے لو۔ اور جس سے روکے۔اس سے رک جاؤ'' اور ان کو پاکیزہ بنائے۔ بلاشبہ تو غالب اور حکمت والا ہے'' آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے ''میں اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت اور اپنی والدہ کا خواب ہوں'' (الفتح الربانی۔جلد نمبر ۲۰ صفحات ۱۸۱تا۱۸۹) استثنا باب نمبر 33 کی آیات اتا۲ پڑھیے۔ جو کہ آپ ﷺ کی نبوت پر برقی قمقموں کی طرح جگمگا رہی ہیں۔ ''اور یہ وہ برکت ہے۔ جو موسیٰ مرد خدا نے اپنے مرنے سے آگے بنی اسرائیل کو بخشی اور اس نے کہا۔ کہ خداوند سینا سے آیا۔ اور شعیر سے ان پر طلوع ہوا۔ فاران ہی کے پہاڑ سے جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا۔اور اس کے داہنے ہاتھ ایک آتشی شریعت ان کے لئے تھی''۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے تین خوشخبریاں دی ہیں۔ خدا سینا سے آیا۔ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ ظاہر ہوا۔ اس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نبی اللہ ہونا ثابت ہوا۔ شعیر سے چمکا۔ اس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دنیا کو پیغام الٰہی پہنچانا مراد ہے۔ پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی اللہ کے سچے نبی ثابت ہوئے۔ تیسری خوشخبری دوپہر کے سورج کی طرح چمک رہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ فاران کے پہاڑ سے جلوہ گر ہوا۔ کون نہیں جانتا۔ کہ فاران حجاز میں ہے۔ اور یہیں سے آفتاب رسالت ''محمد ﷺ'' طلوع ہوا۔ پھر دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آنا۔ بچہ بچہ جانتا ہے۔ کہ فتح مکہ کے وقت حضرت محمد ﷺ کے ساتھ دس ہزار قدسی لوگ (صحابہ رضوان اللہ اجمعین کی تعداد دس ہزار تھی۔ (کتب سیرت النبی ﷺ) آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے کئی نام ہیں۔ میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں، اللہ میری وجہ سے کفر مٹائے گا۔ میں حاشر ہوں۔ لوگ میری اتباع پر جمع کیے جائیں گے۔ اور میں عاقب (سب نبیوں کے بعد آنے والا) ہوں (بخاری) لفظ ''احمد'' اپنے اندر دو معنی لئے ہوئے ہے (۱) سب سے زیادہ تعریف کیا گیا (۲) رب کی سب سے زیادہ تعریف کرنے والا۔ یہی وجہ تھی کہ جب شاہ حبشہ نجاشی کے سامنے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے قرآنی تعلیمات پیش کیں۔ تو اس نے زمین سے ایک تنکا اٹھایا اور کہا ''جو عقیدہ تم رکھتے ہو۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس تنکے کے برابر بھی اس سے زیادہ نہیں۔ تمہیں مرحبا ہو اور تمہارے پیغمبر پر مرحبا! میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ حضرت محمد (ﷺ) نبی برحق ہیں۔ اور بشارت عیسیٰ علیہ السلام ہیں (سید الکونین صفحہ 111 تا 112)۔

تورات و انجیل کی شہادتوں پر قرآن کی مہر:۔ (۱) مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ (سورۃ الفتح 29:49) ''محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اور جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں۔ وہ کافروں پر سخت ہیں (کفار سے نہ دبتے ہیں۔ نہ بکتے ہیں۔ نہ مرعوب ہوتے ہیں۔ بلکہ کفار کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرعوب کیے رکھتے ہیں) آپس میں رحم دل ہیں۔(رحم دلی اور ایثار ایسا ہے۔ کہ خونی رشتے بھی مات پڑ جاتے ہیں۔ ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں مہاجرین اور انصار میں رشتہ مواخات اس کا منہ بولتا ثبوت ہے) تم جب دیکھو گے۔ انہیں رکوع اور سجود کرتے ہوئے اور اللہ کا فضل اور رضا تلاش کرتے ہوئے (کثرت) سجود سے ان کی پیشانیوں پر امتیازی نشان موجود ہیں (متقی آدمی کا چہرہ پہچان لیا جاتا ہے۔ جبکہ بدمعاش اور فریبی لوگ بھی پہچان لئے جاتے ہیں۔ جبکہ آخرت میں تو متقی لوگوں کے چہرے نور سے دمک رہے ہوں گے) ان کی یہی صفت تورات اور انجیل میں بیان ہوئی ہے''۔

(۲) يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰاةِ وَالْاِنْجِيْلِ (سورۃ الاعراف 7:157) ''جو لوگ اس رسول کی اتباع کرتے ہیں۔ جو نبی امی (امی کا مطلب ان پڑھ ہے) اشارہ رسول اللہ ﷺ کی طرف ہے۔ بتایا جارہا ہے کہ ان پڑھ ہونے کے باوجود آپ ﷺ میں جو کمال علم پایا جاتا ہے۔ وہ ایک بہت بڑا معجزہ ہے۔ اس کمال علم کے حاصل کرنے کے بعد عرب جیسی ان پڑھ قوم دنیا کی مہذب ترین قوم اور اقوام عالم کی راہ نما بن گئی (تفسیر اشرف الحواشی) آپ ﷺ نے پیدائش سے لے کر عمر بھر کسی مخلوق کے سامنے زانوئے تلمذ تہ نہیں کیا۔ امی کا لفظ قرآن میں کئی جگہ پر ہے جبکہ یہودی اسے بطور طنز اپنے سوا تمام لوگوں پر بولتے تھے۔ غرّا کے طور پر وہ خود کو پیشوا سمجھتے تھے۔ اور لوگوں کو ان پڑھ اور عقل سے عاری سمجھا کرتے تھے) جس کا ذکر وہ اپنے ہاں توراۃ اور انجیل میں لکھا پاتے ہیں''۔

۳۔ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ (الرعد 13:43) ''کافر کہتے ہیں۔ کہ آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول نہیں ہیں۔ کہیے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ کی گواہی کافی ہے۔ اور اس شخص کی بھی جو (الہامی) کتاب کا علم رکھتا ہے"۔"علم الکتاب" سے مراد وہ لوگ ہیں۔جو اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) تھے۔لیکن مسلمان ہوگئے۔ مگر ان پاکبازوں کی تعداد دس سے بھی کم ہے۔

۴۔گزشتہ اوراق میں آپ نے یسعیاہ۔باب نمبر 42 نمبرشمار نمبر 4 میں پڑھا۔ اس کا ذکر قرآن میں پڑھیے۔اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰاةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ (التوبۃ 9:111) "اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال جنت کے بدلے خرید لئے ہیں۔ وہ اللہ کی راہ میں قتل بھی کرتے ہیں اور قتل بھی ہوتے ہیں۔تورات،انجیل اور قرآن میں اللہ کے ذمہ یہ پختہ وعدہ ہے"۔

امام الانبیاء کی بعثت کے وقت عرب کی دینی حالت:۔ لفظ عرب کے لغوی معنی "صحرا اور بے آب وگیاہ زمین کے ہیں۔عہد قدیم سے یہ لفظ جزیرہ نمائے عرب اور اس میں بسنے والی قوموں پر بولا جاتا ہے(الرحیق المختوم) جہالت نے عربوں میں بت پرستی کو رواج دیا۔ بت پرستی نے انسانی دل ودماغ پر قابض ہوکر انہیں توہم پرست بنادیا۔فطرت کی ہر ایک چیز پتھر،درخت، چاند سورج، پہاڑ اور دریاوغیرہ کو اپنا معبود سمجھنے لگے۔ اس طرح اللہ کریم کی عظمت وجلال کو فراموش کردینے کے ساتھ ساتھ خود اپنی قدروقیمت کو بھی بھول چکے تھے۔ انسانی حقوق کے لیے نہ کوئی ضابطہ تھا اور نہ ہی ایسے حقوق کو صحیح مرکز پرلانے کے لیے کوئی قانون تھا۔ انسان قتل،چوری، ڈاکہ،حبس بے جا، ناجائز تصرف، بے جا مداخلت،عورتوں کو جبراً یا بہکاپھسلا کر اغوا کرلینا۔ بیٹیوں کو زندہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دفن کردینا اسی شجر کے پھل تھے، بت پرستی نے ان کی نگاہ میں سب سے زیادہ حقیر ہستی انسان کو بنادیا تھا۔

برسوں بلکہ نسلوں اور صدیوں کے جمود نے ان کے دل ودماغ میں یہ بات راسخ کردی تھی۔ کہ ان کی حالت سے بہتر کوئی حالت، ان کے تمدن سے بہتر کوئی تمدن اور ان کے دین سے بہتر کوئی دین ہو ہی نہیں سکتا۔

عرب کے چاروں اطراف میں مختلف مذاہب بھی پائے جاتے تھے۔ یہودی، عیسائی، صابی ایسے مذاہب ہیں۔ جن کا نام سن کر ناواقف شخص دھوکا کھاجاتا۔ دراصل ان لوگوں کا مذہب خواہشات ورسوم کا پلندہ تھا۔ یہ اپنے آپ کو مذہب کے تابع کرنے کی بجائے مذہب کو اپنے ماتحت رکھتے تھے۔ اگر سیدنا موسیٰ علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام، شعیب علیہ السلام اور صالح علیہ السلام پیغمبروں کو دیکھنے کا موقع ملتا۔ تو وہ ہرگز نہ پہچان سکتے کہ یہ ہمارے ہی مذہب کے پیروکار ہیں۔ عام عیسائی مسیح علیہ السلام کو ''اللہ کا بیٹا'' کہتے ہیں۔ لیکن عرب کے عیسائی مریم کو اللہ کی بیوی اور فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہتے۔ (معاذاللہ) بت پرست تو لات وعزّیٰ کو مؤنث خدا (لات مؤنث ہے الہ کا جبکہ عزّیٰ مؤنث ہے اعزّ کا) بھی کہا کرتے تھے۔

اس زمانہ میں یہودی حضرت عزیر علیہ السلام کو تورات کے زبانی لکھ دینے کی وجہ سے اللہ کا بیٹا کہا کرتے تھے۔ (اللہ کا کتنا احسان ہے۔ کہ مسلمانوں میں اس وقت کتنے خوش قسمت لوگ قرآن مجید کے حافظ ہیں۔ اور اللہ سے ہر آن استغفار کرتے نظر آتے ہیں) مگر عرب کے یہودی اپنی قوم کے تمام مرد اور عورتوں کو اللہ کے بیٹے، بیٹی، پیارے اور پیاری کہتے تھے۔ (معاذ اللہ)

عرب کے جملہ اقوام باستثنائے کچھ افراد لکھنے پڑھنے سے بے خبر۔ علوم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بے بہرہ، فنون سے عاری تمدن سے ناواقف،مصالحت اور معافی سے ناآشنا تھے۔

ملحد اور دھریے بھی عرب میں موجود تھے۔ وہ زندگی اور موت کو اتفاق اور وقت سے موسوم کرکے ہر انقلاب کو دور زمانہ سے منسوب کیا کرتے تھے۔

اللہ کی ہستی کا اقرار، جزا وسزا کا تصور، نیک و بداعمال پر نیک وبدنتائج کا مترتب ہونا ان کے نزدیک ایک مذاق تھا۔تمسخر تھا۔گویا کہ عرب جملہ مذاہب باطلہ اور تخیلات کی برائیوں کا مجموعہ تھا۔(رحمت للعالمین جلد اول)۔

اللہ نے انسانوں پر رحم کھا کر انہیں جہنم کے گڑھے سے نجات دینے کے لئے محمد ﷺ کو کامل واکمل دین دے کر مبعوث فرمایا۔تا کہ اللہ کی مرضی کے احکامات اور اللہ کی ناراضی کے احکامات لوگوں تک واضح طور پر پہنچادیئے جائیں۔ ساری اقوام کے ہادی بنیں۔ اس بلند وبالا خدمت کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ میں وہ بزرگیاں جمع کردیں جوآپ سے پہلے کسی میں تھیں نہ آپ کے بعد کسی میں ہوسکیں۔آپ کی نبوت کو اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل عظیم کہا ہے۔

سورۃ نجم آیت 1 تا5میں اللہ کریم نے قرآن مجید میں فرمایا:وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى. مَاضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى.وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى.اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی. عَلَّمَهٗ شَدِیْدُ الْقُوٰی ”قسم ہے تارے کی جبکہ وہ غروب ہوا۔تمہارا رفیق نہ بھٹکا ہے نہ بہکا ہے۔ وہ اپنی خواہش نفس سے نہیں بولتا۔ یہ تو ایک وحی ہے جو اس پر نازل کی جاتی ہے۔اسے زبردست قوت والے نے تعلیم دی ہے“۔

یہ بات جان لیجئے۔کہ یہ جو اللہ نے ستارے کی قسم کھائی ہے۔خالق اپنی مخلوق میں سے جس کسی کی قسم کھانا چاہیے۔قسم کھا سکتا ہے۔لیکن مخلوق صرف اللہ تعالیٰ ہی کی قسم کھائے گی۔(حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر ابن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کثیر بحوالہ ابن ابی حاتم) حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ تفسیر ابن کثیر میں کہتے ہیں۔اس سے مراد جھڑ کر شیطان کی طرف لپکنا ہے۔حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے شاگرد رشید ہیں۔کہتے ہیں۔اس کی تفسیر یہ ہے۔کہ قسم ہے قرآن کی۔ جب وہ اترے۔قسم اس بات پر کھائی گئی ہے۔کہ محمد ﷺ رشدو ہدایت والے اور تابع حق ہیں۔ وہ بے علمی سے ٹیڑھا راستہ اپنائے ہوئے نہیں ہیں۔گمراہی والے نصرانیوں اور جان بوجھ کر حق کا خلاف کرنے والے یہودیوں کی طرح آپ ﷺ نہیں ہیں۔ آپ علیہ الصلاۃ والسلام کا علم کامل۔عمل مطابق علم۔ راستہ سیدھا۔عظیم الشان شریعت کے شارع۔ اعتدال کی راہ پر قائم ہیں۔ آپ ﷺ کا کوئی فرمان اپنے نفس کی خواہش اور ذاتی غرض سے نہیں ہوتا۔ بلکہ جس چیز کی تبلیغ کا حکم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ آپ ﷺ اسے ہی زبان سے نکالتے ہیں۔کمی وبیشی اور زیادتی ونقصان سے آپ ﷺ کا کلام پاک ہوتا ہے۔مسند احمد کی حدیث میں ہے۔حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ میں حضور علیہ السلام سے جو کچھ سنتا تھا لکھ لیتا تھا۔ پھر حفظ کرلیتا۔بعض قریشیوں نے مجھے اس سے روکا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ بھی ایک انسان ہیں کبھی غصے وغضب میں کچھ فرمادیتے ہیں۔ چنانچہ میں لکھنے سے رک گیا۔پھر میں نے اس کا ذکر رسول ﷺ سے کیا۔تو آپ ﷺ نے فرمایا۔"لکھ لیا کرو۔ اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ میری زبان سے سوائے حق بات کے اور کوئی حکم نہیں نکلتا"۔مسند احمد کی ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے۔کہ حضور کبھی کبھی ہم سے خوش طبعی بھی کرتے ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا"۔اس وقت بھی میری زبان سے ناحق نہیں نکلتا"۔

ایک شبے کا ازالہ:۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:"آپ ﷺ کے معلم حضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جبرئیل علیہ السلام ہیں۔ یہ قرآن ایک بزرگ زور آور فرشتے کا قول ہے۔ جو مالک عرش کے ہاں باعزت اور معتبر ہے''لیکن یاد رہے ۔ جبرئیل علیہ السلام اپنے کسی ذاتی علم سے تعلیم نہیں دیتے تھے۔ بلکہ وہ تو اللہ کی طرف سے وحی لاکر آپ ﷺ تک پہنچانے والے ہیں۔ اس سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کی آپ ﷺ پر فضیلت کا شبہ زائل ہوجاتا ہے۔ سورۃ قیامہ کی آیات مبارکہ 16 تا 19 پڑھئے۔ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ. اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ. فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ. ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ''(اے نبی)اس وحی کو جلدی یاد کرنے کے لئے اپنی زبان کو حرکت نہ دیجئے۔ اس کو (آپ کے دل میں) جمع کرنا اور زبان سے پڑھوا دینا ہمارے ذمہ ہے۔ پھر جب ہم پڑھوا چکیں۔ تو پھر اس طرح پڑھا کریں۔ پھر اس کا مطلب سمجھا دینا بھی ہمارے ذمہ ہے''۔

دیکھئے اللہ کریم نے تینوں حالتوں یعنی سینے میں قرآن کا جمع کرنا، بروقت آپ ﷺ کی زبان سے اس کا پڑھا دینا اور پھر اس کا واضح کرانا، تفسیر اور بیان آپ ﷺ سے کرانے کی ذمہ داری بھی خود اپنے ذمہ لی ہوئی ہے۔ مسند احمد کی حدیث ہے کہ ''آپ ﷺ کو اس سے پہلے وحی لینے میں سخت تکلیف ہوتی تھی۔ اس ڈر کے مارے کہ کہیں بھول نہ جاؤں۔ فرشتے کے ساتھ ساتھ پڑھتے جاتے تھے۔ اور ہونٹ مبارک ہلتے جاتے تھے۔(ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی حدیث نے اور پھر ان کے شاگرد حضرت سعید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ہونٹ ہلا کر اپنے اپنے شاگردوں کو دکھائے)۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ کہ اتنی جلدی نہ کرو۔اور ہونٹ نہ ہلاؤ۔ اسے آپ ﷺ کے سینے میں جمع کرنا اور زبان سے تلاوت کرانا ہمارے ذمہ ہے۔ جب ہم اسے پڑھیں تو آپ ﷺ سنیں اور خاموش رہیں۔ جبرئیل علیہ السلام کے چلے جانے کے بعد انہی کی طرح پڑھایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا پڑھانا بھی ہمارے ذمہ ہے۔ بخاری شریف میں ہے ''پھر جب وحی اترتی تو آپ ﷺ نظریں نیچی کے رہتے۔ تکمیل کے بعد اسے پڑھتے''۔

مابہ کی عرب کو روانگی:۔ اسقف کی وفات کے بعد بنو کلب قبیلہ کے تاجروں کا ادھر سے گزر ہوا۔ مابہ اضطرابی کے عالم میں ان سے ملے اور کہا کہ آپ لوگ مجھے اپنے ساتھ ملک عرب لے چلیں۔ میں تمہاری اس نیکی کے صلے میں تمام کی تمام گائیں اور بکریاں آپ کو دے دوں گا۔ یہ تاجر رضا مند ہو گئے۔ ''مابہ'' بھی ان کے ساتھ اپنی نئی منزل کی طرف خوش خوش روانہ ہوئے لیکن دل و دماغ کی کیفیت یہ تھی۔

مجھ میں فریاد جو پنہاں ہے، سناؤں کس کو
تپش شوق کا نظارہ دکھاؤں کس کو
برق ایمن میرے سینے میں پڑی روتی ہے
دیکھنے والی آنکھ جو ہے، کہاں سوتی ہے؟

صراط مستقیم کی خاطر آزادی کی قربانی:۔ مابہ نے عہد نامہ کی پابندی کرتے ہوئے بنو کلب کے تاجروں کو گائیں اور بکریاں دے دیں۔ کیونکہ مومن کے لئے سب سے بڑھ کر اللہ کی رضا ہے۔ مال و دولت تو ثانوی حیثیت رکھتا ہے۔ تاجروں نے مابہ کو سواری پر اپنے پیچھے بٹھا لیا۔ وادی القریٰ میں پہنچ کر انہوں نے بہت بڑا ظلم ڈھایا اور مابہ کو غلام بنا کر ایک یہودی کے ہاتھ بیچ ڈالا۔ مابہ حضرت یوسف علیہ السلام کا بھائیوں کے ہاتھوں فروخت ہونا یاد کر کے یہ ظلم بھی اللہ سے جزا کی امید پر سہہ گئے۔ مابہ نے نخلستان دیکھے۔ لیکن یہ نخلستان پیش گوئی پر پورے نہیں اترتے تھے۔ یہ مکار تاجر ظلم کا پہاڑ توڑنے کے بعد چلے گئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حق کے متوالے مسکرا کر سوئے غلامی چلے۔ جان سے پیاری آزادی حق پر نثار کر چلے ماہبہ غلامی کی زندگی گزار رہے تھے کہ ان کے مالک یہودی کا کزن جو بنو قریظہ سے تھا مدینہ سے اسے ملنے آیا اور ماہبہ کو خرید کر مدینہ لے آیا۔ اس نئے آقا کا نام شمعون یہودی تھا۔ اس طرح ماہبہ دوسری بار فروخت ہوا۔

صفت شمع لحد مردہ ہے محفل میری آہ! اے رات! بڑی دور ہے منزل میری

ماہبہ دربار حبیب ﷺ میں:۔ ''ماہبہ'' جونہی مدینہ پہنچے۔ تو اسقف مرحوم کی پیش گوئی کے مطابق فوراً جان گئے کہ یہی متبرک مقام رحمۃ للعالمین ﷺ (وہ نبی) کی جائے ہجرت ہے۔ لیکن اس روح پرور خبر کا اس وقت دور دور تک نشان نہ تھا۔ دن، ہفتے، مہینے اور سال گزرتے گئے لیکن یہ نوید مسرت نہ ملی۔ ماہبہ دوہری غلامی کے بوجھ تلے دبے ہوئے تھے۔ غلامی کا ناسور رس رہا تھا۔ شمعون یہودی انہیں اتنا مصروف رکھتا کہ ماہبہ کسی سے مل بھی نہ سکا تا کہ ''اس نبی'' کا کسی سے کوئی اتہ پتہ ہی معلوم کرے۔

اب مک گئی ہے غموں والی شام:۔ شمعون یہودی کی غلامی ان کے عروج کا پیش خیمہ تھی۔ ان کے مقدر کا ستارہ چمکنے والا تھا۔ ایران کا ماہ طلعت آسمان ہدایت پر جگمگانے والا تھا۔ فارس کا یہ بیٹا بارگاہ رسالت کا مقرب، اہل بیت کا اعزازی رکن اور بزم صحابہ رضوان اللہ علیہم کو زینت دینے والا تھا۔ آپ ﷺ خلعت نبوت پہننے کے بعد تیرہ سال مکہ میں رہے۔ ہجرت کی اجازت آنے پر عازم مدینہ ہوئے۔ آپ کے جانثار ساتھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ان کے غلام عامر بن فہیرہ ہمرکاب تھے۔ ''ماہبہ انتظار کی گھڑیاں گن رہا تھا کہ آفتاب نبوت مدینہ کے افق پر طلوع ہوا۔ اب شب ہجر سے صبح نور کی روشنی پھیلی۔ اللہ کریم کا فرمان پڑھیے۔ وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ (العنکبوت 69) ''جنھوں نے ہمارے واسطے محنت کی ہم ان کو اپنی راہیں سمجھا دیں گے۔ اللہ نیکی کرنے والوں کے ساتھ ہے''۔

دربار رسالت میں پہلی حاضری:۔ مابہ کھجوروں کے باغ میں کچھ کام کرنے کے لیے درخت پر چڑھے تھے۔ ان کا آقا نیچے سایہ میں آرام فرما تھا۔ آقا کے کزن نے آکر کہا کہ ''بنی قیلہ کو خدا غارت کرے (بنوقیلہ کا قدیم نام بنوکہلان ہے۔ اس کی مشہور شاخیں ہمدان، انمار، طئی، مذحج، کنندہ، لخم، جذام، ازد، اوس، خزرج اور اولاد جفتہ ہیں۔ جنھوں نے آگے چل کر ملک شام کے اطراف میں بادشاہت قائم کی اور آل غسان کے نام سے مشہور ہوئے) (الرحیق المختوم) وہ سب قبا (قبا وہ بستی ہے جہاں آپ ﷺ مدینہ منورہ میں آنے سے پہلے ایک ہفتہ قیام فرمایا اور مسجد کی بنیاد رکھی جو آج بھی مسجد قباء کے نام سے موجود ہے اس مسجد کی زیارت مسنون ہے اور نماز خاص مقام رکھتی ہے) میں ایک شخص کے پاس اکھٹے ہوئے ہیں۔ وہ شخص مکہ سے آیا ہے۔ یہ اس کو پیغمبر سمجھتے ہیں''۔

''مابہ'' کے کانوں میں جونہی یہ بات پہنچی تو صبر کا جام چھلک پڑا۔ ممکن تھا کہ درخت کی بلندی سے فرش خاکی پر آگرتے۔ ضبط سے کام لیا۔ یہودی آقا کے خبث باطن کا بخوبی علم تھا۔ جلدی میں نیچے اتر آئے اور اپنے آقا شمعون یہودی سے پوچھا۔ آپ کیا ذکر کر رہے ہیں؟ شمعون یہودی غصے سے لال پیلا ہوگیا۔ آپ نے پھر پوچھا تو کمینے شمعون نے جس کے تن بدن میں پہلے ہی آگ لگی ہوئی تھی ''مابہ'' کے زور دار مُکا رسید کیا اور بڑبڑاتے ہوئے کہنے لگا۔ تجھے اس سے کیا کام؟ اسی لئے تو میں تمہاری نگرانی کرتا ہوں۔ سچ فرمایا اللہ خالق کائنات نے: وَلَنْ تَرْضٰی عَنْکَ الْیَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰی حَتّٰی تَتَّبِعَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِلَّتَهُمْ (البقرة 120)''اور یہود اور نصاریٰ تو آپ سے اس وقت تک خوش نہیں ہوسکتے جب تک آپ ان کے دین کی اتباع نہ کریں''۔ مابہ نے یہ سب کچھ صبر واستقامت سے برداشت کرلیا۔ کیونکہ وہ تو اس شعر کی عملی تصویر تھے۔

ہزار دشت پڑے، لاکھ آفتاب ابھرے
جبیں پر گرد، پلک پر نمی نہ آئی

اس نوید مسرت نے مابہ پرمدہوشی کی سی کیفیت طاری کردی۔ وہ منزل جس کی عموریہ میں سفر آخرت پر رواں دواں اسقف نے نشان دہی کی تھی۔ اب آنکھوں کے سامنے نظر آرہی تھی۔ دل کی دھڑکنیں تیز ہورہی تھیں۔ اس لئے کہ 32 سالہ زندگی کے مصائب کا ثمرہ ایک ایسا روح پرور نظارہ ہوگا۔ جس پر اللہ کے حضور جتنے بھی سجدے کیے جائیں حق ادا نہیں ہوسکتا۔ مابہ کے دل کی دنیا یثربی ماحول سے الگ تھلک اپنے لئے اتنی شادمانی محسوس کررہی تھی کہ شمعون یہودی جیسے کم ظرف انسان کو تو اس کا شعور تک نہیں تھا۔ مابہ دل ہی دل میں کہہ رہے تھے کہ ''اے یہودیو! جس رسول ﷺ کی بعثت کی خوشخبری تمام انبیاء کرام دیتے آئے ہیں، وہ یہی ہیں۔ اٹھو! آپ ﷺ کا استقبال کرنے والوں میں سبقت لے جاؤ۔ اگر سیدنا موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو وہ بھی آپ ﷺ کی پیروی اختیار کرتے'' تم خود بھی تو ''اس نبی'' کی بعثت کی دعائیں مانگتے رہے ہو۔

مابہ رات کے اندھیرے کے منتظر تھے تاکہ شمعون یہودی کے تشدد سے محفوظ رہا جاسکے۔ لیکن انتظار کی گھڑیاں طویل سے طویل ہورہی تھیں۔ آفتاب تھا کہ غروب ہی نہیں ہورہا تھا۔ یہ سب مابہ کے صبر کا امتحان لے رہے تھے۔ انہیں کیا پتہ کہ مابہ تو 32 سال سے شب غم کی صعوبتیں برداشت کرتے کرتے کندن بن چکا ہے۔ اللہ اللہ کرکے رات آئی اور مابہ کے دل کی آرزو برآئی۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاموشی سے شمعون یہودی کے گھر سے نکلے اور قبا جا پہنچے۔ جیسے ہی ماہہ دربار رسالت میں حاضر ہوئے۔ حضرت کلثوم بن ہدم رضی اللہ عنہ آستانہ نبوت پر آنے والوں کو مرحبا کہہ رہے تھے۔ ''شمع رسالت'' ستاروں کے حلقہ میں تھی۔ پاکبازوں کی جماعت کثیر تعداد میں موجود تھی۔ ماہہ نے رحمت دو عالم ﷺ کو دیکھا تو ایسے محسوس کیا کہ چاند ہے جو زمین پر اتر آیا ہے۔ ان کی آنکھیں محبوب دو عالم ﷺ کو دیکھے جا رہی تھیں۔ دراصل یہ آپ ﷺ کو عقیدت مندانہ بوسے دے رہی تھیں۔ ماہہ اپنے ساتھ کھانے کی کچھ چیزیں بھی لائے تھے۔ آگے بڑھے اور عرض کی کہ ''حضور! آپ اللہ کے چنے ہوئے بندے ہیں۔ آپ کے ساتھ کئی غریب الوطن ہیں۔ میں کھانے کی یہ چیزیں صدقہ کے طور پر لایا ہوں۔ انہیں قبول فرمائیے''۔ آپ ﷺ نے صدقہ کا نام سن کر اپنا دست مبارک روک لیا اور صحابہ سے فرمایا: ''تم لوگ اپنے بھائی کا تحفہ کھاؤ''۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے نوش کیا اور آپ ﷺ اپنا دست مبارک روکے بیٹھے رہے۔ ماہہ نے اسقف کے قول کے مطابق ''نبوت کی ایک علامت'' کی تحقیق کر لی کہ ''وہ نبی'' صدقہ قبول نہیں کرے گا ھدیہ قبول کرے گا۔

دربار رسالت میں دوسری حاضری:۔ ماہہ نے ازسرنو کچھ سرمایہ جمع کیا۔ اس وقت تک آپ ﷺ قبا سے مدینہ منورہ میں تشریف آور ہو چکے تھے۔ ھدیہ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچے۔ عرض کیا: ''حضور! آپ کی خدمت میں اس مرتبہ صدقے کی بجائے ھدیے سے حاضر ہوں۔ قبول فرمائیے''۔ آپ ﷺ نے ھدیہ قبول فرما لیا۔ خود بھی کھایا اور موجود صحابہ کرام کو بھی پیش کیا۔ اب ماہہ نے نبوت کی دوسری نشانی کی بھی تحقیق کر لی جو نبوت پر شاہد تھی۔ رحمۃ للعالمین اس وقت بقیع قبرستان میں ایک جنازہ کے سلسلے میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجود تھے۔ اردگرد صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا گھیرا تھا۔ مابہ مہر نبوت دیکھنے کے لئے پشتِ مبارک کے پیچھے ہوگئے۔ آپ ﷺ نے مابہ کا مدعا سمجھ لیا اور دوش مبارک سے چادر ہٹادی۔ پشت مبارک پر مہر نبوت جگمگا رہی تھی۔ اس سلسلے میں احادیث مبارکہ ملاحظہ ہوں (۱) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے مہر نبوت کو شانہ کے قریب دیکھا جو کبوتر کے انڈے کی مانند تھی۔ اس کا رنگ جسم مبارک جیسا ہی تھا۔ (صحیح مسلم) (۲) حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے میری خالہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں لے گئیں اور عرض کیا: "یارسول اللہ! میری بہن کا بیٹا بیمار ہے" آپ ﷺ نے وضو کیا۔ میں نے آپ ﷺ کے وضو کا پانی پیا۔ پھر میں آنحضرت ﷺ کی پشت کی جانب کھڑا ہوا اور "مہر نبوت" کو دیکھا جو دونوں شانوں کے درمیان حجلہ (پرندہ) کے انڈے کی مانند تھی"۔ (صحیح مسلم)۔ (۳) حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور آپ کے ساتھ روٹی اور گوشت کھایا یا ثرید کھایا۔ عاصم جو اس حدیث مبارکہ کے راوی ہیں، نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا حضور ﷺ نے آپ کی بھی دعوت کی تھی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں! اس کے بعد میں آپ ﷺ کی پشت پر گیا اور "مہر نبوت" کو دیکھا۔ جو دونوں شانوں کے مابین شانہ کی نرم ہڈی کے پاس ہاتھ کی مٹھی کی طرح تھی۔ اس پر مسوں کے مانند تل تھے۔ (صحیح مسلم)

مابہ مہر نبوت کو دیکھ کر آگے بڑھے اور بوسہ دے کر بے بس ہوگئے تھے۔ آنکھوں سے انتہائی عقیدت واحترام کے آنسو ٹپ ٹپ گر رہے تھے۔ کیونکہ انہوں نے اب نبوت کی بقول اسقف مرحوم تینوں کی تینوں نشانیاں مشاہدہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرلیں تھیں۔ اس وقت ''مابہ'' عمر کی 47ویں بہار میں تھے۔

وقت آپہنچا کہ آنکھیں اپنے اشکوں کے عوض
خونِ دل کے رنگ سے لعل وگہر پیدا کریں

مابہ اب سلمان بن گئے:۔ آنسو متواتر بہے جارہے تھے۔ رکنے کا نام نہیں لیتے تھے۔ اسی اثنا میں روئے زمین کی مقدس ترین ہستی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سلمان'' سامنے آؤ۔ اب مابہ کا نام سلمان تھا۔ سلمان رضی اللہ عنہ اب شافع روز جزا ﷺ کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔ حکم ملا کہ ''سب کو اپنی داستان زندگی سناؤ'' سلمان رضی اللہ عنہ اپنی دردبھری آپ بیتی سنا رہے تھے۔

دل کے شکستہ ساز سے نغمے اُبل پڑے
پوچھا جو میرا حال تو آنسو نکل پڑے

قدسیوں کا گروہ عقیدت واحترام سے اپنے بھائی کو سننے میں مصروف تھا۔ ان کی ثابت قدمی ، صبر کی داد دی جارہی تھی۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی پیشانی نور ہدایت سے چمک رہی تھی۔ جبکہ سینہ نور اسلام سے منور تھا۔ زبان رب کائنات کی شان کبریائی بیان کررہی تھی اوراشھد ان محمد رسول اللہ کے نغمے الاپ رہی تھی۔ اتنی پرآشوب منزل طے کرنے کے بعد گوہر مقصود پالیا۔ دل کی آواز یہ تھی۔

مجھ کو حلقے میں تبسم نے لیا خورشید کے
شام غم رخصت ہوئی جلووں میں صبح عید کے

کلمہ شہادت پڑھ کر قدسیوں کی جماعت میں شامل ہوگئے۔ گھر سے نکلنے کے 32 سال بعد۔

قدسیوں کی عظمت:۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلاً مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَاللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا (الفتح 29) ”محمد رسول اللہ ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں۔ آپس میں رحم دل ہیں، تو انہیں دیکھے گا کہ رکوع اور سجدے کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں ہیں، ان کا نشان ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر سے ہے، ان کی یہی مثال تورات میں ہے اور ان کی مثال انجیل میں ہے، مثل اس کھیتی کے جس نے اپنی کونپل نکالی پھر اسے مضبوط کیا اور وہ موٹا ہو گیا پھر اپنے تنے پر سیدھا کھڑا ہو گیا اور کسانوں کو خوش کرنے لگا تاکہ ان کی وجہ سے کافروں کو چڑائے، ان ایمان والوں اور نیک اعمال والوں سے اللہ نے بخشش کا اور بہت بڑے ثواب کا وعدہ کیا ہے“۔

غزوات بدر واحد میں عدم شرکت:۔ یثرب اب حرم نبوی بن چکا تھا۔ قبا میں قدسیوں کی مسجد کی تعمیر کے بعد اب مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کا قیام عمل میں لایا گیا۔ تاکہ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَزَّوَجَلّ اور قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ کے روح پرور نغمے فضاؤں میں بلند ہوکر لات ومنات اور ہبل کی نحوست کا خاتمہ کریں۔ قرآن نازل ہو رہا تھا۔ مملکت اسلامیہ تشکیل پا رہی تھی۔ رحمۃ للعالمین ﷺ توحید کا درس دے رہے تھے۔ اصحاب صدق ووفا سورۃ الاعراف کی آیت 128 ”اِسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ“ اللہ سے مدد مانگو اور صبر کرو۔ یہ زمین اللہ کی ہے وہ اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بندوں میں جسے چاہے اس کا وارث بنادے اور انجام (خیر) تومتقین کے لئے ہے"۔کا عملی نمونہ پیش کررہے تھے۔مکہ والوں کے دلوں پر سانپ لوٹ رہے تھے کہ مسلمان پرامن ماحول میں زندگی کیوں گزار رہے ہیں۔ دشمنی کی آگ کا لاوا اندر ہی اندر پک رہا تھا۔بتوں کے پجاری نوزائیدہ تشکیل اسلامی مملکت کو ایک ہی وار میں نیست ونابود کرنے کے آرزومند تھے۔یہی حمیت جاہلانہ انہیں پہلے بدر اور پھر احد میں کھینچ لائی۔یہ دونوں غزوات حقیقت میں عدل وظلم،حق وباطل اور نور وظلمت کے درمیان دولڑائیاں ہیں۔ایک طرف حق کے متوالے تھے تعداد میں کم،جنگی سامان واجبی سا،لیکن اللہ پر توکل کرنے والے اور "یُؤمِنُونَ بِالْغَیبِ" کی عملی تصویر تھے جبکہ دوسری طرف باطل کے پرستار اور اپنے جعلی دنیاوی ودینی وقار کے پاسبان تھے۔حق کے متوالوں کے قائد حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تھے جب کہ باطل کے پرستاروں کے سربراہ عتبہ بن ربیعہ،ابوجہل اورابوسفیان تھے۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ شمعون یہودی کے غلام تھے۔یہی غلامی بدرواحد میں شرکت کرنے سے مانع ہوئی تاہم قدسیوں کی فتح وظفر کے لئے اللہ کے حضوردعاگو تھے۔بدر میں کفار کے سرغنوں کا قتل اور کفار کے معززین کی گرفتاری ایک روح پرورخبر تھی۔سلمان رضی اللہ عنہ اس پر پھولے نہ سمارہے تھے۔احد میں رحمت دوعالم ﷺ کے دندان مبارک کے شہید ہونے،فتح کا شکست میں بدل جانے اور ستر صحابہ کے شہید ہونے سے ان کا دل غم سے چور چور ہوگیا۔شجر اسلام کو پروان چڑھنے کے لئے پاکباز ہستیوں کی شہادت کی ضرورت تھی۔اسلامی حکومت کو بنیادیں فراہم کرنے کے لئے اس کی DPC میں شہداء نے یہ ضرورت کماحقہ پوری کردی اور تاقیامت ایک مستحکم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنیاد زمین میں جکڑ پکڑ گئی۔

غلامی میں کام آتی ہیں نہ تدبیریں نہ شمشیریں
جو ہو ذوق یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

یہودی سے گلوخلاصی:۔رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام مہاجرین وانصار رضوان اللہ علیہم اجمعین حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی بے بسی کو محسوس کر رہے تھے اور ان کی آزادی کے لئے کوشاں تھے۔ایک دن آپ ﷺ نے فرمایا: ''سلمان! اپنے آقا سے مکاتبت کرلو''یعنی معاوضہ دے کر آزادی حاصل کرلو۔یہودی سے گفت وشنید ہوئی تو اس نے تین سو کھجور کے درخت لگانے اور چالیس اوقیہ سونا کے عوض آزادی دینے کی حامی بھرلی۔آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے کہا: ''کھجور کے درخت لگانے میں اپنے بھائی کی مدد کرو۔ہرایک نے حسب توفیق مدد کی۔کوئی 30 پودے لایا۔کوئی 25 تو کوئی 20 لایا۔اس سے کم پودے لانے والے بھی تھے۔آپ ﷺ نے ذاتی طور پر اس میں شرکت کی۔ اسی طرح اجتماعی کوشش سے سال بھر میں مطلوبہ تین سو کھجور کے پودے مہیا ہوگئے۔یہودی کی ایک جزوی شرط پودوں کے ساتھ یہ تھی کہ آزادی تب دوں گا جب یہ تین سو کھجور کے پودے پھل دیں گے۔آپ ﷺ نے اپنے صحابی سے فرمایا: ''کہ پودے ہم لگائیں گے تم اپنے ہاتھ سے ایک پودا بھی نہ لگانا''۔

تعمیل ارشاد میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے تین سو کیاریاں بنا دیں۔آپ ﷺ اپنے صحابی کے ساتھ شمعون یہودی کے باغ میں گئے اور اپنے دست مبارک سے تمام پودے لگائے۔ صرف ایک پودا جو کسی اور نے لگایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا۔مرجھایا۔آپ ﷺ کو پتہ چلا تو اسے اکھاڑ کر اپنے دست مبارک سے دوبارہ اسی پودے کو لگا دیا۔اس پودے پر بھی دوسرے پودوں کی طرح اسی سال پھل آ گیا" (ترمذی شریف)۔ اس طرح یہودی کی پودوں کی شرط پوری ہوگئی اور پودوں نے پھل بھی دے دیا اب 40 اوقیہ سونا باقی رہ گیا۔ایک دن آپ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص مرغی کے انڈے کے برابر سونا لے کر حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے اس پر اپنی زبان مبارک پھیری اور برکت کی دعا کی۔سونا تو لنے پر وزن پورا 40 اوقیہ نکلا۔ آپ ﷺ نے فرمایا "وہ فارسی مکاتب کہاں ہے؟" حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے انہیں سونا دیتے ہوئے فرمایا "اسے لے جاؤ اور شمعون یہودی کے قرض سے آزاد ہو جاؤ" حضرت سلمان رضی اللہ عنہ یہودی کے پاس گئے اور سونا ادا کر کے اس کی غلامی سے آزاد ہو گئے (ترمذی شریف)

جہاں تیرا نقش قدم دیکھتے ہیں

خیابان خیابانِ اِرم دیکھتے ہیں

صفہ میں قیام:۔ اب سلمان رضی اللہ عنہ ایک آزاد انسان تھے۔غلامی کی زنجیریں اتر چکی تھیں۔ یہ رحمۃ للعالمین ﷺ کا جذبہ تھا جس کا اللہ عزوجل نے قرآن مجید میں سورۃ توبہ کے آخر میں ذکر کیا ہے آپ بھی پڑھیے اور اپنا ایمان تازہ کیجئے:۔لَقَدْ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَاعَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُفٌ رَّحِيْمٌ "لوگو! تمہارے پاس تم ہی سے ایک رسول آیا ہے۔اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچے تو اسے گراں گزرتی ہے۔وہ (تمہاری فلاح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا) حریص ہے۔مومنوں پر نہایت مہربان اور رحم والا ہے''۔اسی مضمون کو رب رحیم وکریم نے سورۃ آل عمران کی آیت نمبر 159 میں یوں بیان فرمایا ہے: فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ''اللہ کی یہ کتنی بڑی رحمت ہے کہ آپ ان کے حق میں نرم واقع ہوئے ہیں۔ اگر آپ تندمزاج اور سنگدل ہوتے تو یہ سب آپ کے پاس سے تتر بتر ہوجاتے،لہذا ان سے درگزر کیجئے۔ ان کے لیے بخشش مانگئے اور کاموں میں ان سے مشورہ کیجئے۔ پھر جب آپ پختہ ارادہ کرلیں تواللہ پر بھروسہ کیجئے۔بلاشبہ اللہ بھروسہ کرنے والوں کوپسند کرتا ہے''۔اعلیٰ اخلاق میں طبیعت کی نرمی بدرجہ اولیٰ شامل ہے۔

بزم صفہ میں سلمان رضی اللہ عنہ اکیلے نہیں ہیں۔سرور دو عالم ﷺ اس نئے مکین کی دل جوئی فرما رہے ہیں۔ انصار مدینہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اپنے اپنے گھر پیش کررہے ہیں۔ مدینہ طیبہ کی مقدس سرزمین اس قدسی کے پاؤں چوم رہی ہے۔مسجد نبوی ﷺ کے فرش کی کنکریاں فارس کے شہزادے کے پاؤں کو بوسے دے رہی ہیں۔غرضیکہ مدینہ طیبہ کی فضائیں ان کی بلائیں لے رہی ہیں۔حضرت سلمان رضی اللہ عنہ اپنے دینی بھائیوں کے جذبہ اخوت واخلاص سے انتہائی متاثر ہورہے ہیں۔ زبان جذبات بیان کرنے سے عاری ہے تاہم آنکھیں تشکر کااظہار ٹپ ٹپ آنسو بہاکے کرتی جارہی ہیں۔کافی دیر کے بعد طبیعت کو قابو کرکے گویا ہوتے ہیں:''دینی بھائیو! خلوص وہمدردی کا شکر گزار ہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن رسالت مآب ﷺ کا قرب چاہتا ہوں اگر آپ اجازت دیں تو میں اصحاب صفہ میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔ تمام موجود صحابہ کرام نے خوشی خوشی اجازت دے دی۔ اب سلمان رضی اللہ عنہ بزم صفہ کی زینت بن گئے۔ بلال حبشی، صہیب رومی، عمار یمنی، ابوذر غفاری اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کے ہم نشین اور ہمدم بن گئے۔

محبت ہے خود کو مٹانے کا نام — مٹانے کا نام اور بنانے کا نام
محبت ہے اک جذبہ سربلند — بہت اونچی ہوتی ہے اس کی کمند

سلمان اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہما بھائی بھائی:۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوالدرداء انصاری اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہما کے مابین مواخاۃ قائم کی۔ اب یہ دونوں ایک دوسرے کے دینی بھائی تھے۔ ایک مرتبہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ اپنے دینی بھائی کے گھر گئے اور ان کی اہلیہ محترمہ کو دیکھا تو فرمایا: ”تم نے اپنی یہ ہیئت کیوں بنائی ہوئی ہے؟“ ابوالدرداء کی اہلیہ محترمہ بولیں: ”میں کس کے لیے زیب وزینت کروں؟ تمہارے دینی بھائی تو ان چیزوں کی طرف توجہ نہیں دیتے، وہ تو تارک الدنیا ہو گئے ہیں“۔ حضرت ابوالدرداء گھر پہنچے تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے لئے کھانا منگوایا اور خود معذرت کرنے لگے کہ میں روزہ سے ہوں۔ اس پر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو میں بھی نہیں کھاتا۔ حضرت ابوالدرداء نے نفل روزہ افطار کر دیا اور کھانے میں شریک ہو گئے۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ رات وہیں ٹھہر گئے۔ آخر شب میں جب حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ عبادت کے لئے اٹھے تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا: ”تم پر تمہارے رب، تمہاری بیوی ہر ایک کا حق ہے۔ روزوں کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ ساتھ افطار اور رات کو جاگنے کے ساتھ ساتھ نیند کرنا بھی ضروری ہے"۔

صبح کے وقت دونوں صحابہ کرام بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور تمام صورت حال مفصل طور پر رسول اکرم ﷺ کو بیان کی۔امام الانبیا ﷺ نے فرمایا:اے ابوالدرداء!سلمان دین کی فہم وفراست میں تم سے بہت آگے ہے(استیعاب)۔اس لئے کہ سلمان تورات،زبور اور انجیل کے بھی جید عالم تھے۔دین کی فہم وفراست اللہ کی "عطا" ہے۔ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ "یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے۔وہ بہت فراخی والا اور جاننے والا ہے"(سورۃ المائدہ 54)۔

صفہ یونیورسٹی کی اہمیت وفضیلت:۔ صفہ کو آپ انٹرنیشنل محمدی یونیورسٹی کے نام سے موسوم کر سکتے ہیں۔اس یونیورسٹی نے جانثاران محمد رسول اللہ ﷺ کی ایسی علمی وعملی تربیت کی۔کہ رب کائنات نے اپنی آخری کتاب قرآن مجید میں ان پاکبازوں کو"رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ" (توبہ 100) کا انمول درخشندہ وتابندہ خطاب عطا فرمادیا۔اس خطاب کے سامنے تمام دنیاوی خطابات ہیچ ہیں۔علم اور طلب علم پر اسلام نے بہت ہی زیادہ زور دیا ہے۔خاتم النبیین ﷺ پر پہلی وحی حصول تعلیم سے متعلق ہے۔ارشاد ہوتا ہے۔اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ. خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ. اِقْرَاْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ. الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ. عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ (سورۃ العلق 1-5)"(اے نبی ﷺ) پڑھیے اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے پیدا کیا۔جمے ہوئے خون کے ایک لوتھڑے سے انسان کی تخلیق کی۔پڑھیے کہ تمہارا رب تو بڑا ہی کریم ہے۔جس نے قلم کے ذریعے سے علم سکھلایا۔انسان کو وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکھایا جسے وہ نہیں جانتا تھا''۔

رب کریم کی معرفت اور اس کے احکام معلوم کرنے کا علم دین اسلام میں سب سے فائق ہے۔ آیت نمبر 5 میں اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ انسان ''معلوم'' سے ''نہ معلوم'' کی طرف بڑھتا ہے اور یہی علم کی حقیقت ہے قرآن مجید میں ایک اور جگہ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا(طٰہٰ 20:114)''اور کہیے: اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرمایئے'' دعا بتارہی ہے کہ علم کی کوئی حد نہیں ہے اور اس میں اضافے کے لیے ہمیشہ رب کریم کے حضور دعا گو رہنا چاہیے۔ عربی زبان میں کسی نے کیا خوب کہا ہے۔''علم ایک سمندر ہے۔ جس کا کوئی ساحل نہیں۔رسول اللہ ﷺ کی اللہ تعالیٰ کے حضور علم میں خیر و برکت کی دعا پڑھیے۔

www.KitaboSunnat.com

اللھم اغنی بالعلم وزینی بالحلم واکرمنی بالتقوی وجملنی بالعافیة (حص حصین)''اے اللہ! مجھے دولت علم میں مالا مال اور حلم (بردباری) سے مزین فرما۔ مجھے تقویٰ (پرہیزگاری) سے عزت اور صحت وعافیت سے جمال (خوبصورتی) عطا فرما''۔

طالب علم کے لیے آپ ﷺ کی دعا:۔ومن سلک طریقا یلتمس فیہ علما سھل اللہ لہ طریقا الی الجنة(مسلم۔ریاض الصالحین باب العلم)''جو شخص تلاش علم میں کوئی راستہ اختیار کرے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کردے گا''۔

طالب علم کے لیے انعام: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:من خرج فی طلب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

العلم فھو فی سبیل اللہ حتی یرجع (الترمذی، ریاض الصالحین باب العلم)
''جو شخص علم کی غرض سے اپنے گھر سے نکلے تو جب تک وہ گھر واپس نہ ہوگا۔ اس کا یہ زمانہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں شمار ہوگا''۔حقائق پر مبنی ضرب المثل اور شعر کسی نے کیا خوب کہا ہے۔(۱)طالبان لا یشبعان طالب العلم و طالب المال. ''دو قسم کے چاہنے والے کبھی سیر نہیں ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک علم طلب کرنے والا اور دوسرا مال طلب کرنے والا ہے''۔(۲)رضینا قسمة الجبار فینا لنا علم وللجھال مال

''ہم اللہ تعالیٰ کے اس فیصلے پر راضی ہوگئے کہ اس نے ہمیں دولت علم سے نوازا ہے اور جاہلوں کو روپے پیسے دیے ہیں''(الحکمۃ علم وتعلیم)

علم کی فضیلت پر قرآن کی مہر:۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا لْعِلْمَ دَرَجٰتٍ (المجادلہ 11:58)''جو لوگ ایمان لائے اور جنہیں علم دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے گا'' یہ فضیلت وعظمت کیوں ہے؟ اس لیے کہ علمائے حق سے لوگ فیض یاب ہوتے ہیں۔گم شدہ راہ منزل کا سراغ پاتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو غزوہ خیبر کے موقع پر ارشاد فرمایا تھا:لئن یھدی اللہ بک رجلا واحد خیر لک من حمر النعم ''اگر تیری وجہ سے کوئی ایک شخص بھی ہدایت پا جائے تو تمہارے لیے (غنیمت کے)سرخ اونٹوں سے بہتر ہے''۔صحابہ کی مقدس جماعت نے تن من دھن دین کی اشاعت پر نچھاور کرکے ہم تک دین پہنچایا۔رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہی لوگ پاتے ہیں عزت زیادہ جو دنیا میں کرتے ہیں محنت زیادہ

عربی زبان کا مقولہ ہمہ وقت پیش نظر رکھا جائے۔ اطلبوا العلم من المھد الی اللحد ''ماں کی گود سے قبر تک علم حاصل کرو'' (الحکمۃ۔علم و تعلیم)۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ تورات، زبور اور انجیل کے عالم تھے۔ علم کی روشنی سے خوب آگاہ تھے۔ اس لیے صفہ کا قیام انہوں نے طلب علم اور اس کی Implementation میں گزارا۔ پھر جب معلم بھی رحمت للعالمین ﷺ ہوں۔ یہ قرب۔اللہ اللہ سونے پہ سہاگہ۔ زہے نصیب

شادی:۔ یہی قرب شادی کا پیش خیمہ بنا۔ قبیلہ کندن نے صفہ کے جگمگاتے ہیرے کا انتخاب کیا۔ نکاح کا پیغام آیا جو قبول کر لیا گیا۔ لیکن اس شادی میں بھی سرفہرست اللہ کا حکم اور نبی ﷺ کا فرمان ہی رہا۔ شادی ہوگئی۔ جب آپ رضی اللہ عنہ اپنی اہلیہ محترمہ کے پاس گئے۔ تو دیواروں پر خوبصورت پردے لٹکتے نظر آئے۔ کہنے لگے۔ ''یہ کپڑے کیوں لٹک رہے ہیں۔ کیا مکان کو بخار ہو گیا ہے۔ یا کعبہ شریف کندہ میں آ گیا ہے۔ کیونکہ پردے اور غلاف تو بیت اللہ شریف کا ہی استحقاق ہے۔ اللہ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے: اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا (بنی اسرائیل 17:27) ''فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہے''۔ یہ کہتے ہوئے سوائے دروازے کے پردے کے تمام پردے اتار دیے۔

جب گھر پہنچے تو جہیز میں ملا ہوا بہت سا قیمتی سامان دیکھ کر فرمایا اس کی کیا ضرورت ہے؟ اللہ کا حکم تو یہ ہے:۔ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَلَلدَّارُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (الانعام 6:32) ''یہ دنیاوی زندگی تو ایک کھیل تماشہ ہے اور اللہ سے ڈرنے والوں کے لیے آخرت کا گھر ہی بہتر ہے۔ کیا تم سوچتے نہیں ہو؟'' نبی اکرم ﷺ نے اسی آیت مبارکہ کی روشنی میں فرمایا ہے: ''مسافر کے سامان کی طرح مختصر سامان رکھو''۔ بہت سے خادم دیکھے تو کہا۔ ''یہ کس لئے آئے ہیں'' آپ کی بیوی صاحبہ نے جواب دیا ''ہماری خدمت کے لیے'' اس پر فرمایا ''رسول اللہ ﷺ نے اس کا حکم نہیں دیا۔ پھر بیوی صاحبہ کے قریب جاکر فرمایا: کیا تم میرا حکم مانوگی؟ جواب ملا۔ ضرور۔ فرمایا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے مجھے اس کی وصیت فرمائی ہے۔ ''کہ جب تم اپنی رفیقہ حیات سے ملو تو اللہ کی اطاعت کے ساتھ ملنا''۔ ''آؤ! ہم نوافل ادا کریں''۔ (سیرت سلمان الفارسی بحوالہ حلیۃ الاولیاء)۔

اک نغمۂ پُرکیف ہواؤں میں ہے رقصاں
فطرت بھی سرِعرش علا جھوم رہی ہے

قارئین کرام! اس شادی سے ہم بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔ یہ پاکیزہ شخصیت صحابہ کرام کی جماعت میں سے ہے۔ جس کے متعلق خالق کائنات نے فرمایا: رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ (التوبۃ 9:100) ''اللہ ان سے راضی ہوا۔ اور وہ اللہ سے راضی ہوئے'' جس کو اللہ کریم نے اپنی رضا کا سرٹیفکیٹ دنیا میں ہی دے دیا۔ اس کے نصیب کا کیا کہنا؟ اللہ ہمیں بھی ان پاکیزہ ہستیوں جیسا پاکیزہ کردار عطا فرمائے۔ آمین

سلمان بطور جنگی پلانر: ۔سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بدر واحد کے مقدس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معرکوں میں غلامی کی وجہ سے شریک نہ ہوسکے۔ جنگ احزاب میں مکہ والوں نے ابوسفیان کی سربراہی میں عرب کے تمام قبائل کو ساتھ ملاکر دس ہزار کے لشکر کے ساتھ مدینہ منورہ پر حملہ آور ہوکر نوزائیدہ اسلامی مملکت کو ایک ہی وار میں صفحہ ہستی سے مٹانے کا منصوبہ تیار کیا۔اس وقت مدینہ منورہ کی کل آبادی بھی دس ہزار نہ تھی۔ساتھ ہی نہایت ہوشیاری سے یہود قبیلوں کو جن کا مسلمانوں سے معاہدہ تھا۔توڑ کر اپنے ساتھ ملالیا۔ اس سے مسلمانوں کو اپنے عقب کا بھی دفاع کرنا پڑا۔ یہود کا حملہ مسلم قلعہ پر پسپا کردیا گیا۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہما نے یہودی کا سرکاٹ کر قلعے کے باہر پھینک دیا۔اس سے یہودیوں میں سراسیمگی پھیل گئی اور انہیں یقین ہوگیا۔ کہ قلعہ میں مسلمان فوج موجود ہے۔بنوقریظہ یہودی قبیلے کو مسلمانوں کو اس مصیبت کی گھڑی میں بدعہدی کی وجہ سے مدینہ بدر کردیا گیا۔ یہود کا خمیر بدعہدی،دغابازی،مکاری و عیاری کا مرکب ہے تفصیل کے لیے یہود کی تاریخ پڑھیے۔فلسطین کے لیے اسرائیلی پالیسی اس کی آئینہ دار ہے۔

مشاورت کا حکم:۔ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ (آل عمران 3:159)''اور کاموں میں ان سے مشورہ کیجئے'' یہ حضرت محمد ﷺ کو اللہ خالق کائنات حکم دے رہے ہیں۔

قارئین کرام! ہمیں بھی اس آیت مبارکہ کی روشنی میں مشاورت پر عمل پیرا ہونا چاہیے۔

تمام کفار نے یکجا ہوکر مدینہ منورہ کا رخ کیا۔ یہ اتنا بڑا لشکر تھا۔ کہ اگر اچانک مدینہ منورہ کی چار دیواری پر پہنچ جاتا تو خطرناک نتائج کا باعث بنتا۔اطلاع پاتے ہی رسول اللہ ﷺ نے مجلس شوریٰ منعقد کی اور دفاعی منصوبے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر صلاح مشورہ کیا۔ اہل شوریٰ نے غور وخوض کے بعد حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی یہ تجویز متفقہ طور پر منظور کی۔ ”کہ اے اللہ کے رسول ﷺ فارس میں جب ہمارا محاصرہ کیا جاتا تھا۔ تو ہم اپنے گرد خندق کھود لیتے تھے“۔

خندق کی کھدائی:۔ یہ بڑی باحکمت دفاعی تجویز تھی۔ اہل عرب اس سے واقف نہ تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس پلان پر فوری عمل در آمد کرتے ہوئے دس دس جانثاروں کو چالیس ہاتھ خندق کھودنے کا کام سونپا۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوری محنت اور لگن سے خندق کی کھدائی شروع کی۔ رسول اللہ ﷺ اس کام کی ترغیب بھی دیتے تھے۔ اور نفس نفیس خندق کی کھدائی میں حصہ بھی لیتے تھے۔ چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خندق میں تھے۔ لوگ کھدائی کر رہے تھے اور ہم کندھوں پر مٹی ڈھو رہے تھے۔ کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

اللھم لا عیش الاعیش الآخرۃ　　　فاغفر للانصار والمھاجرۃ

”اے اللہ یقیناً زندگی تو آخرت کی زندگی ہے، پس مہاجرین اور انصار کو بخش دے“۔

مہاجرین و انصار نے اس کے جواب میں یہ کہا:

”نحن الذین بایعوا محمدا　　　علی الجهاد مابقینا ابدا“

’ہم وہ ہیں کہ ہم نے تازندگی محمد ﷺ سے جہاد پر بیعت کی ہے“۔

صحیح بخاری میں بروایت براء بن عازب یہ بھی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا۔ کہ آپ ﷺ خندق سے مٹی ڈھو رہے تھے۔ مٹی کے غبار نے شکم مبارک کی جلد ڈھانپ لی تھی۔ آپ ﷺ کے بال زیادہ تھے۔ میں نے اسی حالت میں آپ ﷺ کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاعر رسول عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے رجز یہ کلمات کہتے ہوئے سنا:

"اللھم لو لا انت ما اھتدینا ولا تصدقنا ولا صلینا"

"اے اللہ اگر تو نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے نہ صدقہ دیتے نہ نماز پڑھتے"۔

فانزلن سکینۃ علینا وثبت الاقدام ان لا قینا

"پس ہم پر سکینت نازل فرما، اگر مقابلہ ہو تو ہمیں ثابت قدم رکھ"۔

"ان الاولی قد رغبوا علینا وان ارادوا فتنۃ ابینا"

"انہوں نے بے شک ہمارے خلاف لوگوں کو بھڑکایا ہے۔ اگر انہوں نے کوئی فتنہ چاہا تو ہم ہرگز سر نہیں جھکائیں گے"۔ (صحیح بخاری 397/1,588/2)

بخاری میں یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ آخری لفظ کھینچ کر کہتے تھے۔ مسلمان ایک طرف گرمجوشی کے ساتھ کھدائی میں مصروف تھے۔ تو دوسری طرف اتنی شدت کی بھوک برداشت کر رہے تھے۔ کہ جس کے تصور سے ہی کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے بھوک کا شکوہ کیا۔ اور اپنا شکم کھول کر ایک پتھر دکھلایا۔ تو آپ ﷺ نے اپنا شکم مبارک کھول کر دو پتھر دکھلائے۔ (جامع ترمذی)

ابن اسحٰق حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ "کہ میں خندق کی کھدائی میں ہمہ تن مصروف تھا۔ کہ اس جگہ ایک پتھر آ گیا جو مجھ سے ٹوٹتا نہیں تھا۔ رسول اللہ ﷺ پاس ہی تھے۔ آپ ﷺ نے صورت حال کو پہچان لیا۔ نیچے اترے۔ میرے ہاتھ سے کدال لے لی ایک کدال ماری تو نیچے ایک بجلی چمکی۔ دوسری کدال ماری۔ پھر بجلی چمکی۔ تیسری بار کدال ماری۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر بجلی چمکی۔ میں نے عرض کیا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ کدال چلا رہے تھے۔ تو اس وقت نیچے سے یہ چمکنے والی چیز کیا تھی؟ فرمایا: سلمان! کیا تم نے اسے دیکھ لیا۔ میں نے عرض کیا۔ جی ہاں! فرمایا پہلی بجلی سے اس بات کی طرف اشارہ تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ یمن فتح کرائے گا۔ دوسری بجلی نے یہ بتایا۔ کہ اللہ تعالیٰ شام ومغرب فتح کرائے گا۔ اور تیسری بجلی کے ذریعہ مشرق مسخر کرائے گا'' (سیرت ابن ہشام جلد دوم)۔ مسلمانوں نے خندق کھودنے کا کام جاری رکھا۔ دن بھر کھدائی کرتے اور شام کو گھر پلٹ آتے۔ یہاں تک کہ مدینہ منورہ کی دیواروں تک کفار کے لشکر جرار کے پہنچنے سے پہلے ہی مقررہ پروگرام کے مطابق خندق تیار ہوگئی۔ (الرحیق المختوم)

صحابہ کے ایمان کی تعریف:۔ قرآن مجید میں اس واقعہ پر اللہ تعالیٰ نے صحابہ رضی اللہ عنہ کے ایمان کی اس طرح تعریف کی ہے۔ وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا (الاحزاب33:22) ''اور جب مومنوں نے ان لشکروں کو دیکھا۔ تو کہنے لگے'' یہ تو وہی بات ہے۔ جس کا اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا۔ اور اللہ اور اس کے رسول نے سچ ہی کہا تھا'' اور اس واقعہ نے ان کو ایمان اور فرمانبرداری میں مزید بڑھا دیا''۔

اس لشکر کے مقابلے کے لیے رسول اللہ ﷺ بھی تین ہزار مسلمانوں کے ساتھ نکلے۔ جبل سلع کو پشت کر کے قلعہ بندی کی شکل اختیار کر لی۔ سامنے قدسیوں کی بنائی ہوئی خندق تھی۔ یہی خندق مشرکین مکہ کے لیے بہت بڑی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکاوٹ تھی۔مشرکین کے لئے خندق ایک ان دیکھی چیز تھی۔اس لئے انہیں محاصرے پر ہی اکتفا کرنا پڑی۔لیکن وہ غصے سے بھرے ہوئے تھے اور خندق کے ساتھ ساتھ چکر لگاتے رہے۔ان کا پروگرام تھا کہ اُحد کی طرح کھلے میدان میں جنگ ہوگی۔بس ایک ہی حملے میں مسلمانوں کا نام و نشان مٹادیں گے۔ اسلامی لشکر بھی ہمہ وقت مستعد تھا۔ اور کفار کی پٹرولنگ پر تیروں کی بارش برسادیتا تھا۔کئی دن کی مسلسل جدوجہد کے بعد کفار کے لشکر میں سے عمرو بن عبدود عکرمہ بن ابوجہل، اور ضرار بن خطاب ایک تنگ جگہ سے جہاں پر خندق کا پاٹ چوڑائی میں کم تھا۔گھوڑوں کو ایڑی لگا کر اسلامی لشکر کی طرف خندق کے اس طرف آگئے اور خندق اور جبل سلع کے گرد چکر کاٹنے لگے۔ادھر سے اسلامی لشکر کے شیر حضرت علی رضی اللہ عنہ چند مسلمانوں کے ہمراہ نکلے۔کفار کی آمد والا خندق کا حصہ قبضہ میں لے کر ان کی واپسی کا راستہ بند کردیا۔اس پر عمرو بن عبدود نے مُبارزت کے لیے للکارا۔حضرت علی رضی اللہ عنہ آگے بڑھے۔عمرو بڑا بہادر اور شہ زور تھا۔دونوں میں مقابلہ ہوا۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے جہنم واصل کیا۔باقی دونوں ساتھی دم دبا کر بھاگ گئے۔عمرو بن عبدود کے قتل سے کفار کا لشکر سہم گیا۔تمام اکڑفوں ایسے دور ہوئی جیسے گدھے کے سر سے سینگ! کفار نے اس کے بعد بھی پٹرولنگ جاری رکھی۔لیکن قدسی تیر اندازوں نے ان کی دال نہ گلنے دی۔

نمازیں فوت ہونے پر بد دعا:۔ تیر اندازی کے اس معرکے میں ایک دن رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام کی بعض نمازیں بھی فوت ہوگئی تھیں۔مغرب کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت فوت شدہ نمازیں ادا کرکے پھر مغرب کی نماز ادا کی گئی اس موقعہ پر آپ ﷺ نے مشرکین کے لیے بددعا بھی کی۔"اے اللہ! ان مشرکین کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے۔ انہوں نے ہم کو صلوٰۃ وسطیٰ پڑھنے نہیں دی۔ یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا"(صحیح بخاری 590/2 بحوالہ رحیق المختوم)۔

خندق کی حکمت عملی کے باعث دو بدو جنگ کی نوبت نہیں آئی۔ اس غزوے میں چھ صحابہ رضی اللہ عنہم شہید ہوئے۔ دوسری طرف دس کفار مارے گئے۔ ایک تیر حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو لگا۔ یہی زخم آپ کی شہادت کا باعث بنا۔ اس مصیبت کے وقت اللہ کے حضور مسلمان یہ دعا کر رہے تھے۔اللھم استرعوراتنا وامن روعاتنا'اے اللہ!ہماری پردہ پوشی فرما اور ہمیں خطرات سے مامون کردے"جبکہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرما رہے تھے:

اللھم منزل الکتاب سریع الحساب اھزم الاحزاب اللھم اھزمھم وزلزلھم(بخاری۔المغازی 590/2)"اے اللہ! کتاب(قرآن)اتارنے والے اور جلد حساب لینے والے ان لشکروں کو شکست دے۔ اے اللہ! انہیں شکست سے دوچار کر۔ اور جھنجھوڑ کر رکھ دے"۔ اللہ نے دعائیں قبول فرمائیں۔ کفار پر سخت آندھی اور پھوٹ کے عذاب نازل کیے۔اورکفار اپنے اپنے ٹھکانوں کو بے نیل ومرام واپس لوٹ گئے۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی حکمت عملی کو خوب سراہا گیا۔

غزوہ احزاب میں سلمان رضی اللہ عنہ اہل بیت کے اعزازی رکن بن گئے:۔

"سیرت سلمان فارسی"میں واقعہ کی تفصیل یوں دی گئی ہے۔صحابہ رضی اللہ عنہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خندق کی کھدائی میں مصروف تھے۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بھی خندق کی کھدائی میں شرکت کے لیے آ رہے تھے۔ کہ مہاجرین نے انہیں دیکھ لیا۔ ''سلمان ہم میں سے ہے'' زور زور سے کہنا شروع کر دیا (اس لئے کہ سلمان رضی اللہ عنہ نے متواتر 32 سال ہجرت میں گزارے ہیں) انصار کہہ رہے تھے'' کہ سلمان ہم میں سے ہیں'' (اس لئے کہ ہجرت نبوی ﷺ سے کئی سال پہلے یہ مدینہ منورہ کے رہائشی ہیں) ہر شخص انہیں پلکوں پر بٹھا رہا تھا۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ صحابہ کرام کی اس بے مثال محبت سے بہت مسرور تھے لیکن موزوں جواب نہیں دے پا رہے تھے۔ اسی اثناء میں رحمۃ للعالمین ﷺ نے نہایت محبت سے فرمایا: ''سلمان منا اھل البیت'' ''سلمان رضی اللہ عنہ تو ہمارے گھر والوں میں سے ہے'' سلمان رضی اللہ عنہ اہل بیت کے رکن بنا دیے گئے۔ زہے نصیب! آج ایران کی خاک کا ایک ذرہ ''ثریا'' بن گیا۔ وہ اپنی قسمت پر نازاں تھے۔ فرزند فارس کی زبان سے حمد باری تعالیٰ۔ درود اور سلام کے نغمے اور آنکھوں سے خوشی کے آنسو بمانند موتی جھڑ رہے تھے۔

ہے فرش تا عرش عجب بارش انوار   ہر سمت سے رحمت کی گھٹا جھوم رہی ہے

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا ایک اور اعزاز:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ ہم بارگاہ رسالت میں حاضر تھے۔ کہ سورہ جمعہ نازل ہوئی۔ جب یہ آیت اتری: وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ'' تو صحابہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ یارسول اللہ! یہ کن لوگوں کا ذکر ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ ہم میں سلمان فارسی رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنا دست مبارک حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ پر رکھ کر فرمایا: ’’اگر ایمان ثریا پر بھی ہوتا۔ تب بھی ان کی قوم کے کچھ لوگ اس کو حاصل کر لیتے‘‘ (بخاری و مسلم)۔

منزل ملی مراد ملی مدعا ملا　　　سب کچھ ملا جو تیرا نقش پا ملا

اسلامی زندگی کا مشاہدہ:۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اگرچہ بدر واحد کے غزوات میں غلامی کی زنجیروں کے باعث شریک نہیں ہو سکے تھے۔ لیکن ان معرکوں کے پس منظر، واقعات اور نتائج سے بخوبی آگاہ تھے۔ غزوہ احزاب میں خندق کھود کر مدینہ منورہ کے دفاع کی تجویز انہی کی تھی۔ جو بارگاہ رسالت ﷺ سے شرف قبولیت پانے کے بعد مطلوبہ ثمرات لائی۔ کفار کا ایک جگہ سے جہاں خندق کا پاٹ کم چوڑا تھا۔ وہاں سے خندق پار کر کے اسلامی لشکر میں آ کر مبارزت طلب کرنا اور ایک ہزار بہادروں کے برابر عمرو بن عبدود کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں زندگی کی بازی ہار جانا، بنو قریظہ کا محاصرہ اور پھر جلاوطنی کے واقعات سے قرآن کی روشنی میں سلمان فارسی رضی اللہ عنہ جان گئے تھے۔ کہ ہر مسلمان اللہ کا سپاہی ہے۔ اللہ کے سپاہیوں کی مقدس کتاب قرآن مجید ہے۔ قرآن مجید نے مسلمان سپاہیوں کو ’’حزب اللہ‘‘ کے نام سے پکارا ہے۔ قرآن مجید ہی کی رو سے ہر مسلمان پر جہاد فرض ہے۔ اس فرض کو اسی صورت میں نبھایا جا سکتا ہے۔ جب ہر مسلمان سپاہی جدید جنگی تکنیک سے پوری طرح واقف ہو۔ اللہ کے ہاں کسی مومن کا یہ عذر قابل قبول نہیں کہ اسے جدید جنگی تعلیم سے آگاہی نہیں۔ اللہ نے قرآن میں ’’حزب اللہ‘‘ کو فتح کی نوید سنائی ہے۔ فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ (المائدہ 5:56) ’’بے شک وہ اللہ کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گروہ ہی غالب ہے''اس لیے لازم ہے کہ باطل سے منہ موڑ کر حق سے رشتہ جوڑ کر قرآن کو مضبوطی سے تھام لیا جائے۔ اس کا ثمرہ آپ اوپر پڑھ آئے ہیں کہ عمرو بن عبدود کے واصل جہنم ہونے سے لشکر کفار میں سراسیمگی پھیل گئی تھی۔ حوصلے پست ہوگئے تھے۔ ابوسفیان کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے تھے۔

فتح خیبر کے فوائد بھی آنکھوں دیکھے تھے۔ ان واقعات نے سلمان رضی اللہ عنہ کو مزید یہ سوچ دی۔ کہ انسانی تمدن کی بنیاد قانون پر ہے۔ اس قانون کی ابتداء اس شق سے ہوتی ہے۔ کہ انسان کی جان اور اس کا خون محترم ہے۔ انسانی حقوق میں سرفہرست زندہ رہنے کا حق ہے۔ اور انسانی فرائض انسان کو اس بات کا پابند کرتے ہیں۔ کہ دوسرے انسانوں کو زندہ رہنے دیا جائے۔ تمام مذاہب اور معاشروں میں احترام انسانیت کا یہ سنہری فارمولہ موجود ہے۔ جو معاشرہ اس کی نفی کرتا ہے اس میں تو دو آدمی بھی اکٹھے نہیں رہ سکتے۔ پھر زندگی کی ضروریات کیسے پوری ہوں گی؟ مثلاً ایک دوسرے سے لین دین کیونکر ہوگا؟۔ انسان کو گھر بنا کر رہنے کی ضرورت ہے۔ اسے تجارت وزراعت، صنعت اور سفر کی عموماً ضرورت درپیش ہے۔ جو کہ ''زندہ رہنے کا حق'' چھن جانے کے بعد ناممکن ہے۔ قتل وغارت، چوری ڈاکہ تو بستے ہوئے شہروں کو ویرانہ بنادیتے ہیں۔

انسانی جبلّت:۔ یادرہے! انسانی فطرت اتنی وفا شعار نہیں کہ جس چیز کا حکم دیا جائے اسے بخوشی مان لے اور منع کردہ امور سے رک جائے۔ انسانی جبلت میں بدی اور اطاعت کے ساتھ معصیت بھی ہے۔ معصیت سے صرف ''سزا کا خوف'' ہی سرکش اور بگڑے ہوئے انسانی درندوں کو ظلم سے باز رکھتا ہے۔ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے قرآن کہتا ہے:وَلاَ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلاَحِهَا (الاعراف 7:56)''اور زمین میں اصلاح کے بعد فساد پیدا نہ کرو'' مزید یہ بھی حکم ہے۔ وَلاَ تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلاَّ بِالْحَقِّ(بنی اسرائیل 17:33)''اور کسی ایسے شخص کو قتل نہ کرو جسے قتل کرنا اللہ نے حرام قرار دیا ہے''۔ ان آیات مبارکہ سے معاشرے میں اچھے ثمرات اسی صورت میں حاصل کیے جاسکتے ہیں جب فسادیوں اور قاتلوں کو قانون کے آہنی شکنجوں میں جکڑا جائے۔ ورنہ زبانی جمع خرچ کارگر نہ ہوگا۔ مثل مشہور ہے کہ''لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے'' یاد رکھئے۔انسانی خون اس وقت تک باعث حرمت ہے۔ جب تک اس پر ''حق'' قائم نہ ہوجائے۔ انسان کو زندگی کا حق جائز حدود کے اندر ہی دیا جاسکتا ہے۔ نہ کہ وہ شتر بے مہار کی طرح دندناتا پھرے۔قرآن مجید پڑھیے:وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ (البقرۃ 2:191) ''اور فتنہ قتل سے بھی زیادہ بڑا گناہ ہے'' قرآن مجید میں لفظ ''فتنہ'' بڑے وسیع مفہوم میں استعمال ہوا ہے۔ کتاب وسنت کی مخالفت کی تمام شکلیں فتنہ میں آجاتی ہیں۔تسلیم ہے کہ قتل بہت بری بات ہے۔مگر اس سے کئی گنا بری بات فتنہ ہے۔ دوسروں کی جان لینے کے لئے ان پر ناحق حملہ آور ہونا قرآن نے اس کا تدارک ''قصاص'' کے ذریعہ کیا ہے۔ کُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى (البقرۃ2:179)''قتل کے مقدمات میں تم پر قصاص فرض کیا گیا ہے''۔''قصاص''میں امیر غریب کی تفریق نہیں۔آزاد اور غلام بھی برابر ہیں۔(الجہاد فی الاسلام)

سرکش عناصر معاشرے میں نہ صرف فتنہ وفساد کا باعث بنتے ہیں بلکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے شیطانی حربوں سے طرح طرح کے جرائم سر اٹھاتے ہیں۔ ان میں بعض دولت کے پجاری ہوتے ہیں۔ جیسے قریش کو کعبہ کی حرمت کی وجہ سے محفوظ تجارت اور زائرین کی آمد سے حاصل شدہ آمدنی اسلام قبول کرنے کی صورت میں ختم ہوتی نظر آتی تھی۔ ایسے ہی مدینہ منورہ میں ہجرت کے وقت یہود کا ہر لحاظ سے مدینہ منورہ کی معیشت پر مکمل کنٹرول تھا۔ اسلام لانے کی صورت میں سود اور دیگر ناجائز آمدنی کے ذرائع ختم ہوتے نظر آرہے تھے۔ ایسے مواقع پر انسانیت کی خدمت یہ ہے۔ کہ ظالموں کے ناپاک خون سے زمین کی پیاس بجھادی جائے اور مظلوم بندوں کو ان ظالموں سے چھٹکارا دلایا جائے۔ اللہ کا فرمان ہے۔ اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّھُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰی نَصْرِھِمْ لَقَدِیْرُ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ یَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ (الحج 40-39) ''جن لوگوں سے لڑائی کی جاتی رہی ہے۔ انہیں لڑائی (جہاد) کی اجازت دی جاتی ہے۔ کیونکہ وہ مظلوم ہیں۔ اللہ تعالیٰ یقیناً ان کی مدد پر قادر ہے۔ جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکالا گیا۔ صرف اس لیے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمارا رب اللہ ہے''۔

بزدلی پر قہر الٰہی:۔ قرآن مجید میں ہے: یٰمُوْسٰٓی اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَھَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِیْھَا فَاذْھَبْ اَنْتَ وَرَبُّکَ فَقَاتِلَآ اِنَّا ھٰھُنَا قٰعِدُوْنَ (المائدہ 5:24) ''اے موسیٰ! جب تک وہ لوگ وہاں ہیں۔ ہم ہرگز اس میں داخل نہ ہوں گے۔ تو اور تیرا رب وہاں جاؤ اور تم دونوں لڑو۔ ہم تو یہیں بیٹھے ہیں''۔ قَالَ فَاِنَّھَا مُحَرَّمَةٌ عَلَیْھِمْ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً یَتِیْھُوْنَ فِی الْاَرْضِ (المائدہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(5:26)''اللہ نے کہا! کہ جو زمین ان کے حق میں لکھ دی گئی تھی وہ اب چالیس سال کے لیے ان پر حرام کر دی گئی۔ اب وہ زمین میں بھٹکتے پھریں گے''۔ یہود کا جواب آپ نے پڑھ لیا۔ اب غزوہ بدر میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جواب پڑھیے ''ہم آپ ﷺ کی اطاعت کے لیے بسروچشم حاضر ہیں اگر آپ اس سمندر میں پیش کریں۔ کہ اس میں کودو! تو ہم کود جائیں گے''۔(سید الکونین ﷺ ص 258)۔ یہود نے ایسی ڈھٹائی کا جواب کیوں دیا؟۔ اس کے لیے یہود کا تعارف ضروری ہے۔

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"یہود"

خاندانی پس منظر: یہود "اسرائیل" کی اولاد ہیں۔ عبرانی زبان میں "اسرائیل" کے معنیٰ "عبداللہ" یعنی "اللہ کا بندہ" کے ہیں۔ یہ لقب اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی حضرت یعقوب علیہ السلام کو عطا فرمایا تھا۔ ان کی نسل آگے چل کر بنی اسرائیل کے نام سے مشہور ہوئی۔ بنی اسرائیل کے جاہ واقبال کا زمانہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پہلے کا دور ہے۔

بنی اسرائیل میں یہودیت کی ابتداء: اصل دین جو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان سے پہلے انبیاء علیہم السلام لائے تھے۔ وہ اسلام ہی تھا۔ یہودیت کی نسبت حضرت یعقوب علیہ السلام کے بڑے بیٹے "یہودا" سے ہے۔ تاریخی شواہد بتاتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد جب ان کی سلطنت دو حصوں میں بٹ گئی تو ایک ریاست "یہودیہ" کے نام سے معرض وجود میں آئی۔ جبکہ بنی اسرائیل کے دوسرے قبائل کی سلطنت "سامریہ" کے نام سے مشہور ہوئی۔ یہودا کی نسل کو غلبہ حاصل ہوا۔ اس لیے یہود کے لفظ کا اطلاق عام ہو گیا۔ اس نسل کے اندر کاہنوں، ربیوں اور احبار نے اپنے اپنے من پسند خیالات عقائدورسوم پر مبنی جو مذہبی ڈھانچہ صدہا برس میں تیار کیا۔ اس کا نام یہودیت ہے۔ یہ ڈھانچہ چوتھی صدی قبل مسیح سے لے کر پانچویں صدی بعد مسیح یعنی 900 سال تک ارتقائی منازل طے کرتا رہا۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجید میں ان لوگوں کو ''اَلَّذِیْنَ ھَادُوْا'' کہہ کر مخاطب کیا ہے (تفہیم القرآن)۔

یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اذْکُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاَنِّیْ فَضَّلْتُکُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ وَاتَّقُوْا یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْئًا وَّلَا یُقْبَلُ مِنْھَا شَفَاعَۃٌ وَّلَا یُؤْخَذُ مِنْھَا عَدْلٌ وَّلَا ھُمْ یُنْصَرُوْنَ (سورۃ بقرۃ آیات: 48-47) ''اے بنی اسرائیل! میری اس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تمہیں عطا کی تھی اور تمہیں اقوام عالم سے بڑھ کر نوازا تھا۔ اور اس دن سے ڈرتے رہو۔ جب نہ تو کوئی کسی کے کام آ سکے گا۔ نہ اس کے حق میں سفارش مانی جائے گی۔ نہ اس سے عوض لیا جائے گا۔ اور نہ انہیں کسی سے مدد پہنچ سکے گی''۔ یہود شکر گزاری کی بجائے اپنے آپ کو اللہ کے چہیتے سمجھنے لگے۔ انہیں یہ زعمِ باطل تھا کہ ہمارے گناہوں کا ہمیں کچھ عذاب نہ ہو گا۔ ہم انبیاء کی اولاد ہیں، یہ نسبی تعلق ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا لے گا۔

دنیوی فوائد کے لیے حق کو چھپانا: وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَکْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (سورۃ بقرۃ آیت: 42) ''اور نہ حق و باطل کو ملاؤ اور نہ جانتے بوجھتے ہوئے حق بات کو چھپاؤ''۔ یہودیوں نے تورات کی نشانیوں کے مطابق حضرت محمد ﷺ کو پہچان لیا تھا لیکن ایمان لانے سے منکر ہو گئے۔ اس لیے کہ (۱) آپ ﷺ بنو اسمٰعیل میں سے ہیں، سابقہ انبیاء کی طرح بنو اسحٰق سے نہیں ہیں۔ (۲) مسلمان ہونے سے ان کی علمی گدیاں، تجارت اور سودی کاروبار ٹھپ ہوتے نظر آتے تھے۔ کیونکہ اسلام کے ظہور کے وقت مدینہ منورہ میں ان کی علمی حیثیت بہت بلند تھی اور تجارت پر یہ لوگ چھائے ہوئے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انبیاء کرام کو قتل کرنا: قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْبِیَآءَ اللّٰہِ مِنْ قَبْلُ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ (سورۃ بقرۃ آیت:91) ''آپ پوچھئے کہ اگر تم ایمان والے ہو تو اس سے پہلے اللہ کے نبیوں کو کیوں قتل کرتے رہے ہو؟''۔ یہودیوں نے حضرت زکریا علیہ السلام، حضرت یحیٰی علیہ السلام کو قتل کیا اور اپنے زعم باطل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی چڑھا دیا۔

اللہ تعالیٰ سے مذاق: وَقَالَتِ الْیَھُوْدُ یَدُاللّٰہِ مَغْلُوْلَۃٌ غُلَّتْ اَیْدِیْھِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا بَلْ یَدٰہُ مَبْسُوْطَتٰنِ یُنْفِقُ کَیْفَ یَشَآءُ (سورۃ المائدہ آیت: 64)۔ ''وہ یہود کہتے ہیں کہ اللہ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے (اللہ بخیل ہے) بندھے ہوئے ہاتھ تو انہیں کے ہیں اور یہ کہنے کی وجہ سے ان پر پھٹکار پڑ گئی۔ بلکہ اللہ کے ہاتھ کھلے ہیں اور جیسے چاہتا ہے وہ خرچ کرتا ہے''۔

بخاری شریف میں حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے دونوں ہاتھ بھرے ہوئے رہتے ہیں۔ رات اور دن کا خرچ کرنا اس سے کچھ بھی کم نہیں کرتا۔ بھلا دیکھو! آسمان وزمین کی پیدائش سے لے کر اب تک وہ کتنا خرچ کر چکا ہے لیکن اس خرچ نے جو اس کے ہاتھ میں ہے اسے کم نہیں کیا''۔

توریت کا انکار: ثُمَّ اَنْتُمْ ھٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَکُمْ وَتُخْرِجُوْنَ فَرِیْقًا مِّنْکُمْ مِّنْ دِیَارِھِمْ تَظٰھَرُوْنَ عَلَیْھِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاِنْ یَّاْتُوْکُمْ اُسٰرٰی تُفٰدُوْھُمْ وَھُوَ مُحَرَّمٌ عَلَیْکُمْ اِخْرَاجُھُمْ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْکِتٰبِ وَتَکْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ (سورۃ بقرۃ آیت:85)۔ ''پھر تم ہی وہ لوگ ہو جو اپنوں کو قتل کرتے ہو اور اپنے ہی لوگوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سے کچھ کو ان کے گھروں سے جلاوطن کر دیتے ہو۔ پھر ازراہِ ظلم وزیادتی ان کے خلاف چڑھ کر آتے ہو۔ اگر وہ لوگ قیدی بن کر آئیں تو تم فدیہ ادا کر کے ان کو رہا کرا لیتے ہو۔ حالانکہ ان کا نکالنا ہی تم پر حرام تھا۔ کیا تم کتاب کے بعض احکام کو مانتے ہو اور بعض کا انکار کر دیتے ہو"۔

اسلام کے ظہور سے پہلے یہود تعداد میں تھوڑے ہونے کے باوجود مدینہ منورہ میں ہر لحاظ سے مضبوط تھے۔ اللہ نے ان سے یہ عہد لیا ہوا تھا کہ (۱) ایک دوسرے کا خون نہیں کریں گے۔ (۲) ایک دوسرے کو جلاوطن نہیں کریں گے۔ (۳) فدیہ ادا کر کے قیدیوں کو رہا کرائیں گے۔ یہ پہلی دوشقوں کی خلاف ورزی کرتے اور تیسری پر عمل کر لیتے تھے۔ یعنی اپنا من پسند دین بنائے بیٹھے تھے اور پارسائی کا مصنوعی لبادہ اوڑھے ہوئے تھے۔

ہجرت نبوی ﷺ سے پہلے حجاز میں یہود کی پوزیشن: زبان، لباس، تہذیب وتمدن حتٰی کہ یہودیوں کے اکثر لوگوں کے نام بھی عربی تھے۔ ان کے عربوں سے شادی بیاہ تک ہو چکے تھے۔ لیکن پھر بھی انہوں نے شدت سے اپنی یہودی عصبیت برقرار رکھی ہوئی تھی۔ ظاہری عربیت اپنانا ان کے لیے عرب میں رہنے کے لیے ضروری تھا۔

نزولِ قرآن کے وقت یہود کی مذہبی واخلاقی حالت: رسول اللہ ﷺ کو ہجرت کے بعد یہودیوں سے براہِ راست سابقہ پیش آیا، جن کی بستیاں مدینہ سے متصل واقع تھیں۔ ان کی عملی زندگی تورات کے برعکس اور ان کا مذہب من مانی رسومات اور عقائد کا مجموعہ تھا۔ یہ لوگ بدعتوں، تحریفوں، موشگافیوں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرقہ بندیوں کے رسیا تھے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق فرمایا: قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ (سورۃ توبہ آیت:29)۔ ''جنگ کرو اہل کتاب میں سے ان لوگوں کے ساتھ جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور جو کچھ اللہ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے۔ اسے حرام نہیں کرتے اور دین حق کو اپنا دین نہیں بناتے۔ یہاں تک کہ وہ اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں اور چھوٹے بن کر رہیں (یعنی ماتحت ہو کر رہیں)''۔ سورۃ بقرہ کے پہلے سولہ رکوع یہودیوں کو دعوتِ اسلام پر مبنی ہیں۔

میثاقِ مدینہ اور یہود کی خلاف ورزیاں: آنحضرت ﷺ کی تشریف آوری کے بعد مدینہ منورہ میں ایک اسلامی ریاست کی داغ بیل پڑی۔ پہلا کام جو مدینہ منورہ میں ہوا وہ یہ کہ قبیلہ اوس، خزرج اور مہاجرین کو ملا کر ایک برادری بنائی گئی۔ دوسرا کام مسلمانوں اور یہودیوں کے مابین واضح شرائط پر ایک معاہدہ ہوا۔ جس کا متن مندرجہ ذیل ہے۔ (سیرت ابن ہشام جلد 2، صفحہ 147-150) ''یہ کہ یہودی اپنا خرچ اٹھائیں گے اور مسلمان اپنا خرچ۔ اور یہ کہ وہ خلوص کے ساتھ ایک دوسرے کی خیر خواہی کریں گے اور ان کے درمیان نیکی وحق رسانی کا تعلق ہوگا نہ کہ گناہ وزیادتی کا۔ اور یہ کہ مظلوم کی حمایت کی جائے گی۔ اور یہ کہ جب تک جنگ جاری رہے یہودی مسلمانوں کے ساتھ مل کر اس کے اخراجات اٹھائیں گے۔ اور یہ کہ اس معاہدے کے شرکاء پر یثرب میں کسی نوعیت کا فتنہ وفساد کرنا حرام ہے۔ اور یہ کہ اس معاہدے کے شرکاء کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درمیان اگر کوئی ایسا قضیہ یا اختلاف رونما ہو جس سے فساد کا خطرہ ہو تو اس کا فیصلہ اللہ کے قانون کے مطابق محمد رسول اللہ ﷺ کریں گے۔ اور یہ کہ قریش اور ان کے حامیوں کو پناہ نہیں دی جائے گی۔ اور یہ کہ یثرب پر جو بھی حملہ آور ہوگا اس کے مقابلے میں شرکاء معاہدہ ایک دوسرے کی مدد کریں گے۔ ہر فریق اپنی جانب کے علاقے کی مدافعت کا ذمہ دار ہوگا"۔

یہود کی عہد شکنی: یہود نے جلد ہی معاندانہ رویّہ اپنایا اور معاہدہ توڑ دیا۔

وجوھات: (۱) یہود کو توحید ورسالت کی دعوت (جو کہ خود "تورات" میں بھی تھی) ناگوار گزری۔ وہ ٹھٹکے کہ یہ عالمگیر اصولی تحریک اگر کامیابی کی منازل طے کرتی ہے تو ان کی جامد مذہبیت اور نسلی قومیت کو بہا لے جائے گی۔ (۲) اوس وخزرج اور مہاجرین کی نئی برادری اور مزید اس میں اسلام قبول کرنے والے نئے لوگ شامل ہوتے جا رہے ہیں۔ یہ ایک عظیم ملت بن رہی ہے۔ اب یہود کو اپنی پرانی پالیسی "عرب قبائل کو لڑاؤ اور اپنا مفاد اٹھاؤ"۔ ریت کے گھروندے کی طرح زمین بوس ہوتی نظر آ رہی تھی۔ (۳) اسلامی معاشرے میں اللہ کے قانون اور رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے سامنے انہیں اپنی تجارت جو کہ ناجائز اصولوں اور سودخوری پر استوار تھی، ختم ہوتی نظر آ رہی تھی۔ اس چیز کو یہود اپنی موت سمجھتے تھے جو کہ انہیں کسی قیمت پر منظور نہیں تھی۔

یہود نے رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کی مخالفت کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیا۔ غلط باتوں کا چرچا کرتے، کچھ وقت کے لیے مسلمان ہو جاتے۔ پھر مرتد ہو جاتے تا کہ مسلمان اسلام سے برگشتہ ہو جائیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوس اور خزرج میں پھوٹ ڈالنے کی یہودی کوششیں ہمیشہ ناکام ہوئیں۔ مالی طور پر مسلمانوں کو نقصان پہنچاتے، جن لوگوں سے یہود کا لین دین تھا۔ اگر وہ مسلمان ہو جاتے تو ان کا روپیہ دبا جاتے۔ اعلانیہ کہتے تھے کہ جب ہم نے تم سے معاملہ کیا تھا اسوقت تمہارا دین کچھ اور تھا۔ اب چونکہ تم نے دین بدل لیا ہے۔ اس لیے ہم پر تمہارا کوئی حق باقی نہیں۔ اگر یہود نے مسلمانوں سے کچھ لینا ہوتا تو تقاضا کر کے اس کا جینا حرام کر دیتے۔ (تفسیر آیت 75: ''آل عمران'' تفسیر طبری، تفسیر روح المعانی)۔

یہود کا حسد و بغض: جنگ بدر میں مسلمانوں کی فتح سے یہود کا حسد و بغض اور کینہ انتہا کو پہنچ گیا۔ وہ امید لگائے بیٹھے تھے کہ مسلمانوں کی تکہ بوٹی کی خبر آنے ہی والی ہے۔ لیکن قریش مکہ کی ذلت آمیز شکست سے یہ اپنے ہاتھ کاٹنے لگے۔ بنو نضیر کا سردار کعب بن اشرف تو چیخ اٹھا۔ ''خدا کی قسم! اگر محمد ﷺ نے ان اشرافِ عرب کو قتل کر دیا ہے تو زمین کا پیٹ ہمارے لیے اس کی پیٹھ سے زیادہ بہتر ہے''۔ پھر یہ عازم مکہ ہوا۔ وہاں جا کر مقتولین کفار کے مرثیے کہہ کہہ کر مکہ والوں کو انتقام پر اکسایا۔ پھر مدینہ آ کر ایسی غزلیں لکھیں جن میں صحابیات رسول ﷺ کے ساتھ اظہار عشق کیا گیا تھا۔ آخرکار اس کی شرارتوں سے تنگ آ کر رسول اللہ ﷺ نے ربیع الاول سن 3 ھجری میں محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ کو بھیج کر اسے قتل کرا دیا۔ یوں یہ اپنی خواہش کے مطابق 33 سال کی عمر میں زمین کے پیٹ میں پہنچ گیا (ابنِ ہشام، تاریخ طبری)۔

بنی قینقاع کی عہد شکنی اور جلاوطنی: اس یہودی قبیلے نے جنگ بدر کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد بانگِ دہل مسلمانوں سے کیا ہوا معاہدہ توڑ دیا۔ یہ لوگ سنار تھے، مدینہ کے اندر آباد تھے۔ ان کو اپنی بہادری پر بہت ناز تھا۔ آہن گر ہونے کی وجہ سے ان کے اندر سات سو مردانِ جنگی موجود تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ انہیں رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی کی پشت پناہی حاصل تھی کیونکہ یہ پرانے حلیف تھے۔ ان شیطان صفت یہودیوں نے بازار میں آنے جانے والے مسلمانوں کو ستانا اور خصوصاً مسلمان عورتوں کو چھیڑنا شروع کر دیا۔ نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ ایک دن ان کے بازار میں ایک مسلمان عورت کو برہنہ کر دیا گیا۔ اس پر سخت جھگڑا ہوا۔ ہنگامے میں ایک مسلمان شہید اور ایک یہودی قتل ہوا۔ اس پر آپ ﷺ ان کو سمجھانے بجھانے کے لیے ان کے محلے میں تشریف لے گئے۔ مگر یہود بنی قینقاع نے جواب دیا: ''اے محمد ﷺ! تم نے شاید ہمیں بھی قریش سمجھا ہے؟ وہ لڑنا نہیں جانتے تھے۔ اس لیے تم نے انہیں مار لیا۔ ہم سے واسطہ پڑا تو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ مرد کیسے ہوتے ہیں''؟ یہ یہود کی طرف سے اعلانِ جنگ تھا۔ آخر آپ ﷺ نے شوال سن 2 ھجری میں ان کے محلے کا محاصرہ کر لیا۔ پندرہ روز کے محاصرہ کے بعد ان سورماؤں نے ہتھیار ڈال دیے۔ رحمۃ للعالمین ﷺ نے ان کو مدینہ سے نکل جانے دیا۔ اس شرط پر کہ یہ اپنا مال، اسلحہ، آلاتِ صنعت مدینہ میں چھوڑ کر چلے جائیں (ابن ہشام، ابنِ سعد)۔

ابورافع واصلِ جہنم: ابورافع نے اپنے نواسے کعب بن اشرف کی رسول اللہ ﷺ کے خلاف جنگ میں دل کھول کر مالی مدد کی (فتح الباری جلد 7، صفحہ 240)۔ ابنِ اثیر نے بھی جلد 2 صفحہ 112 طبع یورپ میں اس کی تائید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ہے۔ یہ مدد غطفان مشرکین کی مسلمانوں کے خلاف تھی۔ آپ ﷺ نے پانچ آدمیوں پر مشتمل جماعت کو اس شیطان صفت انسان کو واصل جہنم کرنے کو بھیجا۔ حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کی تلوار نے زمین کو اس کے شر سے پاک کر دیا۔ یہ صحابہ رضی اللہ عنہم خزرجی تھے (کتاب المغازی، باب قتل ابی رافع)۔ یوں یہ نانا اور نواسہ اپنے اپنے انجام کو پہنچ گئے۔

نبی اکرم ﷺ کے قتل کا منصوبہ: آپ ﷺ معاملہ سلجھانے کے لیے جب بنفس نفیس بنونضیر کے محلے میں گئے تو انہوں نے آپ ﷺ کو چکنی چپڑی باتوں میں لگا کر مکان کی چھت سے ایک بھاری پتھر گرا کر رسول اللہ ﷺ کو شہید کرنا چاہا لیکن وحی کے ذریعہ اللہ نے بروقت آپ کو خبردار کر دیا۔ آپ ﷺ وہاں سے اٹھ کر فوراً مدینہ آ گئے۔

بار بار کی عہد شکنی اور آپ ﷺ کو قتل کرنے کے منصوبے کی وجہ سے انہیں دس دن کے اندر اندر مدینے سے چلے جانے کا حکم دیا گیا۔ اگر دس دن کے بعد مدینہ میں دیکھے گئے تو گردنیں اڑا دی جائیں گی۔ رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی کی مدد کے جھوٹے وعدوں پر انہوں نے اعلانِ جنگ کر دیا۔ لہٰذا ان کا محاصرہ کر لیا گیا۔ پندرہ دن ہی گزرے تھے کہ ہوش ٹھکانے آ گئے۔ اس شرط پر جلاوطنی پر راضی ہو گئے کہ اسلحہ کے علاوہ تمام مال ومتاع اونٹوں پر لاد کر ساتھ لے جائیں گے۔ اس طرح یہ دوسرا یہودی قبیلہ مدینہ سے نکل گیا۔

غزوہ خندق میں بنوقریظہ کی بدعہدی: غزوۂ خندق میں کفار کو بے نیل ومرام لوٹنا پڑا کیونکہ وہ خندق کی وجہ سے بہت پریشان تھے۔ اِکا دُکا حملہ آور جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خندق عبور کر کے آئے۔ ان کو دوبدو لڑائی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم نے قتل کر دیا۔ اب بنونضیر کے یہودی سردار نے بنوقریظہ کو مسلمانوں کا حلیف ہوتے ہوئے بدعہدی پر آمادہ کر لیا، بنوقریظہ چونکہ حلیف تھے۔ اس لیے مسلمان بچے اور عورتیں بنوقریظہ کے محلے کے قریب ہی ایک بڑے مکان میں پناہ گزین تھے۔ آپ ﷺ نے سعد بن عبادہ، سعد بن معاذ، عبداللہ بن رواحہ اور خوات بن جبیر رضی اللہ عنہم کو ان کے پاس بھیجا۔ انہوں نے اپنے کینے، حسد اور بغض کا برملا اظہار کرتے ہوئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے وفد کو جواب دیا: ”لاعقد بيننا وبين محمد. ولاعهد“۔ ”ہمارے اور محمد ﷺ کے درمیان کوئی عہد نہیں ہے“۔ گو ان صحابہ رضی اللہ عنہم نے انتہائی قلیل اشارہ میں یہ بات آپ ﷺ کو بتائی لیکن جنگل کی آگ کی طرح یہ خبر ہر طرف پھیل گئی۔ ادھر سے منافقین نے مسلمانوں کو مجبورِ محض سمجھتے ہوئے غلط پروپیگنڈے کا طوفان کھڑا کر دیا کہ دیکھو جی! ”ہم سے وعدے تو قیصر وکسریٰ کے ہیں لیکن پوزیشن یہ ہے کہ ہم قضائے حاجت کے لیے باہر بھی نہیں جا سکتے“۔ نتیجے میں تمام منافقین اسلامی لشکر سے رخصت ہو گئے۔ بہانہ بیوی بچوں کی حفاظت کا گھڑ لیا۔ تاہم صابر شاکر اور فدایانِ رسول ﷺ نکھر کر سامنے آ گئے۔ مسلمانوں نے عورتوں اور بچوں کی حفاظت کا انتظام بھی کر لیا۔

نعیم بن مسعود رضی اللہ عنہ کا رول: عین اس وقت قبیلۂ غطفان کے نعیم بن مسعود رضی اللہ عنہ مسلمان ہو کر خدمت رسالت اقدس میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کیا: ”ابھی تک میرے اسلام لانے کا کسی کو پتہ نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو کام آپ مجھ سے لینا چاہیں، حکم کریں"۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تم جا کر دشمنوں میں پھوٹ ڈالنے کی تدبیر کرو"۔ چنانچہ یہ متعدد بار بنوقریظہ کے پاس گئے اور ابوسفیان سے بھی بار بار ملاقاتیں کیں۔ آخرکار بنوقریظہ اور ابوسفیان کا اتحاد توڑنے میں کامیاب ہو گئے۔ اسی موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا: "الحرب خدعة" "یعنی جنگ میں دھوکہ دینا جائز ہے"۔ ابوسفیان کا لشکر محاصرہ اٹھا کر تتّر بتّر ہو گیا۔

ابوسفیان کے لشکر سمیت چلے جانے پر آپ ﷺ گھر آئے تو ظہر کے وقت جبرائیل علیہ السلام نے آ کر حکم سنایا کہ "ابھی ہتھیار نہ کھولے جائیں، بنوقریظہ کا معاملہ باقی ہے۔ ان سے بھی اس وقت نمٹ لینا چاہیے"۔ یہ حکم پاتے ہی حضور ﷺ نے فوراً اعلان فرما دیا کہ "جو کوئی سمع وطاعت پر قائم ہو وہ عصر کی نماز اس وقت تک نہ پڑھے جب تک دیارِ بنی قریظہ نہ پہنچ جائے"۔ اس اعلان کے ساتھ ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک دستے کے ساتھ بنوقریظہ روانہ کر دیا گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بنوقریظہ پہنچنے پر یہود نے نبی کریم ﷺ اور مسلمانوں کی اپنی گھروں کی چھتوں پر چڑھ کر گالیوں سے آؤ بھگت کی۔ یہود یہ سمجھے کہ آنحضرت ﷺ محض انہیں ڈرانے دھمکانے آئے ہیں۔ لیکن جب آنحضرت ﷺ کی سپہ سالاری میں پورا اسلامی لشکر وہاں پہنچ گیا اور ان کی بستی کا محاصرہ کر لیا تو ان کو دن میں تارے نظر آ گئے۔

بنوقریظہ تین ہفتے سے زیادہ محاصرہ برداشت نہ کر سکے۔ آخرکار سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی ثالثی پر اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے حوالے کر دیا۔ قبیلہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوس ان کا پرانا حلیف تھا۔ خود اوس والوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے نرمی کرنے کی التجا کی۔ چونکہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ جانتے تھے کہ انہوں نے حالت جنگ میں ہماری پیٹھ میں چھرا گھونپا ہے اور پہلے جلاوطنی کی سزا پانے والے یہودی قبیلے بنوقینقاع اور بنونضیر ہی غزوہ احزاب میں گردوپیش کے قبائل کو بھڑکا کر مدینے پر دس بارہ ہزار کا لشکر لے کر چڑھ آئے تھے۔ بنوقریظہ نے جنگ خندق میں بدعہدی کر کے مسلمانوں پر عقب سے حملہ کرنے کی غرض سے 2000 نیزے، 1500 ڈھالیں، 1500 تلواریں اور 1500 زرہیں اکٹھی کر لی تھیں۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے ''تورات'' کے حکم کے مطابق فیصلہ سنایا۔ ''بنوقریظہ کے بالغ مرد قتل کیے جائیں۔ عورتیں اور بچے لونڈی اور غلام بنائے جائیں اور ان کا مال مسلمانوں میں بانٹا جائے''۔ یہ فیصلہ نافذ العمل ہوا۔

خلافت راشدہ میں خیبر سے یہودیوں کا اخراج: فتح خیبر کے وقت یہودیوں کی خواہش پر جو صلح ہوئی۔ اس کا متن درج ذیل ہے: ''آپ ﷺ انہیں خیبر میں رہنے دیں اور معاملہ کر لیں کیونکہ یہودی خود کو زراعت اور نخلستان کا ماہر سمجھتے تھے۔ اس لیے ان کے ساتھ عارضی طور پر معاملہ کر لیا گیا۔ آپ ﷺ نے اس شرط پر معاملہ کیا کہ ''ہم جب چاہیں گے ان کو نکال دیں گے'' (ابوداؤد)۔

رسول اللہ ﷺ کے قتل کی سازش: خیبر میں صلح کے چند روز بعد ہی ایک یہودی عورت نے رسول اللہ ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی دعوت کی۔ زہر آلود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گوشت پیش کیا گیا۔ نبی اکرم ﷺ جب لقمہ چبا رہے تھے تو آسمان سے بذریعہ وحی آپ ﷺ کو خبردار کر دیا گیا جبکہ ایک صحابی کچھ لقمے کھا لینے کی وجہ سے شہید ہو گئے۔ عورت نے اعتراف جرم کر لیا، اس کے ساتھ کچھ دوسرے یہودی شریک تھے۔ (۲) آپ ﷺ کے قیام خیبر کے دوران یہود نے ایک صحابی عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کو قتل کر کے لاش نہر کے کنارے پھینک دی۔ (اسد الغابہ جلد 3 صفحہ 179)۔ (۳) دورِ فاروقی میں وہ اعلانیہ بغاوت پر اتر آئے۔ جب حضرت عبداللہ بن عمر، مقداد بن اسود اور زبیر رضی اللہ عنہم اپنی زمینوں کی دیکھ بھال کے لیے خیبر گئے تو یہودیوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر مکان کی چھت سے نیچے پھینک دیا، جس سے ان کے ہاتھ ٹوٹ گئے (ابن ہشام صفحہ 780)۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشورہ:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا: ”رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے یہود سے ان کے اموال پر معاملہ کیا تھا کہ ہم تم کو برقرار رکھیں گے جب تک اللہ تم کو برقرار رکھے گا“ (ابوداؤد)۔ اب ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنی جائیداد پر وہاں گئے۔ رات کو ان پر حملہ کیا گیا۔ ان کے ہاتھ پاؤں توڑ دیے گئے۔ اس وقت اس ملک میں ان کے سوا ہمارا کوئی دشمن نہیں ہے۔ ہمارے وہی دشمن رہ گئے ہیں۔ اس لیے میری رائے میں انہیں جلاوطن کر دینا چاہیے“ (بخاری کتاب الشروط فی المزارعۃ)۔ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے خلیفۂ وقت کی رائے سے اتفاق کیا اور یہودیوں کو خیبر سے جلاوطن کر دیا گیا۔ انہیں بیک بنی دوگوش نہیں نکالا گیا۔ جو اثاثے انہوں نے چھوڑے اس کا معاوضہ بیت المال سے ادا کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیا۔ سفر کے لیے اونٹ معہ کجاوے دیے گئے۔ حتیٰ کہ سامان باندھنے کی رسیاں بھی انہیں اسلامی حکومت نے مہیا کیں۔ یہ خیبر سے جلاوطن ہو کر یمن اور عراق جو ان دنوں سلطنت کسریٰ کے صوبے تھے جا کر آباد ہو گئے۔

عبداللہ بن سبا کا فتنہ

اسلامی عقائد کی دیوار میں سب سے پہلے جس شخص نے نقب لگانے کی کوشش کی، وہ عبداللہ بن سبا یہودی ہے۔ اس کا باپ کپڑے کا تاجر تھا۔ یہ صنعا (یمن) کا رہنے والا تھا۔ یمن ان دنوں ایران کا باجگزار تھا۔ عبداللہ بن سبا مکروفریب اور دجل کا پتلا تھا۔ یہ اپنے سینے میں اسلام کے خلاف حسد وبغض چھپائے اور ظاہراً حُبِ اہل بیت کا لبادہ اوڑھے ہوئے تھا۔ اس نے اپنے مکروہ چہرے پر اسلام کا Mask پہن کر سادہ لوح افراد کو اپنے مکر اور دجل کے جال میں پھنسا کر انہیں صحیح اسلامی عقائد سے منحرف کرنے کا بیڑہ اٹھایا۔ یہ سادہ لوگ فتح شدہ ایران اور روم کے نومسلم تھے۔ اس سے پہلے ابن سباء کے اسلاف بنوقریظہ، بنونضیر وغیرہ میدان جنگ میں اسلامی فوج کے آگے "Hands up" کر چکے تھے۔ دورِ فاروقی میں جب فارس وروم بھی اسلامی سلطنت کا حصہ بن گئے تو ان کے سینوں پر سانپ لوٹنے لگے تو انہوں نے اپنی منتشر ذریات کو طائف، یمن، عراق، فارس اور روم میں ازسرِنو منظّم کیا اور اسلامی عقائدوافکار میں نقب زنی کر کے غیراسلامی نظریات داخل کرنے کا پروگرام ترتیب دیا۔ یہودیوں اور مجوسیوں کے باہمی اشتراک نے یمنی باشندے عبداللہ بن سبا کا چناؤ کیا۔ اس لیے کہ یہ شخص فتنہ پردازی میں انتہائی ماہر تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن سبا کے غیر اسلامی عقائد جو اس کی تنظیم نے اسلام میں داخل کیے:

۱۔ حضرات ابوبکر وعمر اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے خلاف بغض وعناد کی پبلسٹی: مقصد یہ تھا کہ اسلامی تاریخ کو اتنا داغ دار کر دیں کہ آئندہ مسلمان نسلیں اپنی تاریخ سے نفرت کرنے لگیں۔ یہودی اس میں کامیاب ہوئے۔ اس لیے کہ یہ اسلام کا لبادہ اوڑھے حُبِّ اہل بیت کا نعرہ لگانے والے تھے۔

۲۔ یہودیوں کی طرف سے قرآن وحدیث میں مسلمانوں کے اعتماد کو متزلزل کرنے کی کوشش: اس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تکفیر کی گئی کہ جب رسول اللہ ﷺ سے براہِ راست فیض یافتہ لوگ (معاذ اللہ! ثم معاذ اللہ!) ہی کفار ٹھہرے تو ان کے جمع کردہ قرآن پر کون اعتبار کرے گا؟ اس طرح بہت سارے مسلمانوں کے ذہنوں میں شکوک وشبہات پیدا کرنے میں وہ کامیاب ہو گیا۔ جب رشد وہدایت کا سرچشمہ قرآن مجید ہی ناقابلِ اعتبار ٹھہرا تو حدیث مبارکہ بھی ناقابل اعتبار بن گئی۔ یہودی ذہن جس کی سرشت میں ہی فتنہ پردازی ہے، اس میں کامیاب رہا۔ اس کی کامیابی کے بعد ایک نیا سبائی مذہب جو خواہشات ورسومات کا پلندہ تھا۔ اسلام کے نام سے رواج پا گیا۔

۳۔ ابن سبا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کا وصی ونائب قرار دے کر مسلمانوں کو آپس میں دست وگریباں کرا دیا۔ جہاد پس پشت چلا گیا۔ بروایت سوید غفلہ رضی اللہ عنہ ''میں نے کچھ لوگوں کو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے خلاف گستاخانہ کلمات کہتے ہوئے سنا۔ میں سیدھا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ کچھ لوگ

14274

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن میں عبداللہ بن سبا بھی ہے۔ حضرات ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو برا بھلا کہتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ بھی یہی ہے۔ مگر آپ ظاہر نہیں کرتے۔ خلیفۃ الرسول حضرت علی رضی اللہ عنہ بہت زیادہ پشیمان ہوئے اور فرمایا: نعوذباللہ . رحمنا اللہ. ''اللہ کی پناہ! اللہ ہم پر رحم فرمائے''۔ پھر آپ نہایت غصے کے عالم میں اٹھے، مجھے ساتھ لیا اور سیدھا مسجد میں تشریف لے گئے، لوگوں کو جمع کیا۔ منبر پر چڑھے۔ اس قدر روئے کہ داڑھی مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی۔ پھر خطبے کا آغاز فرمایا: ''وہ کون بدبخت ہیں جو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی شان میں گستاخی کرتے ہیں؟ وہ تو رسول اللہ ﷺ کے بھائی، ساتھی، مشیر، وزیر، قریش کے سردار اور مسلمانوں کے آقا تھے۔ ان کی شان میں گستاخی کرنے والوں سے میں اظہارِ براءت کرتا ہوں۔ میرا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے خلاف طعن و تشنیع کرنے والے سن لیں میرا ان کے بارے میں یہ عقیدہ ہے کہ وہ زندگی بھر رسول اللہ ﷺ کے باوفا ساتھی بن کر رہے۔ نیکی کا حکم کرتے اور برائیوں سے روکتے رہے۔ ان کی خوشی بھی اللہ کے لیے تھی، ان کا غصہ بھی اللہ کے لیے تھا۔ رسول اللہ ﷺ ان کی رائے کا احترام کرتے اور ان سے بے پناہ محبت کرتے۔ وہ اللہ کی خاطر کسی قربانی سے دریغ نہ کرتے۔ رسول اللہ ﷺ ان سے زندگی بھر خوش رہے۔ انہوں نے کبھی اللہ کے حکم سے تجاوز نہ کیا۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی سیرت کے تابع بن کر رہے۔ اللہ ان پر اپنی رحمتیں نازل کرے۔ خالقِ ارض و سماء کی قسم! ان سے محبت رکھنے والا مومن اور بغض رکھنے والا منافق ہے۔ ان کی محبت اللہ کے تقرب کا ذریعہ اور ان سے بغض بدنصیبی اور اللہ کی رحمت سے دُوری کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باعث ہے۔ اللہ اس شخص پر لعنت کرے جو اپنے دل میں ان کے خلاف بغض وعناد رکھتا ہے'' (طوق الحمامۃ فی مباحث الامۃ منقول ازمختصر التحفۃ الاثنی عشریہ للشیخ محمود الالوسی)۔

امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کا ابن سبا کے بارے میں فرمان:

(بحوالہ رجالِ کشی صفحہ ۱۰۰)۔''اللہ تعالیٰ ہمارے اوپر تہمت لگانے والوں پر لعنت نازل کرے۔ جب عبداللہ بن سباء کا ذکر ہوتا ہے تو میرے جسم کے رونگھٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف بہت غلط باتیں منسوب کیں جبکہ آپ رضی اللہ عنہ اللہ کے نیک بندے اور رسول اللہ ﷺ کے بھائی تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کو جو مقام ملا وہ اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری سے ملا''۔

ابن سبا کی شام میں صحابہ کرام سے ملاقاتیں: ابن سبا جب شام گیا تو اس نے حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر انہیں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف اکسانے کی کوشش کی۔ پھر وہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے اس کی باتیں سن کر فرمایا: تم کون ہو؟ ''اظنک واللہ یھودیا''۔ ''واللہ! مجھے تم یہودی معلوم ہوتے ہو'' (تاریخ طبری ۹۰/۵ مطبوعہ مصر)۔

ابن سبا کی ریشہ دوانیاں:

۱۔ (تاریخ ملت ۲۶۶/۲) ابن سباء نے اپنے ساتھیوں کو مسلمانوں کے خلاف اکسایا اور ہدایت کی کہ خلیفۂ وقت کے خلاف الزام تراشی کر کے اسے خوب تشہیر کرو۔

۲۔ گورنروں کو امن قائم رکھنا اور سکون سے کام کرنا دشوار بنا دو۔

۳۔ ایک شہر سے اپنے حاکم کے فرضی مظالم کی داستانیں دوسرے شہروں میں بھیجو۔

۴۔ مدینہ منورہ کے اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف سے جعلی خطوط

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے شہروں میں بھیجو۔

ابن سبا کی ریشہ دوانیاں رنگ لائیں۔ پہلا وار شہادت عثمان رضی اللہ عنہ پر منتج ہوا۔ پھر ابن سبا نے اپنی جماعت کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گرد حلقہ بنایا جو جنگ صفین اور جنگ جمل کی صورت میں امت مسلمہ کی تباہی کی صورت میں سامنے آیا۔ جب ان جنگوں میں طرفین کا راضی نامہ ہوا تو رات کے اندھیرے میں دونوں اطراف کی افواج میں گھس کر تیراندازی کر کے پھر سے جنگ کے شعلے بھڑکا دیے۔ سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حکم عدولی کر کے انہیں زچ کر دیا۔ شہادت علی رضی اللہ عنہ انہی کا سیاہ کارنامہ ہے۔ اس سے پہلے یہی لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مدینہ منورہ چھڑوا کر کوفہ لے جا چکے تھے (تاریخ طبری جلد پنجم)۔ لیکن ابھی سبائیوں کے سامنے سیدنا حسن وحسین رضی اللہ عنہما باقی تھے۔ جن سے انہیں فتح خیبر کا انتقام لینا باقی تھا۔ سبائیوں نے فتح ایران یعنی جنگ قادسیہ کا بدلہ تیسرے خلیفۂ راشد کو شہید کر کے لیا تھا۔ جس سے اسلام میں فتوحات کا دروازہ بند ہو گیا۔ اس سبائی جماعت نے چند ماہ پہلے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کے سامنے حلف وفاداری اٹھایا۔ یہی سبائی جماعت جو بظاہر مسلمان تھی۔ اس نے ہی حلف وفاداری کے مقام ساباط پر سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو کافر قرار دے دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے نیچے سے مصلیٰ گھسیٹ لیا آپ رضی اللہ عنہ گر گئے۔ کندھے مبارک سے چادر اس سختی سے کھینچی کہ گردن مبارک چھل گئی۔ یہ دیکھ کر حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے قبیلہ ہمدان کے سپاہیوں کو آواز دی، حملہ آور ناکام بھاگ گئے۔

ایک شبہ اور اس کا ازالہ: اکثر لوگ یہ سوال کرتے ہیں کہ ابنِ سبا کے مہلک اور انتہائی مضر فتنے کا احادیث مبارکہ میں ذکر نہیں ملتا۔ ان کی خدمت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں عرض ہے کہ احادیث مبارکہ میں جگہ جگہ اس کا ذکر موجود ہے مثلاً۔ (۱) خوارج کا ظہور۔ (۲) چشمۂ خواب پر (جنگ جمل سے واپسی پر) ایک ام المومنین پر کتوں کا بھونکنا (۳) حضرت زبیر بن عوام اور حضرت علی رضی اللہ عنہما سے باہم جنگ کا ذکر (۴) سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی صلح پر تحسینِ رسول ﷺ (۵) شہادت عثمان رضی اللہ عنہ (۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں دوگروہوں کی ضلالت (۷) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالی دینے والی جماعت کا ذکر (۸) سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں سے قصاص لینے کی تلقین (۹) سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کا ذکر۔ یہ تمام پیشن گویاں اسی سبائی شرانگیز جماعت کا ہی تو ذکر ہیں۔ اس سے دُور رہنے کا حکم دیا گیا۔ ثبوت کے لیے مندرجہ ذیل احادیث مبارکہ پیش خدمت ہیں:

حدیث ۱: ''اللہ سے ڈرنا، اللہ سے ڈرنا، میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے معاملات میں'' (ترمذی)

حدیث ۲: ''جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو برا بھلا کہتے ہیں تو کہو اللہ کی لعنت ہو تمہارے شر پر'' (ترمذی)

حدیث ۳: ''میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو برا بھلا مت کہو، جس نے ان کو برا بھلا کہا اس پر اللہ کی لعنت ہے (فتوح الغیب ۱۹۳)۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے آپ ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ عزوجل نے مجھ کو چنا اور میرے لیے میرے صحابہ کو چنا۔ پھر ان میں سے کسی کو میرا مددگار وانصار بنایا۔ اور کسی کو رشتہ دار بنایا اور یہ امر واقعی ہے کہ آخر زمانہ میں ایک قوم آئے گی جو ان کی تنقیص کرے گی۔ خبردار ہو جاؤ۔ نہ ان کے ساتھ کھاؤ، نہ ان کے ساتھ بیٹھو۔ خبردار ان کے ساتھ رشتے نہ کرو۔ نہ ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ نماز پڑھو۔ نہ ان کی نمازِ جنازہ پڑھو۔ ان پر اللہ کی لعنت ہو چکی" (فتوح الغیب ۱۹۳)۔

مناقب صحابہ رضی اللہ عنہم: وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّلَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ (سورۃ توبہ آیت ۱۰۰)۔ "وہ مہاجر اور انصار جنہوں نے سب سے پہلے ایمان میں سبقت کی اور وہ لوگ جنہوں نے احسن طریق سے ان کی اتباع کی۔ اللہ ان سب سے راضی ہوا۔ اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ اللہ نے ان کے لیے ایسے باغ تیار کر رکھے ہیں۔ جن میں نہریں جاری ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے"۔

۲۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْ وَّنَصَرُوْا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ (سورۃ انفال آیت ۷۴)۔ "اور جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ اور جن لوگوں نے انہیں پناہ دی اور ان کی مدد کی۔ یہی لوگ حقیقی مومن ہیں، ان کے لیے بخشش اور عزت کا رزق ہے"۔

۳۔ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا (سورۃ فتح آیت ۱۸) "بے شک اللہ مومنوں سے خوش ہو گیا جبکہ وہ درخت کے نیچے آپ (ﷺ) سے بیعت کر رہے تھے۔ ان کے دلوں کا حال اسے معلوم ہو گیا۔ اس نے ان پر اطمینان نازل فرمایا اور انہیں جلد ہی فتح دے دی"۔

۴۔ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِی التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِیْلِ یَاْمُرُھُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھٰھُمْ عَنِ الْمُنْکَرِ وَیُحِلُّ لَھُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْھِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَیَضَعُ عَنْھُمْ اِصْرَھُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ کَانَتْ عَلَیْھِمْ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (سورۃ اعراف آیت ۱۵۷)

''جولوگ اس رسول کی اتباع کرتے ہیں جو نبی امی ہے جس کا ذکر وہ اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ وہ رسول انہیں نیکی کا حکم دیتا اور برائی سے روکتا ہے۔ ان کے لیے پاکیزہ چیزوں کو حلال اور گندی چیزوں کو حرام قرار دیتا ہے۔ ان کے بوجھ اتارتا اور وہ بندشیں کھولتا ہے جن میں وہ جکڑے ہوئے تھے۔ لہٰذا جو لوگ اس پر ایمان لائیں اور اس کی مدد اور حمایت کریں اور اس روشنی کی اتباع کریں جو اس کے ساتھ نازل کی گئی ہے تو یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں''۔

یہود کا خبث باطن دیکھیے کہ اسلامی حق وباطل کے معرکوں بدر، احد اور حنین کو قبائلی جنگیں ثابت کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ ''استغفر اللہ''۔ ان ازلی اور ابدی دشمنوں نے اسلامی شعار پر جھاڑو پھیرنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے۔

یہودی ریاست کا قیام اور تاریخ: بنی اسرائیل ۱۳۰۰ سال قبل مسیح بیت المقدس اور فلسطین میں آئے۔ ۲۰۰ سال کی لگاتار جدوجہد کے بعد اس پر قابض ہو گئے۔ بائبل کی تصریحات کے مطابق بنی اسرائیل نے فلسطینیوں کا قتل عام کر کے اس ارض مقدس پر قبضہ جما لیا جیسا کہ انگریزوں نے ریڈ انڈین کا قتل عام کر کے امریکہ پر قبضہ کیا تھا۔ فلسطین بنی اسرائیل کا وطن نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے پانچ سو سال بعد یعنی ۸۰۰ قبل مسیح میں اسیریا نے شمالی فلسطین پر قبضہ کر کے بنی اسرائیل کو یہاں سے نکال باہر کیا۔ ان کی جگہوں پر دوسری اقوام کو بسایا گیا۔ ان میں اکثریت عربی النسل تھی۔ پھر ۲۰۰ سال بعد یعنی ۶۰۰ قبل مسیح میں بخت نصر نے جنوبی فلسطین پر قبضہ کر کے یہودیوں کو جلاوطن کر دیا۔ ہیکل سلیمانی کو زمین بوس کر دیا۔ عرصۂ دراز بعد ایرانیوں نے اپنے دورِ حکومت میں یہودیوں کو جنوبی فلسطین میں آباد ہونے کی اجازت دے دی۔ یہودیوں نے پھر سے ہیکل سلیمانی تعمیر کیا لیکن یہودیوں کا ارض فلسطین میں یہ قیام بھی ۳۰۰ تا ۴۰۰ سال رہا۔ بالآخر انہیں بغاوت کی پاداش میں ۷۰ء میں پھر یہاں سے جلاوطن کر دیا گیا اور ہیکل سلیمانی کو مسمار کر دیا گیا۔ ۱۳۵ء میں رومیوں نے بغاوت کو کچل کر تمام فلسطین کو یہودیوں سے پاک کر دیا۔ اسلام کی آمد سے پہلے پورا فلسطین عربی النسل لوگوں کا وطن تھا۔ اس سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ (۱) یہودی اصلی فلسطینیوں کو قتل عام کے ذریعہ ختم کر کے غاصبانہ طور پر فلسطین پر قابض ہوئے۔ (۲) یہودی شمالی فلسطین میں صرف چار پانچ سو سال آباد رہے۔ (۳) جنوبی فلسطین میں بھی ان کے قبضہ کی مدت آٹھ سے نو سو سال ہے۔ (۴) عرب شمالی فلسطین میں ۲۵۰۰ سال اور جنوبی فلسطین میں تقریباً ۲۰۰۰ سال سے مقیم چلے آ رہے ہیں۔

یہودیوں کا یہ دعویٰ کہ فلسطین ان کی میراث ہے، باطل ہے۔ اور پھر اس باطل دعویٰ سے یہ حق خود گھڑ لینا کہ وہ ہر حربہ استعمال کر کے بزورِ قوت اپنی میراث حاصل کریں گے۔ کتنا بودا اور لغو نظریہ ہے۔ ۲۰۰۰ سال سے دنیا بھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے یہودی ہفتے میں چار بار یہ دعائیں مانگتے رہے کہ ایک دفعہ بیت المقدس ان کے ہاتھ آ جائے تو ہیکل سلیمانی کو نئے سرے سے تعمیر کریں گے۔ ہر یہودی گھرانے میں ہر مذہبی تقریب پر یہ ڈرامہ پیش کیا جاتا ہے کہ ہم مصر سے کس طرح نکلے۔ فلسطین میں کیسے آباد ہوئے؟ یہاں سے ہم کیسے نکالے گئے؟ اس طرح ہر یہودی بچے کی ذہن سازی کی گئی ہے کہ فلسطین ہمارا ہے۔ ہمارا نصب العین فلسطین پر قبضہ کر کے پھر سے ہیکل سلیمانی تعمیر کرنا ہے۔ بارھویں صدی کے مشہور یہودی فلسفی موسیٰ بن میمون نے اپنی کتاب قانونِ یہود میں صاف لکھا ہے کہ ''ہر یہودی نسل کا فرض ہے کہ بیت المقدس میں ہیکل سلیمانی کو پھر سے تعمیر کرے''۔ فری میسن یہودی تحریک کا مرکزی نظریہ بھی یہی ہے۔ اس سے مسجدِ اقصیٰ میں آتش زدگی کا پس منظر سمجھ جائیے۔

یہودیوں کی طوطا چشمی: فلسطین کی تاریخ کے مطابق ہیکل سلیمانی ۷۰ء میں مسمار کر دیا گیا تھا۔ عہد فاروقی میں فتح بیت المقدس کے وقت یہاں پر یہودیوں کی کوئی عبادت گاہ نہیں تھی۔ لہٰذا مسجد اقصیٰ اور قبہ صخرہ کی تعمیر کے بارے کوئی یہودی یہ الزام مسلمانوں پر نہیں لگا سکتا کہ کسی یہودی عبادت گاہ کو ڈھا کر مسلمانوں نے مساجد تعمیر کی ہیں۔ ۱۳۵ء میں رومیوں نے ارض فلسطین کو یہودیوں سے خالی کرا لیا تھا۔ اور بیت المقدس میں یہودیوں کا داخلہ ممنوع تھا۔ تاریخ عالم گواہ ہے کہ پچھلی تیرہ تا چودہ صدیوں میں یہودیوں کو اگر کہیں امان ملی تو وہ اسلامی ممالک میں۔ یہودی مؤرخین خود اعتراف کرتے ہیں کہ یہود کی تاریخ کا تابناک ماضی مسلمانوں کی رعایا کے طور پر اندلس میں تھا۔ ''دیوار گریہ''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جسے یہودی اپنی سب سے بڑی مقدس یادگار سمجھتے ہیں مسلمانوں ہی کی عنایت سے انہیں ملی تھی۔ یہ سولہویں صدی میں سلطان سلیم عثمانی کی یہودیوں پر نوازش تھی۔ لیکن یہود کی سرشت میں احسان فراموشی اور طوطا چشمی ہے۔ اس لیے تو نہتے مسلم فلسطینیوں پر ٹینکوں اور گن شپ ہیلی کاپٹروں سے حملہ کر کے خون مسلم سے ہولی کھیل رہے ہیں۔

یہودیوں کی منصوبہ بندی: یہودیوں نے باقاعدہ منصوبہ بندی کر کے ۱۸۸۰ء میں فلسطین میں مہاجرت کا سلسلہ شروع کیا اور زمینیں خریدنا شروع کیں۔ اس کام میں صیہونی تحریک اور اس کے بانی نے اہم رول ادا کیا۔

صیہونی تحریک اور تھیوڈور ہرتزل: ہرتزل ۲ مئی ۱۸۶۰ء میں ہنگری کے شہر بوڈاپسٹ میں پیدا ہوا۔ صیہونی اسے اپنا باوا آدم مانتے ہیں۔ ۱۸۹۷ء میں ہرتزل نے صیہونی تحریک بنا کر مشرقی یورپ سے یہودی خاندانوں کو فلسطین میں بسانا شروع کر دیا۔ یہودی سرمایہ داروں نے ہرتزل کے لیے اپنی تجوریاں کھول دیں۔ ۱۹۰۱ء میں ہرتزل نے اپنی طاقت جمع کر لی۔

خلیفۃ المسلمین کو خریدنے کی کوشش: خلیفۃ المسلمین سلطان عبدالحمید کو ترکی میں باقاعدہ ایک پیغام بھجوایا کہ یہودی ترکی کے تمام قرضے ادا کرنے کو تیار ہیں بشرطیکہ آپ فلسطین کو یہودی وطن بنانے کی اجازت دے دیں"۔ سلطان عبدالحمید نے یہ جواب دیا: "جب تک میں زندہ ہوں اور جب تک ترکی سلطنت موجود ہے اس وقت تک تم اپنے ناپاک ارادوں میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اور کہہ دیا کہ میں تمہاری دولت پر تھوکتا ہوں"۔ پیغام لے جانے والے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہودی کا نام ''حاخام قرہ صوآ فندی'' تھا۔ یہ اندلس سے نکالے جانے کے بعد ترکی میں آ کر آباد ہوا تھا۔ دیکھئے! یہودی ذہن کی سرشت! جہاں امان ملی وہیں شرانگیزی شروع کر دی۔ رعایا ہو کر یہ بدباطن یہودی خلیفۂ وقت کو غداری پر آمادہ کر رہا ہے۔ سلطان عبدالحمید کا جواب سن کر اس نے جاتے ہوئے دھمکی دی کہ تم اس کا بہت برا نتیجہ دیکھو گے''۔ چنانچہ ہرتزل اور صیہونی تحریک نے ہر حربہ استعمال کر کے ''خلافت'' کو ختم کرنے کی ٹھان لی۔ اس مرتبہ پھر ''ابن سبا'' کا کردار دہرایا گیا۔ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسلام کی قوت کو ختم کرنے میں فری میسن اور دونمہ پیش پیش تھے۔ ترک قوم پرستی کو ابھار کر اتحاد پارہ پارہ کر دیا گیا۔ فوج اور سول میں خوب کھیل کھیلے گئے۔

www.KitaboSunnat.com

خلیفۃ المسلمین کی معزولی اور مسلمانوں کی بے حسی:۔ ۷ سال کے قلیل عرصہ میں ۱۹۰۸ء میں جو تین آدمی سلطان کی معزولی کا پروانہ لے کر سلطان کے دربار میں گئے۔ ان میں دو ترک تھے جبکہ تیسرا بدباطن حاخام قرہ صوآ فندی یہودی ہی تھا۔ مسلمانوں کی بے حسی دیکھئے کہ اپنے سلطان کی معزولی کا پروانہ بھی بدباطن شرانگیز یہودی کے ہاتھ ہی بھیج رہے ہیں۔ سلطان عبدالحمید کے دل پر کیا گزری ہو گی کہ قوم یہودی آلۂ کار ثابت ہوئی۔

اعلان بالفور: 1914ء میں جرمنی میں یہودی ایسی ہی پوزیشن میں تھے جیسی کہ آج کل امریکہ میں ہیں۔ انہوں نے قیصرِ روم ولیم جرمنی کے ساتھ بھی سلطان عبدالحمید کا سا ڈرامہ رچانا چاہا۔ لیکن جرمنی اور ترکی کے حلیف ہوتے ہوئے انہوں نے قیصر ولیم جرمنی کو ناقابل اعتماد سمجھا۔ آخرکار ایک یہودی ڈاکٹر وائز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مین نے برطانیہ اور فرانس کو مالی، علمی اور دفاعی امداد کے بدلے 1917ء میں برطانیہ کے وزیرِ خارجہ "بالفور" سے یہ پروانہ حاصل کر لیا۔ جو "اعلان بالفور" کے نام سے شہرت پا گیا۔ یہ برطانیہ کی بددیانتی کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ ایک طرف وہ عربوں کو یقین دلا رہا ہے کہ ہم عربوں کی آزاد خودمختار ریاست بنائیں گے۔ جبکہ دوسری طرف برطانیہ ہی تحریری طور پر یقین دلا رہا ہے کہ ہم فلسطین کو یہودیوں کا وطن بنائیں گے۔ یہ بے ایمانی کا کلنک برطانیہ تاقیامت اپنے ماتھے سے نہیں دھو سکتا۔

مقام فکر ہے! کہ انگریزوں نے یہ بددیانتی کیوں کی۔ کیا "فلسطین" بے آب وگیاہ اور ویران زمین تھی۔ جہاں یہودی آباد کیے جاتے رہے۔ جبکہ مسلمانوں کی رہائش تو 1400 سال سے فلسطین میں تھی۔ "اعلان بالفور" کے وقت یہودیوں کی تعداد تو فلسطین میں 5% بھی نہ تھی۔

لارڈ بالفور کے بے شرمی کے الفاظ اور لیگ آف نیشنز کا کردار:

"لارڈ بالفور" کے بے شرمی کے الفاظ یہ ہیں: "ہمیں فلسطین کے متعلق کوئی فیصلہ کرتے ہوئے وہاں کے موجود باشندوں سے کچھ پوچھنے کی ضرورت نہیں۔ صیہونیت ہمارے لیے ان سات لاکھ عربوں کی خواہشات اور امنگوں سے بہت زیادہ اہمیت رکھتی ہے جو اس قدیم سرزمین میں آباد ہیں"۔

فلسطین پر انگریزوں کے قبضہ اور "اعلان بالفور" سے یہودی منصوبے کا پہلا حصہ 1880 تا 1917ء مکمل ہو گیا۔ اس کے بعد دوسرے منصوبے پر عمل شروع ہوا۔ برطانیہ اور فرانس نے اس میں صیہونی ایجنٹ کا کردار ادا کیا۔ 1922ء کی فلسطینی مردم شماری کے مطابق مسلمان عربوں کی تعداد 660641 تھی۔ عیسائی عرب 71464 اور یہودی 82790 تھے۔ لیگ آف نیشنز نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برطانیہ کو بڑی بے شرمی سے ہدایت کی کہ ''فلسطین کو یہودی قومی وطن بنانے کی ہر طرح مدد کرے۔ صیہونی تنظیم کو سرکاری طور پر نظم ونسق میں شریک کرے''۔ جبکہ دوسرے باشندوں کے بارے صرف اتنا کہا گیا کہ ان کے مذہبی اور سول حقوق کا تحفظ کیا جائے۔ سیاسی حقوق کا دانستہ ذکر چھوڑ دیا گیا۔

برطانیہ کا سیاہ کارنامہ: برطانیہ کی یہودی حمایت کی وجہ سے یہودی دھڑا دھڑ فلسطین آ کر آباد ہوتے گئے۔ فلسطین میں پہلا برطانوی ہائی کمشنر ''سرہربرٹ سیئموئیل'' یہودی تھا۔ صیہونی تنظیم کو عملاً حکومت میں شامل کر کے تعلیم، زراعت، بیرون ملک سے یہودیوں کا فلسطین میں داخلہ، سفر اور قومیت کے اہم معاملات اس تنظیم کے حوالے کر دیئے۔ یہودی آبادکاروں کو ہر قسم کے قرضے بہ افراط دیے گئے۔ جبکہ عربوں پر بھاری ٹیکس لگا کر عدالتوں سے ان کی زمینیں ضبط کرنے کی ڈگریاں حاصل کر کے عربوں کو بے وطن کر دیا۔ صرف ایک علاقے میں 8000 عرب کاشتکار اور زرعی کارکنوں کو حکماً بے دخل کر کے انہیں صرف فی کس ساڑھے تین پونڈ معاوضہ دے کر چلتا کیا۔ ان مظالم سے 17 سال کی مدت میں یہودی آبادی میں غیر معمولی اضافہ ہوا۔ ان کی تعداد 82790 سے بڑھ کر 1939ء میں ساڑھے چار لاکھ سے زیادہ ہو گئی۔

دوسری جنگ عظیم میں ہٹلر کے سلوک سے تنگ آ کر لاتعداد یہودی فلسطین آ گئے۔ ان کی مسلح تنظیمیں بن گئیں۔ جنہوں نے مار دھاڑ کر کے عرب مسلمانوں کو فلسطین سے جلا وطن کر دیا۔

انگریز کے کنٹرول میں ہی فلسطین میں یہودیوں کو ہتھیاروں اور اسلحے کی سپلائی عروج پر رہی۔ اس طرح 1917 سے 1947 تک یہودی منصوبے کا دوسرا مرحلہ مکمل ہو گیا۔ یہودی اس قابل ہو گئے کہ تیس سال میں فلسطین کو یہودی قومی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وطن بنانے کے ساتھ ساتھ اپنی قومی ریاست قائم کر لیں۔

فلسطین کی بندر بانٹ: نومبر 1947 میں برطانیہ نے فلسطین کے مسئلے کو اقوام متحدہ میں پیش کر دیا۔ جنرل اسمبلی نے فلسطین کو یہودیوں اور عربوں کے درمیان تقسیم کرنے کا فیصلہ دے دیا۔ یہ فیصلہ بھی امریکہ کی بھاگ دوڑ کا مرہون منت تھا۔

جیمز فوریسٹائل اپنی ڈائری میں لکھتا ہے: ''اس معاملہ میں دوسری قوموں پر دباؤ ڈال کر جو ووٹ تقسیمِ فلسطین کے لیے حاصل کیے گئے۔ وہ شرمناک کاروائی تھی''۔ اس تقسیم سے 33% یہودیوں کو کل فلسطین کا 55% علاقہ دے دیا گیا۔ جبکہ 67% عرب آبادی کو فلسطین کا صرف 45% علاقہ ملا۔ حالانکہ بوقت تقسیم بھی فلسطین کا زرعی علاقہ صرف 6% یہودی کاشتکاروں کے پاس تھا۔ یہ ''الکفر ملة واحدة'' کی عملی تصویر ہے۔

یہودیوں نے اس بندر بانٹ کے بعد بھی مار دھاڑ کا بازار گرم رکھا اور فلسطین کا مزید علاقہ ہتھیانے کی پالیسی جاری رکھی۔ چنانچہ آرنلڈ ٹائن بی کہتا ہے: ''وہ جو یہودیوں نے فلسطین میں مسلمانوں پر مظالم ڈھائے وہ کسی بھی طرح ان مظالم سے کم نہ تھے جو جرمنی میں نازیوں نے خود یہودیوں پر توڑے تھے'' ''دیریاسین'' میں 9 اپریل 1947ء کو عربوں کا قتل عام کیا گیا۔ عرب خواتین اور لڑکیوں کا برہنہ جلوس سڑکوں پر نکالا گیا۔ یہودی ذرائع نے لاؤڈ سپیکر نصب کر کے اس جلوس کی خوب تشہیر کی۔ اس سے بہت بڑی تعداد میں عرب خوف کے عالم میں فلسطین چھوڑ گئے۔

14 مئی 1948ء کو جب اقوام متحدہ میں فلسطین کے مسئلے پر بحث ہو رہی تھی، یہودی ایجنسی نے امریکہ کی آشیرباد سے رات 10:00 بجے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اسرائیل'' کے معرض وجود میں آنے کا باقاعدہ اعلان کر دیا۔ امریکہ اور روس نے فوراً اسرائیل کو تسلیم کر لیا۔ اس وقت تک جبر وتشدد سے 6 لاکھ سے زیادہ عربوں کو فلسطین بدر کیا جا چکا تھا۔ اردگرد کے عرب ممالک نے فلسطین میں اپنی فوجیں داخل کر دیں لیکن یہ متحدہ افواج اسرائیل کا کچھ نہ بگاڑ سکیں۔ نومبر 1948ء میں UNO نے جنگ بندی کا فیصلہ دے دیا تو اس وقت اسرائیل ارض فلسطین کے 77% علاقے پر قبضہ جما چکا تھا۔ مغربی ممالک اور کمیونسٹ ممالک نے اسرائیل کی خوب مدد کی۔ اسرائیل کو سب سے زیادہ اسلحہ چیکوسلواکیہ نے فراہم کیا۔

یہودی منصوبے کا تیسرا حصہ: 19 سال کے دوران جون 1967ء کی جنگ میں بیت المقدس اور باقی ماندہ فلسطین جزیرہ نمائے سینا اور شام کی گولان کی پہاڑیوں پر اسرائیلی قبضہ سے پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ نومبر 1948ء میں اسرائیل کا رقبہ 7993 مربع میل تھا۔ اس میں 27 ہزار مربع میل کا اضافہ ہوا۔ جون 1967 کی جنگ کے بعد اسرائیل کا رقبہ 34993 مربع میل ہو گیا۔ چودہ پندرہ لاکھ عرب یہودیوں کے غلام بن گئے۔ ان 19 سالوں میں اسرائیل کو امریکی امداد ایک ارب ساٹھ کروڑ ڈالر تھی۔ امریکہ نے اسرائیل کو جرمنی سے 82 کروڑ 20 لاکھ ڈالر تاوان دلوایا۔ یہودیوں نے ذاتی حیثیت میں اسرائیل کو دو ارب ڈالر سے زیادہ کا چندہ دیا۔ جون 1967 کی جنگ کے بعد جنرل اسمبلی کا اجلاس ہونے والا تھا۔ کہ اسرائیلی وزیراعظم لیوی اشکول نے علی الاعلان کہا:

''اگر اقوام متحدہ کے 122 ممبروں میں سے 121 بھی فیصلہ دے دیں اور تنہا اسرائیل کا اپنا ووٹ ہی ہمارے حق میں ہو۔ تب بھی ہم اپنے مفتوحہ علاقوں سے نہیں نکلیں گے۔ امریکہ یہودی پنجے میں اس قدر جکڑا ہوا ہے کہ چند سال پیشتر عیسائیوں کے پوپ نے یہودیوں کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قتل (ان کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقیدے کے مطابق) تک معاف کر دیا۔

جون 1967ء کی جنگ میں اسرائیل کو امریکی تحفظ: جنگ سے ہفتہ پہلے امریکی فوج کے جوائنٹ چیف آف سٹاف کے پریذیڈنٹ جنرل وھیلر نے امریکی صدر جانسن کو یقین دہانی کرائی تھی کہ اگر اسرائیل فضائی حملوں میں سبقت لے جائے تو تمام عرب تین چار دن میں ہتھیار ڈال دیں گے۔ صدر جانسن نے روس سے عربوں کی مدد نہ کرنے کا وعدہ لے لیا۔ مزید یہ کہ امریکی چھٹا بحری بیڑا مصر و اسرائیل کے ساحل پر الرٹ تھا۔ جبکہ روس عربوں کو طفل تسلیاں دیتا رہا۔

یہودی منصوبے کا چوتھا حصہ: ''اس منصوبے میں براہ راست عالم اسلام کو سابقہ درپیش ہے۔ اس کے دو اجزا ہیں۔ ا۔ مسجد اقصیٰ اور قبۂ صخرہ کو گرا کر ہیکل سلیمانی کو تعمیر کرنا ہے۔ لیکن امریکہ اور یہودی اس لیے گریزاں ہیں کہ اس کے نتیجے میں عالم اسلام کی تجارتی منڈی ہاتھ سے نکلنے کا خطرہ ہے۔ ۲۔ کہ میراث کے ملک پر قبضہ کیا جائے۔ اسرائیل کی پارلیمنٹ کی پیشانی پر جلی حروف سے یہ الفاظ کندہ ہیں۔ اس منصوبے کی تکمیل کا پروگرام جو صیہونی تحریک کے جاری کردہ نقشے میں درج ہے۔ اس میں دریائے نیل تک مصر، پورا اردن، پورا شام، پورا لبنان، عراق کا بڑا حصہ، ترکی کا جنوبی حصہ، مزید مدینہ منورہ تک حجاز کا سارا بالائی علاقہ شامل ہے''۔ مسلم دنیا اگر لمبی تان کر سوتی رہی تو خاکم بدہن! ہمیں وہ دن دیکھنا پڑے گا جب اسرائیل اس میں کامیاب ہو جائے۔

دنیا میں گمراہی کی جو بھی تحریک اٹھی۔ اس کے پس پردہ یہودی ذہن اور سرمایہ رہا ہے۔ اشتراکی تحریک بھی یہودی دماغ کی پیداوار ہے۔ اشتراکیت کا گمراہی کا دوسرا بڑا ستون ''فرائڈ'' کا فلسفہ ہے۔ یہ بھی یہودی تھا۔ دجل وفریب میں یہود کا کوئی ثانی نہیں۔ جب تک امریکی مست ہاتھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا فیل بان یہودی مکار ہے تب تک فلسطینی مسلمان بلکہ عالم اسلام ظلم کی چکی میں پستا رہے گا (یہودیت)۔

14 مئی 1948ء کو دھونس ودھاندلی سے دنیا کے نقشے پر جنم لینے والا ملک اسرائیل ''اعلانیہ دہشت گردی کا سمبل ہے''۔ ایک خاص منصوبے کے تحت اسرائیل فلسطین کے آبی ذرائع پر کنٹرول کر کے فلسطینی عوام کی دو اہم زرعی اجناس زیتون اور انگور کو نقصان پہنچا رہا ہے۔ اس معاشی محاصرے سے فلسطینی معیشت کو تقریباً 18 ارب ڈالر کا سالانہ نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔ امریکی گن شپ ہیلی کاپٹر، میزائل، برطانوی ٹینک اور جدید ترین ہتھیاروں سے اسرائیل بہیمانہ انداز میں فلسطینیوں کی نسل کشی کی پالیسی پر گامزن ہے۔ فوجی لحاظ سے اسرائیل علاقے کا طاقتور ملک ہے۔ امریکی آشیرباد اور عالم اسلام کا انتشار اسرائیل کو بے لگام کیے جا رہا ہے۔

اے قوت عرب وعجم

جور و جفا ہے، الحذر
چشم حزیں ہے تر بتر

کتنا پریشاں ہے بشر
ہر موڑ پر رقص شرر

دشمن بھی ہے اب پر خطر
ہر سو روا ہے پھر ستم

بش نے الیکشن جیت کر
نفرت کے پھیلائے شرر

کردوں گا اب زیر و زبر
اسلام کے سارے نگر

بیٹھے مگر ہیں بے خبر
دنیا کے سب اہل نظر

سوچیں ذرا اہل حرم
اے قوت عرب وعجم

(گوہر ملسیانی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہود کی اسلام دشمنی کے مظاہر

صحیفہ اہل حدیث کراچی اپنے شمارے ذوالحجہ 1425ھ ''کلام اول''میں رقمطراز ہے۔''مسلمانوں کو دین اسلام سے برگشتہ کرنے کے لیے یہودی اور عیسائی اداروں نے امریکہ واسرائیل میں خفیہ طور پر ایک کتاب ''فرقان الحق''کو تصنیف کر کے شائع کروایا اسے قرآن کریم کا متبادل قرار دیتے ہوئے عربی اور اسلامی ممالک کے لئے لازمی قرار دیا گیا۔ اکیسویں صدی کا جعلی قرآن اسرائیلی حکومت اور امریکی حکومت کی مشترکہ کئی سالوں کی محنت کا ثمر ہے۔ ہدف مقصود یہ ہے کہ قرآن کریم کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا جائے اور متبادل کے طور پر ''فرقان الحق''کو مسلمانوں میں پیش کیا جائے تا کہ اسلامی عقیدہ اور مسلمانوں کے خلاف تیسری صلیبی جنگ لڑنے کے لیے راستہ ہموار کیا جائے۔ اس قرآن نامی کتاب کو ماننے سے انکار کرنے والوں اور دین اسلام پر ثابت قدم رہنے والوں کے خلاف سیاسی، اقتصادی،جسمانی،عسکری اور ہر قسم کا تشدد روا رکھا جائے۔

امریکہ واسرائیل کے منصوبہ کی اسبوع مصری اخبار نے تفصیل دی ہے (جو مختصراً اردو ترجمہ میں پیش خدمت ہے)۔

''مسلمانوں کو مرتد کرنے والے منصوبہ کو بنانے کے لیے امریکی صدر بش کی طرف سے براہِ راست احکامات آئے جو اپنے آپ کو خدا کی طرف سے دنیا کی رہنمائی اور قیادت کرنے کے لیے بھیجا ہوا ایک پیغمبر سمجھتا ہے۔ بش سے حکم مل جانے کے بعد یہودی تنظیموں نے چرچ کے شدت پسند قائدین اور لیڈروں کے ساتھ مل کر امریکی سی آئی اے اور اسرائیل کی موساد کی اعلیٰ ترین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شخصیات کی سرپرستی میں مسلمانوں کے خلاف فکری و نظریاتی جنگ کا منصوبہ تیار کرنا شروع کردیا اور ''فرقان الحق'' کا پہلا ایڈیشن شائع کرنے میں کامیاب ہوگئے اور اسے خفیہ طور پر تقسیم کرنا شروع کردیا۔ فرقان الحق بارہ حصوں پر مشتمل ہے۔ اس وقت اس کا صرف پہلا حصہ شائع ہوا ہے مستقبل قریب میں اس کے باقی حصوں کو بھی فرقان الحق کے نام سے شائع کیا جائے گا۔ اسرائیل میں موجود انتہاپسند یہودی تنظیموں نے اس نئی کتاب کا قرآن کریم سے موازنہ کرنے کا تہیہ کررکھا ہے تاکہ مسلمانوں کو یہ باور کرایا جاسکے کہ قرآن کریم کسی انسان کی لکھی ہوئی کتاب ہے۔ الہامی نہیں ہے۔ یہ منصوبہ اگلے تین چار برس میں پورا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے جب کہ امریکہ کو اس دورانیہ میں یہ ذمہ داری سونپی گئی ہے کہ وہ مشرق وسطٰی کو کمزور سے کمزور تر بنائے اور اسلامی ممالک کو ہتھیاروں سے غیر مسلح کرے جب کہ شیرون (اسرائیلی وزیراعظم) کو یہ کام سونپا گیا ہے کہ وہ اس دوران ٹارگٹ کلنگ کی پالیسی اپناتے ہوئے اسلامی قائدین وعلماء کو شہید کرنا شروع کردے۔ اس کے بعد خفیہ دستاویزات کے مطابق اسلامی ممالک پر یورپی وامریکی حملوں کی بوچھاڑ ہوگی۔ تاکہ کم سے کم ہلاکتوں اور نقصانات کے ساتھ ان ممالک پر قبضہ کیا جاسکے۔ مصری اخبار اسبوع کے مطابق دستاویزات میں بتایا گیا کہ امریکی جمہوریت کو پھلانے ''تعلیمی نصاب میں تبدیلیاں کرنے اور امریکی چینل وذرائع ابلاغ وغیرہ مختلف زبانوں میں بنانے سے امریکہ کی غرض یہ ہے کہ مسلمانوں کو نفسیاتی طور پر ایک بڑی جنگ میں ڈال دیا جائے اور ان میں سے اکثریت کی حمایت حاصل کی جاسکے جب کہ سچے مسلمانوں کو مجبور کیا جائے کہ وہ قرآن کریم چھوڑ کر ''فرقان الحق'' کو مضبوطی سے تھام لیں اور اسے اپنی راہ ہدایت بنالیں۔ دستاویزات کے مطابق فرقان الحق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو ماننے سے انکار کرنے والوں کے خلاف مظالم کے تمام طریقے استعمال کیے جائیں اور ان کا محاصرہ کیا جائے یہاں تک کہ وہ فرقان الحق کو اپنالیں۔

دستاویزات کے مطابق ابتدائی ایام میں نئے قرآن کو اسلامی ممالک میں نہیں پھیلایا جائے گا بلکہ اسرائیلی اور یورپی ممالک میں تقسیم کیا جائے گا دستاویزات میں کہا گیا کہ حالات حاضرہ نے یہ واضح کردیا ہے کہ اب وہ وقت آ گیا ہے کہ جس میں مسلمانوں کے قرآن کے خلاف کھلے عام جنگ لڑی جائے اور اس جنگ میں یہودی وعیسائی کا ہر بچہ، نوجوان، بوڑھا اور عورت شرکت کریں کیونکہ مسلمانوں کے ساتھ جنگ کرنے کے علاوہ ہمارے پاس اب کوئی چارہ نہیں رہا اور دنیا کو جنگ کے ذریعے ہی ان لوگوں سے پاک کیا جاسکتا ہے۔ دستاویزات کے مطابق تین چار سال کے بعد لازمی ہے کہ یورپی، امریکی اور اسرائیلی افواج عوامی تائیداور ان کی مدد سے مشرق وسطی میں عیسائیوں اور یہودیوں کا پرچم بلند کرنے کے لئے متحرک ہوجائیں۔ سب سے پہلے اسلامی ممالک کا کئی مہینوں تک محاصرہ کیا جائے یہاں تک کہ وہ اپنے آپ کو ہمارے حوالے کرکے وہ تمام مطالبات پورے کردیں جو ہم نے ''فرقان الحق'' کے بارہ پاروں میں ذکر کئے ہیں۔ مصری اخبار اسبوع کے مطابق صلیبیوں اور یہودیوں کی خفیہ دستاویزات میں کہا گیا کہ اسلامی ممالک کے عسکری محاصرہ کی ابتداء بحر متوسط پر موجود ممالک سے کی جائے گی پھر اس کے بعد دیگر ممالک میں سرگرمیاں کرنے کے ساتھ ساتھ مصر، سعودیہ، ایران اور پاکستان پر اپنی گرفت مضبوط کی جائے گی۔ اسلامی اقوام کا سخت ترین محاصرہ کیا جائے بالخصوص اس وجہ سے کہ ہم مسلمانوں کو کئی سالوں سے یہ یقین دلوانے کی کوشش کررہے ہیں کہ ان کی کتاب قرآن کریم جھوٹی کتاب اور انسانی زندگی کے لئے ناقابل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبول ہے (نعوذ باللہ)۔ اس کے باوجود مسلمان اس کتاب پر عمل کررہے ہیں اور اس کے شدت پسندانہ نظریات کو پھیلارہے ہیں۔ دستاویزات کے مطابق جو جنگ عنقریب ہم مسلمانوں کے خلاف لڑیں گے وہ پہلی اور دوسری عالمی جنگ سے زیادہ مؤثر جنگ ہوگی۔ کیونکہ تیسری جنگ ''انسانی خدمت کے لئے دنیائے عالم کو یکجا کرنے'' کے نعرہ کے تحت لڑی جائے گی۔ اس نعرہ کو حقیقی روپ قرآن کریم کی موجودگی میں نہیں پہنایا جاسکتا۔ خفیہ دستاویزات کے مطابق مسیح اور موسیٰ (علیہما السلام) کی امتوں کے مظلوم معزز افراد کو ہلاک کرنے کے لئے اسلامی بربریت دوبارہ انقلابی دہشت گردی کی صورت میں شروع ہوچکی ہے۔ ہم نے ان مسلمانوں کے لئے اپنے دلوں کو کھولا اور ان کی مدد کے لئے اپنے ہاتھوں کو پھیلایا، کبھی ہم ان کو اپنے ملکوں میں تعلیم دیتے تو کبھی ہم خود ان مسلمانوں کے ملکوں میں جاکر انہیں پڑھاتے اور تعلیم دیتے ہیں۔ اسکے علاوہ ہم ان کی مالی مدد کرتے اورانہیں روزمرہ استعمال ہونے والی اشیاء فراہم کرتے ہیں۔ ہم نے بہت کوشش کی کہ یہ مذہبی خیالات اپنے متعلق جوچاہے رکھیں لیکن ان مسلمانوں نے ہماری شفقت اور فراخ دلی کا ناجائز فائدہ اٹھایا اور دہشت گردی، قتل وغارت گری اور خوف کوانھوں نے پھیلا کر ترقی پسندیت کا راستہ روکنے کی کوشش کی۔

فرقان الحق کتاب کی پبلشر کمیٹی کے اہم رکن ''شاحوم یمنان'' جو کہ ایک انتہا پسند یہودی ہے، نے کہا کہ عیسیٰ اور موسیٰ (علیہما السلام) کی امتوں کی سب سے بڑی عبادت گاہ بیت المقدس (یروشلم) ہے اور مسلمانوں کو یروشلم میں عبادت کرنے کی اجازت دینا ایک بہت بڑا جرم اور گناہ ہے جو پروردگار کبھی معاف نہیں کرے گا۔ کیونکہ ہم نے ان بدکار لوگوں کو اپنی سب سے بڑی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبادت گاہ میں رہنے کی اجازت دی۔ انتہاپسند یہودی نے مزید کہا کہ میں اس طرح نہیں سوچتا جس طرح تم سوچتے ہو کہ مسلمانوں کی عبادت گاہ ''خانہ کعبہ'' کو ڈھادیا جائے ۔ اس عمل سے مسلمانوں میں انتقام کی آگ ابھرے گی اور غصہ اپنی آخری حدود کو چھونے لگ جائے گا۔ اس لئے میری سوچ یہ ہے کہ ہمارے پاس یہ طاقت موجود ہے کہ ہم مسلمانوں کو ایسا بنا دیں کہ وہ خانہ کعبہ کی طرف اس نظر سے دیکھیں کہ وہ ایک بہت بڑا پتھر ہے جس کو سابقہ لوگوں نے بنایا تھا اور یہ عبادت گاہ نہیں ہے۔ انتہاپسند یہودی کے مطابق یہودیوں پر لازم ہے کہ وہ مسلمانوں کو اس طرح کا بنادیں کہ مسلمان یروشلم کی طرف قبلہ رخ ہو کر عبادت کریں۔ انتہاپسند یہودی امریکہ اور اسرائیل کی تیارکردہ مشترکہ دستاویزات کے ایک صفحہ پر کہتا ہے کہ ہمیں مسلمانوں کوفکری زوال سے دوچار کرنے پر سب سے زیادہ توجہ دینی چاہیے بالخصوص ان عقائد اورنظریات کے خلاف جو مسلمانوں کے دلوں میں رائج ہو چکے ہیں۔ مصری اخبار اسبوع کے مطابق یہودی دستاویزات میں کہا گیا ہے کہ اسلامی ممالک پر عسکری حملہ تین چار سال بعد کیا جائے گا لیکن فکری اور نظریاتی جنگ کی ابتدا ابھی سے شروع کردینی چاہیے تاکہ کل جب ہم ان شہروں میں آئیں تو لوگ نئے افکار اور ہماری کتابوں میں موجود نظریات کے حامل ہوں۔ انتہاپسند یہودی کے مطابق قرآن کریم منفی نظریات کا حامل ہے جوانسانیت کے تحفظ اور امن کے خلاف ہے جب کہ فرقان الحق مثبت نظریات کا حامل ہے، اس میں حقوق نسواں، حقوق انسان اور جمہوریت وغیرہ کو نمایاں طور پر پیش کیا گیا ہے۔

خفیہ دستاویزات میں کہا گیا کہ فرقان الحق کو تصنیف کرنے سے ہمارا (یہودیوں وصلیبیوں) کا ہدف یہ ہے کہ اقوام عالم اور ممالک کو یہ باور کرانا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محبت اور بھائی چارہ پھیلانے کے لئے ہم نے نیا قرآن ''فرقان الحق'' تصنیف کیا۔ اس کے علاوہ یہ کتاب عیسائی اور یہودیوں کے مشترکہ نظریات کی ترجمان ہے۔ دستاویزات کے مطابق یہودی اور عیسائیوں کو اعتماد ہے کہ فرقان الحق مسلمانوں کو یہ یقین دلانے میں کامیاب ہوجائے گا کہ وہ اپنے نظریات واعمال کو تبدیل کر کے یہودیت اختیار کرلیں یا عیسائیت۔ سی۔ آئی اے کے ماہر اور دانشمند نیکولائی فونس کہتا ہے کہ مسلمانوں کے خلاف نظریاتی اور فکری جنگ کے حوالے سے تیار کئے جانے والا منصوبہ دوقسم کے اہداف پر مشتمل ہے اول یہ کہ اسلامی ممالک کا محاصرہ کیاجائے اور امریکہ ویورپ کے ممالک میں مسلمانوں کے سفرو رہائش اختیار کرنے پر پابندی عائد کی جائے تاکہ اسلامی دہشت گردی کا محاصرہ کیاجاسکے۔ اسلام میں مسلمانوں کے دن بدن بڑھنے والی تعداد کوروکنے کے لئے طاقت کے ذریعے مسلمانوں کو فرقان الحق پر یقین دلوایاجائے۔ دوم یہ کہ یورپ کو اپنے درمیان میں موجود مسلمانوں سے محتاط اور خبردار کیاجاسکے۔ اس ہدف کو حاصل کرنے کے لئے سرکاری سطح پر یہ قانون بنادیا جائے کہ کوئی عیسائی یا یہودی لڑکی مسلمان مرد سے شادی نہیں کرسکتی۔ اس طرح یورپی ممالک میں موجود مسلمانوں کی تعداد میں کمی لائی جاسکے گی اور مثبت نتائج برآمد ہوں گے۔

مسلمانوں کے خلاف نظریاتی اور فکری جنگ کرنے کے حوالے سے تیارکردہ دستاویزات کے آخر میں ایک یہودی دانشور نے کہا کہ اگلے بیس سالوں میں زمینی دنیا کو اسلام سے پاک کردینا چاہیے اور دنیا میں کوئی ایک مسلمان ایسا باقی نہ رہنا چاہیے جس کے افکار اور نظریات کا محاصرہ نہ کیا گیا ہو۔ یہ سب کچھ کرنا اس لئے ضروری ہے تاکہ صلیب ڈیوڈ اسٹار کے ساتھ مل کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوبارہ دنیائے عالم میں واپس آجائے اور ساری کائنات پر چھاجائے‘‘۔ مصری میگزین نے خفیہ دستاویزات کی تفصیلات بتانے کے بعد کہا کہ مسلمانوں کے خلاف امریکہ کی جانب سے نظریاتی اور فکری جنگ شروع ہوچکی ہے۔ اس جنگ کو امریکی حکومت مختلف نعروں اور لبادوں کو اوڑھ کر لڑرہی ہے لیکن آنے والے دنوں میں یہ جنگ مزید شدت اختیار کرجائے گی اور مسلمانوں کے دین ’’اسلام‘‘ کے لئے خطرناک ہوجائے گی۔

ذیل میں ان نتائج کو پیش کیا جارہا ہے جو امریکی قرآن کے مطالعے کے بعد مرتب کئے ہیں۔

اکیسویں صدی کے امریکی قرآن کا پہلا پارہ 2004ء کے ابتدائی مہینوں میں شائع ہوا۔ منصوبہ کے مطابق اگلے چار یا تین سال میں اس کے باقی گیارہ پارے شائع کردیے جائیں گے۔ فرقان الحق کے ذریعہ یہود ونصاریٰ قرآن کریم کے خلاف لڑائی لڑرہے ہیں اور قرآن کریم کی سورتوں، آیات، احکام، نظریات، اصول، ہدایات وارشادات، افکار اور حقائق پر حملہ آور ہورہے ہیں۔ شیطانی آیات کو فرقان الحق کا نام دے کر اس کا پہلا پارہ دو امریکی پبلشر اداروں نے شائع کیا جن کے نام یہ ہیں: OMEGA 2001 اور WISE PRESS۔ اکیسویں صدی کا یہ قرآن ادیان ثلاثہ (اسلام، یہودیت، عیسائیت) کی مقدس ترین کتاب قرار دی گئی ہے۔ یہ نیا قرآن یہودیوں اور عیسائیوں کی کئی لائبریریوں، مکتبوں اور ویب سائٹوں پر 299 ڈالرز میں فروخت کیا جارہا ہے۔ اکیسویں صدی کا امریکی قرآن درمیانی سائز کے (20x15) 366 صفحات پر مشتمل ہے پہلے پارہ میں 77 سورتیں ہیں جن میں سے بعض کے نام یہ ہیں۔ فاتحہ۔ محبت۔ مسیح۔ ثالوث۔ مارقین۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زنا۔ماکرین۔رعاۃ۔انجیل۔ اساطیر۔ کافرین۔ تنزیل۔ تحریف۔ جنت۔ اضحیٰ۔ عیس۔شہید۔۔۔۔!

امریکی قرآن ''فرقان الحق'' کو عربی زبان میں تصنیف کر کے اس کا انگلش ترجمہ امریکہ کے پبلشر ادارہ Wise Press میں کیا گیا۔اس کتاب کا مقدمہ فرقان الحق کو تالیف کرنے والی کمیٹی کے دو افراد نے اپنے کوڈ نام ''صفی اور مہدی'' لکھا ہے۔ مہدی کے بارے معلوم ہوا کہ وہ اصل میں عربی ہے اور فلسطین میں پیدا ہوا۔ اس کا اصل نام ''ڈاکٹر انیس سورس'' ہے۔ یہ معلومات انیس نے خود ''امازون'' ویب سائٹ پر فراہم کیں۔ ڈاکٹر انیس سورس کے بارے میں وجود کو مزید معلوم ہوا ہے کہ وہ فلسطین میں پیدا ہوا اور چند سالوں کے بعد ہی یہودی افواج کے ہاتھوں اس کا باپ مارا گیا۔ پھر اس نے اردن کی طرف ہجرت کی اور اپنی تعلیم جاری رکھنے کے لئے Mississippl college میں داخلہ لیا۔ پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کرنے سے پہلے اس نے New Orieans Baptist Theological Seminary یونیورسٹی میں بھی پڑھا۔ اس شخص نے پی ایچ ڈی کی ڈگری ایک مرتبہ America Institue of Ministry Dayton Tennessee یونیورسٹی سے حاصل کی اور دوسری مرتبہ Rice International Seminar Luther یونیورسٹی سے حاصل کی۔ یہ شخص یہودیوں کے ساتھ مل کر مقبوضہ فلسطین میں کام کرتا رہا۔ اس شخص نے مقبوضہ بیت المقدس میں موجود معبد خانہ Jerusalem Baptist میں بھی کام کیا۔ اسی طرح 1959ء سے کر 1966ء تک یہ Judea اور Samaria میں بھی کام کرتا رہا۔ 90ء کی دہائی میں افریقا کے کئی ممالک میں عیسائیت کو پھیلانے کے لئے اس شخص نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کام کیا۔ 1995ء میں نیوزی لینڈ میں عیسائیت کی تبلیغ کرنے کے لئے چلا گیا اور پھر وہاں سے پرتگال چلا گیا۔ اس شخص نے کئی سال پہلے جنوب مشرقی ایشیا کی اقتصادیات کو کھوکھلا کیا جب کہ کئی مہینوں پہلے انڈونیشیا کے ایک مشہور ٹیلی ویژن چینل کو خرید کر انڈونیشیا کے عیسائیوں کے سپرد کر دیا جو مسلمانوں کے خلاف اپنی بھڑ اس اب تک غلط پروپیگنڈے کر کے نکال رہے ہیں۔ اس شخص نے 1999ء میں قرآن مجید کے مقابلے میں چار سورتیں لکھیں جسے سب سے پہلے americaonline.com نے نشر کیا اور یہ سورتیں اب تک یہودی ویب سائٹ ''امازون'' پر فروخت ہو رہی ہیں۔ ان چار سورتوں (سورۃ الوصایا، سورۃ المسلمون، سورۃ التجسد اور سورۃ الایمان) میں اس شخص نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر ﷺ پر الزام عائد کرتا ہے کہ وہ اپنی امت کے افراد کو ہلاک کر رہے ہیں اور انہیں کافر بنا رہے ہیں (نعوذ باللہ) اس شخص نے سورۃ المسلمون میں مزید کہا کہ رسول اللہ ﷺ (نعوذ باللہ) گمراہ ہیں اور انہیں شیطان نے گمراہ کیا ہے۔ سورۃ التجسد میں اس شخص نے کہا کہ عیسیٰ (علیہ السلام) ہی اللہ ہے اور روح القدس وہ اکیلا خدا ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔ اس انیس نامی شخص نے اسلامی مفکر احمد دیدات سے دو مرتبہ مناظرہ کیا۔ ایک مرتبہ 1980ء میں لندن میں اس موضوع پر مناظرہ کیا۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام کیا خدا ہے؟ اس مناظرہ میں 5000 ہزار آدمیوں نے شرکت کی اور وہ مناظرہ میں ذلت آمیز شکست سے دوچار ہوا۔ جب کہ دوسرا مناظرہ اس موضوع پر ہوا کہ انجیل اللہ کی کتاب ہے یا قرآن؟ اس مناظرہ میں 12000 آدمیوں نے شرکت کی۔ احمد دیدات آج کل سخت علیل ہیں جس کی وجہ سے اس شخص نے ان کے مرض سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دوبارہ اسلام کے خلاف اپنا زہر اگلنا شروع کر دیا ہے جب کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام مسلمان علماء تماشائی بنے ہوئے ہیں انیس سورس نے ایک کتاب اس عنوان سے تشکیل دی Islam revealed: A Christian Arabic,s Views of Islam۔اس کتاب میں اس شخص نے لکھا کہ یہ کتاب ثابت کرتی ہے کہ اسلام دنیا میں موجود ہر پانچ آدمیوں میں سے ایک کو قتل کرتا ہے۔ اس شخص نے اسلام پر یہ الزام عائد کیا کہ یہ غلط عقائد پر مبنی ہے اس میں بہت سی غلطیاں موجود ہیں۔ اس شخص نے مزید کہا کہ اسلام دہشت گردوں کا دین ہے اور یہ دین لڑائی اورخون بہانے کی طرف دعوت دیتا ہے۔ اس دین (اسلام) کا ماخذ اول قرآن ہے۔ اس لئے تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ قرآن کریم کو چھوڑ کر میرا قرآن ''فرقان الحق'' کو تھام لیں۔ انیس نے اپنے قرآن کے بارے میں خود ہی کہا ہے کہ میرا قرآن بہت بہترین اور افضل ہے۔ اس کو میں نے عربی کی سب سے بہترین لغت میں لکھا ہے اور انگلش میں بھی اس کا بہترین ترجمہ کیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ پر اس شیطان شخص نے یہ تہمت لگائی کہ آپ ﷺ کا (نعوذ باللہ) شیطان سے تعلق ہے اور مسلمان قوم لڑائی کو پسند کرتی ہے۔ انیس سورس نے گیارہ ستمبر 2001ء کے دو روز بعد امریکی یونیورسٹی ہوسٹن(Huston) میں اسلام کے خلاف حسد وبغض اور کینے سے بھرا ہوا ایک لیکچر دیا جس میں اس شیطان شخص نے تمام مسلمانوں کوملیامیٹ کرنے کی دعوت دی کیونکہ اس شخص کے بقول دین اسلام دہشت گردوں کا مذہب ہے اور یہ دین خون بہانے کی دعوت دیتا ہے۔ دہشت گردوں کو راہنمائی اور ارشادات بھی قرآن کریم ہی فراہم کرتا ہے۔ دہشت گردی کا خاتمہ کرنے کے لئے اس قرآن کا خاتمہ کرنا ضروری ہے اس شخص نے امریکی حکومت کومشورہ دیا کہ مسلمانوں کو امریکہ سے نکال دیا جائے اور انہیں مشرق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وسطیٰ میں جمع کر کے علاقے کو ایٹم بم سے اڑا دیا جائے۔ لیکچر کے دوران اس شخص نے یہ بھی کہا کہ میں ان ہزاروں عیسائیوں میں سے ایک ہوں جو ہر ہفتہ کی رات خدا سے اسلام اور قرآن کے خاتمہ کی دعا کرتے ہیں۔ یونیورسٹی میں اس شخص نے جو لیکچر دیا وہ اسلام پر حسد، کینے، بغض اور گالیوں سے بھرا ہوا تھا تفصیلات بتانے سے قلم عاجز ہے۔

فرقان الحق کے مؤلف کے بارے میں جاننے کے بعد اب فرقان الحق کا تفصیلی جائزہ ضروری ہے تاکہ یہود و نصاریٰ کے مسلمانوں کے بارے میں موجود عزائم کو مسلم امہ جان لے۔ فرقان الحق نامی کتاب کو اس طرح لکھا گیا ہے کہ خدا مسلمانوں کو مخاطب کر کے انہیں سمجھا رہا ہے یا حکم دے رہا ہے۔ فرقان الحق کے مقدمہ میں لکھا ہوا ہے کہ ''یہ قرآن خصوصی طور پر امت عربیہ کے لئے ہے اور عمومی طور پر عالم اسلام کے لیے ہے۔ تم پر اس خدا کی سلامتی اور رحمت ہو جو ہر چیز پر قادر ہے۔ انسانوں کے دلوں کی گہرائیوں میں خالص ایمان اندرونی سلامتی، روح کی آزادی اور ہمیشہ کی زندگی پانے کا شوق پایا جاتا ہے۔ ہمیں ایک خدا پر یقین ہے جس کا کوئی شریک نہیں کہ تمام قارئین اور سامعین فرقان الحق کے ذریعہ سکون وراحت حاصل کر سکتے ہیں۔ انسانیت کو پیدا کرنے والا خالق ہر اس شخص کے لئے آسمانی برکات پیش کرتا ہے جو نور کا محتاج ہو۔ چاہے اس کی لغت یا رنگ یا قومیت یا مذاہب کوئی سا بھی ہو۔ خدا اس جہاں میں موجود ہر نفس کا بہت خیال رکھتا ہے۔ خدا نے صفی کی طرف فرقان الحق کی وحی کی اور اس کے معانی کا ترجمہ انگریزی میں مہدی نے کیا۔'' یہ ہے فرقان الحق کے مقدمہ کا مختصراً ترجمہ جس میں مصنفین نے اللہ پر بہتان لگایا کہ اس نے کتاب صفی نامی یہودی شخص کی طرف وحی کی ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ ان کی بکواس سے پاک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بالاتر اور بہت بلند ہے۔

فرقان الحق کے افتتاحی کلمات یہ ہیں: ''شروع کرتا ہوں باپ اور روح مقدس کے نام سے اور ایک خدا کے نام سے جس کا کوئی شریک نہیں''۔ حالانکہ قرآن کریم میں افتتاحی کلمات بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے جس کا معنی یہ ہے کہ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔ فرقان الحق کے افتتاحی کلمات کے شروع میں خدا سے مراد باپ کو لیا گیا جیسا کہ عیسائیوں کا دعویٰ ہے کہ خدا باپ ہوتا ہے۔ پھر کہا گیا کہ ''وہ ایک خدا ہے جس کا کوئی شریک نہیں'' جیسا کہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔ یعنی افتتاحی کلمات میں خدا کو کبھی باپ اور روح مقدس قرار دیا گیا اور کبھی کہا گیا کہ خدا ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔

فرقان الحق میں افتتاحی کلمات کے بعد سورۃ فاتحہ آتی ہے جس کا نام قرآن کریم کی سورۃ فاتحہ کے نام پر رکھا گیا۔ اس کے بعد سورۃ نور اور پھر سورۃ سلام آتی ہے۔ سورۃ سلام کی آیتوں میں جھوٹ بھرا ہوا ہے اور اس میں باطل کو توڑ مروڑ کر پیش کیا گیا ہے جیسا کہ اس سورۃ کی ایک شیطانی آیت سے معلوم ہوتا ہے جو مندرجہ ذیل ہے: ''جن لوگوں نے گمراہی کو خریدا اور تلوار کے ذریعہ ہمارے بندوں کو مجبور کیا کہ وہ حق کے ساتھ کفر کریں اور باطل پر ایمان لائیں۔ پس یہی لوگ ہیں جو سیدھی ملت کے دین اور مومنین بندوں کے دشمن ہیں''۔

امریکی قرآن کی اس آیت کو اگر چند لمحوں کے لئے مان لیا جائے تو آج وہ کون لوگ ہیں جو مومنین کو حق کے ساتھ کفر کرنے پر مجبور کر رہے ہیں؟ بلاشبہ وہ لوگ اللہ کے دشمن یہود ونصاریٰ ہیں جو مسلمانوں کو دین حق چھوڑنے کے لئے سازشیں کر رہے ہیں۔ پھر اسی سورۃ سلام میں کفار اپنے دل کے اندر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھپی ہوئی بات کا اظہار کرتے ہیں اور اللہ پر جھوٹ ان کلمات سے کہتے ہیں کہ ''اے لوگو! تم سب مردہ تھے پس ہم نے تمہیں کلمہ حق انجیل کے ساتھ دوبارہ پیدا کیا اور فرقان الحق کے نور کے ساتھ تمہیں دوبارہ زندہ کر رہے ہیں''۔

یہود ونصاریٰ نے قرآنی آیات کو توڑ مروڑ کر فرقان الحق کو تصنیف کیا لیکن تصنیف کرتے ہوئے اتنی سنگین غلطیاں کیں کہ جو سات سالہ بچہ بھی بتا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ نے حرمت والے مہینوں میں قتال کرنا حرام کیا ہوا ہے۔ حرمت والے چار مہینوں کا تعین اسلام نے نہیں کیا بلکہ یہ اس وقت سے ہے جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کو پیدا کیا۔ سو کفار اور مشرکین بھی ان مہینوں کی حرمت کا خیال اسلام کے ظہور سے بہت پہلے سے کرتے ہوئے آرہے تھے اور اسلام نے بھی ان مہینوں میں لڑائی اور قتال کرنے سے منع کر دیا جیسا کہ سورۃ التوبہ میں ہے۔ سو اکیسویں صدی کی شیطانی کتاب فرقان الحق میں اللہ تعالیٰ پر ایک اور جھوٹ یہود ونصاریٰ نے یہ کہہ کر بولا کہ ''تم نے ہم پر جھوٹ بولا کہ ہم نے حرمت والے مہینہ میں قتال کرنا حرام کیا ہے پھر ہم نے اس کو منسوخ کر دیا جس کو ہم نے حرام کیا تھا پس ہم نے ان حرمت والے مہینوں میں لڑائی لڑنے کو حلال کر دیا'' اس شیطانی آیت سے یہود ونصاریٰ کی مراد شاید یہ ہے کہ رمضان اور حرمت والے مہینوں میں یہود ونصاریٰ نے جو صلیبی جنگ اسلامی ممالک پر مسلط کی اس کو حلال قرار دیا جا سکے۔ اسی طرح ایک اور جھوٹی سورۃ توحید میں کہا گیا کہ ''تمہیں کوئی حق نہیں کہ ہمارے مومنین بندوں کے ساتھ ان کے ایمان کے بارے میں تکرار کرو اور تم اپنے کفر کے ساتھ انہیں کافر قرار دو۔ چاہے ہمارا ظہور (خدا) ایک ہو یا تین یا ننانوے، تمہیں اس چیز کے بارے میں کچھ نہیں کہنا چاہیے جس کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہیں علم نہیں اور میں جانتا ہوں کہ کون تم میں سے سیدھے راستہ پر سے ہٹ گیا''۔ اسی طرح سورۃ مسیح میں کہا گیا کہ ''انجیل محرف شدہ نہیں ہے''۔ یہود ونصاریٰ نے یہ بات تورات اور انجیل کو سچ ثابت کرنے اور قرآن کریم کو جھٹلانے کے لئے کہی۔ اس شیطانی کتاب میں مسلمانوں کو منافق قرار دیا گیا اور کہا کہ ''تم نے یہ جھوٹ بولا کہ دین اسلام کے سوا کوئی دین میرے ہاں قبول نہیں کیا جائے گا''۔

اس طرح امریکی قرآن کی سورۃ صلب میں یہود ونصاریٰ نے کفریہ کلمات کہتے ہوئے کہا کہ ''عیسیٰ مسیح ابن مریم اپنے انسانی جسم کے ساتھ سولی پر چڑھ گئے تھے اور وہ یقینی طور پر قتل کر دیے گئے۔'' اس شیطانی آیت سے اللہ تعالیٰ کے قرآن کریم میں موجود اس قول کی تردید کرنا چاہی جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:وَمَاقَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ(النساء157)'' عیسیٰ علیہ السلام قتل نہیں ہوئے اور نہ ہی وہ سولی پر لٹکائے گئے بلکہ عیسیٰ علیہ السلام کی شبیہہ بنادی گئی تھی'' جسے انہوں نے ہلاک کیا؟؟ اس طرح سورۃ الثالوث میں یہود ونصاریٰ نے کفریہ اور جھوٹ کی انتہا یہ کہہ کرکردی کہ ''ہم تین خدا ہیں جو مہربان اور رحم کرنے والے ہیں اور ایک خدا بھی ہے جس کا دنیا میں کوئی شریک نہیں''۔اس شیطانی آیت میں کہا گیا کہ خدا تین ہیں پھر کہا گیا کہ وہ ایک ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی سورۃ میں یہود ونصاریٰ نے اللہ تعالیٰ اسماء الحسنیٰ اور اس کی صفات کا انکار کیا اور کہا کہ ننانوے نام خدا کے نہیں بلکہ انسانوں اور جنوں کے ہیں جنہیں استعمال کر کے مسلمان اپنے پروردگار کو پکارتے ہیں۔ اس جھوٹی آیت کے ذریعے یہود ونصاریٰ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو غلط ثابت کرنے کی کوشش کی جس میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اسماء الحسنیٰ ہیں، تم مجھے ان سے پکارا کرو'' اسی طرح سورۃ حشر کی آخری آیات جن میں اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات کا ذکر کیا، ان کی اس شیطانی آیت کے ذریعے تکذیب کرنے کی کوشش کی۔ الحق کی سورۃ موعظہ میں کی گئی ہے ہے۔کفار کو جہاد سے لاحق خوف اور مسلمانوں میں غلاموں، کمزوروں اور بزدلوں کی ثقافت پھیلانے کی رغبت کا اندازہ اس سورۃ ''موعظہ'' سے ہوتا ہے جس میں کہا گیا کہ ''تم نے یہ گمان کرلیا کہ ہم نے تمہیں کہا تھا کہ اللہ کے رستہ میں لڑو اور مومنین کو قتال پر ابھارو۔ ہم نے مومنین کو قتال پر ابھارنے کا حکم نہیں دیا بلکہ یہ حکم شیطان مردود نے مجرم قوموں کو دیا ہے''۔ (نعوذ باللہ)

کیا جہاد جرم قرار دے دیا گیا؟ کیا مومنین کو قتال (جہاد) پر ابھارنے والا اللہ کا حکم شیطان مردود کا قول ہے؟ بے شک اللہ تعالیٰ یہود ونصاریٰ کی بکواس سے پاک اور بالاتر، بہت دور اور بہت بلند ہے۔

مسلمانوں کی کفار سے دشمنی رکھنے اور گمراہ وملحدوں سے براءت کرنے کا جو حکم اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں نازل فرمایا فرقان الحق کی مزعومہ سورۃ ''صلاح'' میں اس کی نفی کی گئی اور کہا گیا کہ ''اے میرے بندوں میں سے گمراہ ہونے والو! کیا ہم تمہیں ایسی تجارت کے بارے میں نہ بتائیں جس سے تم دردناک عذاب سے بچ سکو گے وہ یہ ہیں دوستی کرو دشمنی نہ کرو، محبت کرو اور اپنے دشمنوں سے نفرت نہ کرو۔ تم اپنی تلواروں اور نیزوں کو بند کر ڈالو'' کفار اس آیت سے یہ چاہتے ہیں کہ مسلمان جزیہ دینے والے ذلیل لوگ بن جائیں اور دنیا سے محبت کرنے لگ جائیں۔ اسلحوں کی فیکٹریاں اور طاقت کی ملکیت کا حق صرف یہودیوں اور عیسائیوں کو ہو۔ کیا کفار کو اللہ تعالیٰ کا قرآن کریم میں موجود یہ قول معلوم نہیں ''جہاں تک ممکن ہو کافروں کے مقابلہ کے لئے قوت اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنگی گھوڑے تیار رکھو جن سے تم اللہ کے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو خوفزدہ کرسکو"۔(سورۃ الانفال)

اللہ تعالیٰ کے بارے میں یہودی اور عیسائیوں نے اس کتاب میں یہ کہہ کر جرم کی ہر حدود کو پھلانگ لیا ہے کہ "شیطان کی اطاعت مت کرو اور اگر وہ تم سے یہ کہے کہ کھاؤ حلال پاکیزہ چیزوں میں سے تو اس کی بات کو سچ مت جاننا اور اللہ سے ڈرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور مہربان ہے۔" کفار نے اس شیطانی آیت میں قرآن کریم کو جھٹلاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو (نعوذ باللہ) شیطان کہا۔جس نے حلال چیزیں کھانے کا حکم دیا ہے۔ اسی مزعومہ سورۃ میں اللہ کے دشمن کفار کے خلاف طاقت کے استعمال کرنے سے منع کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ "کئی مرتبہ مومنین کی چھوٹی جماعت کفر کی بڑی جماعت پر محبت رحمت اور سلامتی کے ذریعہ غالب آگئی"۔ پھر اس کے بعد فرقان الحق کی مزعومہ سورۃ طہر میں کہا گیا کہ "گندگی اور پاکیزگی میں کوئی فرق نہیں ہے۔ نہ ہی زنا اور نکاح میں کوئی فرق ہے"۔ اسی طرح اسی سورۃ میں طلاق اور ایک سے زائد شادیاں کرنے کو زنا سے مشابہت دی گئی۔ فرقان الحق کی سورۃ "غرانیق" جو قرآن مجید کی سورۃ الطور کی طرز پر لکھی گئی، اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شیطان سے مشابہت دی گئی (نعوذ باللہ)۔ پھر اس کے بعد اسلام پر تہمت لگائی گئی کہ وہ عورتوں کو ذلیل کرتا ہے جیسا کہ یہی بات حقوق انسانی کی مغربی تنظیمیں آج کل کررہی ہیں کہ اسلام نے عورت کو سامان تجارت بنا کر رکھا ہوا ہے جو کبھی فروخت کی جاتی ہے اور کبھی خریدی جاتی ہے۔ عورتوں کے بارے میں فرقان الحق کی مذکورہ سورۃ میں کہا گیا کہ "عورت کو اپنی کھیتی باڑی سمجھنا اور اپنی کھیتی باڑی کی طرف جہاں سے چاہو آنا، یہ ظلم اور فسق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ انصاف اور اخلاق کریمہ کہاں ہیں؟ ہم نے تمہاری خلقت کی ابتدا ایک آدم اور ایک حواء سے کی تھی۔ پس تم زنا کے شرک سے تائب ہو جاؤ اور اپنی ازواج کے لئے ایک ہو جاؤ۔ پس ایک مذکر شوہر کے لئے ایک مونث بیوی ہو۔ اس سے زیادہ بیویاں رکھی گئیں تو وہ شیطان کی طرف سے ہوں گی۔ تمہاری شریعت کے مطابق وراثت میں عورت کا آدھا حصہ ملے گا جب کہ مرد کو دوگنا ملے گا۔ اسی طرح عورت کی گواہی بھی تمہارے نزدیک آدھی شمار کی جاتی ہے اور مردوں کو عورتوں پر کئی درجات حاصل ہیں۔ یہ ظالموں کا عدل وانصاف ہے۔ اگر تمہیں ان پر کسی فتنہ کا ڈر رہتا ہے تو تم انہیں گھر میں حبس کر لیتے ہو۔ پس یہ فیصلہ ظالموں کا ہے''۔ اس شیطانی آیت سے معلوم ہوا کہ کفار کو اس چیز نے غیظ وغضب میں مبتلا کر دیا ہے کہ اسلام نے مسلمانوں کو عورتوں سے دو دو، تین تین چار چار تک نکاح کرنے کی اجازت کیوں دے رکھی ہے؟ اسی طرح ازدواجی زندگی میں پیدا ہونے والے جھگڑے اور مسائل کا آخری حل اسلام نے طلاق رکھا ہے۔ اس کے علاوہ اسلام نے میراث کو مذکر اور مونث میں تقسیم کرنے کی اجازت دی ہے۔ یہود ونصاریٰ کو اسلام کے یہ تمام فیصلے برے لگے جس کی وجہ سے انہوں نے فرقان الحق کی اس سورۃ میں اپنے دلوں کی بھڑاس نکالی۔ اسی طرح سورۃ زنا میں اللہ تعالیٰ پر کفار نے یہ جھوٹ بولا کہ ''جس نے بھی دو دو، تین تین، چار چار عورتوں سے شادی کی پس اس نے زنا کیا اور انجیل میں موجود ہمارے قانون کی مخالفت کی جس کے مطابق جس کسی نے بھی عورت کو شہوت کی نظر سے دیکھا اس نے اپنے بیمار دل میں زنا کیا اور جس نے دوسری بیوی سے مباشرت کی اس نے بھی زنا کیا اور اپنی بیوی کو زنا وفجور میں مبتلا کر دیا، اسی طرح سورۃ منافقین میں کفار نے اللہ تعالیٰ کو شیطان سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشابہت دی (نعوذ باللہ) جب کہ سورۃ ''جزیہ'' میں اللہ کے دشمنوں سے قتال کرنے اور جزیہ لینے کی ممانعت کی گئی اور کہا گیا کہ ''دین حق قرآن مجید نہیں بلکہ انجیل اور فرقان الحق ہے۔ جو کوئی بھی انجیل اور فرقان الحق کے علاوہ کسی اور دین کی پیروی کرے گا پس اس نے کفر کیا اور خدا کے ہاں اس کا دین نا قابل قبول ہوگا۔'' اسی طرح سورۃ ضالین میں کفار نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا انکار کیا اور مسلمانوں کو کافر قرار دے کر کہا کہ ان کی تباہی اور بربادی ہو۔''

فرقان الحق میں یہود ونصاریٰ کی گمراہی پر پورا یقین ہونے اور مجاہدین سے خوف کھانے کی وجہ سے قرآن کریم میں موجود ہر اس آیت کو تردید اور تنقید کا نشانہ بنایا گیا جن میں جہاد اور اللہ تعالیٰ کی قوت وطاقت سے متعلق صفات ہیں۔ معاملہ صرف یہیں پر ختم نہیں ہوا بلکہ کفار نے جنت اور اس میں موجود نعمتوں حورعین تک کی بھی تردید کی۔ فرقان الحق کی سورۃ ''مضاھاۃ'' میں کہا گیا ہے کہ وہ لوگ گمراہ ہوئے جو اللہ کے رستے میں لڑنے اور مرنے والوں کو جنت کی خوشخبری دیتے ہیں۔ تم گمراہ ہوا گرچہ تمہاری بشارت سچی ثابت ہو بھی گئی۔ ہمارا راستہ تو رحمت، محبت اور سلامتی کا ہے''۔ اسی طرح سورۃ ''اخاء'' میں کہا گیا کہ ''قرآن کریم کی شیطانی آیتیں جو تم پر پڑھی جاتی ہیں وہ گمراہ کن آیتیں ہیں جو تمہیں روشنی سے اندھیرے کی طرف لے جانا چاہتی ہیں۔ پس تم شیطان کی وحی کی اتباع نہ کرو اور اس کو اپنا سب سے بڑا دشمن سمجھو۔ (نعوذ باللہ) تحریف شدہ انجیل اور تورات کا دفاع کرتے ہوئے کفار نے سورۃ انبیاء میں کہا کہ ''تم نے اپنے لغو کے ساتھ تورات اور انجیل کے قول کو مٹا دیا اور حق کو باطل کا اور ایمان کو کفر کا لبادہ اوڑھا دیا۔ تم نے جھوٹے اقوال کہے جو ہم نے نازل نہیں کیئے''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہود ونصاریٰ نے یہاں تک بس نہیں کی بلکہ ہمارے پیغمبر آخرالزماں محمد ﷺ کو جھوٹا اور جادوگر قرار دینے کے ساتھ شیطان مردود بھی کہا (نعوذ باللہ) سورۃ امیین میں کفار نے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں بکواس کرتے ہوئے کہا کہ ”جودین محمد ﷺ لائے تھے وہ گمراہ دین تھا سچا نہیں“۔ اسی طرح سورۃ صلاۃ میں مسلمانوں کی نماز اور ان کی مساجد پر جنگ مسلط کرتے ہوئے اور لوگوں کو مساجد سے روکتے ہوئے یہ کہا گیا کہ ”نماز کے بغیر نیکی، نماز کے ساتھ گناہ سے بہتر ہے اور جو لوگ مساجد اور سڑکوں کی سائیڈوں پر نماز ادا کرتے ہیں وہ دیکھنے والوں کو اپنے منافق ہونے پر گواہ بناتے ہیں۔ پس جو کوئی بھی نماز پڑھنا چاہتا ہے وہ اپنے گھر میں گھس کر کمرے کا دروازہ بند کر کے نماز پڑھے۔ یہود و نصاریٰ کی اس بات کی تردید کے لئے سورۃ بقرہ میں موجود اللہ تعالیٰ کا ایک فرمان ملاحظہ ہو:

”اس شخص سے بڑھ کر بڑا ظالم کون ہوسکتا ہے جو اللہ کی مسجدوں میں اس کا نام ذکر کرنے سے روکے اور اس کی خرابی کے درپے ہو؟“۔

فرقان الحق میں موجود سورۃ روح میں خودکش حملوں پر اپنے دل کی بھڑاس یہود و نصاریٰ نے نکالی اور کہا کہ ”جس جنت کی خاطر خودکش حملے کئے جاتے ہیں وہ زانیون اور بدکاروں کی جنت ہے۔ اس سورۃ میں مزید کہا گیا کہ جو کوئی بھی خودکش حملے کرتا ہے وہ مذہب یا وطن کے دفاع کے لئے نہیں بلکہ اپنے نفس کی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے کرتا ہے۔ فلسطینی تنظیم کے نائب صدر شیخ کمال خطیب نے امریکی قرآن کی اس آیت پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ آیت یہودیوں نے اس لئے لکھی ہے کہ شہادت اور استشہادی (خودکش) حملوں کے حوالے سے مسلمانوں کا جو عقیدہ ہے اسے بدنام کیا جائے۔ اسی طرح امریکی قرآن میں موجود سورۃ الضحیٰ کی ساتویں آیت میں مسلمانوں کو وحشی قرار دیا گیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب کہ سورۃ اساطیر میں مسلمانوں پر یہ الزام عائد کیا گیا کہ ''وہ یہودیوں کے معبد خانوں اور عیسائیوں کے چرچوں کو ڈھاتے ہیں''۔

فرقان الحق کی سورۃ ''ملوک'' میں اللہ کے رستہ میں قتال کرنے کی تردید مطلق طور پر کی گئی اور کہا گیا کہ ''جو قتال و جہاد کا حکم دیتا ہے وہ خدا نہیں شیطان کمینہ ہے''۔(نعوذ باللہ) سورۃ طاغوت میں کہا گیا کہ ''ہم پر جھوٹ بولا گیا کہ ہمارے راستہ میں لڑنے والے مومنین سے جنت کے بدلے ہم نے ان کی جانوں کا سودا کیا ہے اور یہ ہمارا برحق وعدہ انجیل میں بھی موجود ہے۔ ہم تو مجرموں کی جانوں کو نہیں خریدتے بلکہ شیطان مردود ان کی جانوں کو خریدتا ہے (نعوذ باللہ) اسی طرح سورۃ مشرکین میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے بارے میں کفریہ کلمات کہے گئے جن کا ذکر یہاں کرنا بہت محال ہو رہا ہے۔ فرقان کی سورۃ کبائر میں جنت کی صورت کو بگاڑ کر پیش کیا گیا اور کہا کہ انجیل میں موجود ہماری باتوں کے برحق ہونے پر جس نے بھی یقین نہیں کیا اس کے دنیا و آخرت میں تمام اعمال ضائع ہو جائیں گے اور اس کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔ اسی طرح جو کوئی بھی انجیل اور فرقان الحق کے علاوہ کسی اور کتاب کو ہدایت کے طور پر اختیار کرتا ہے تو ہم (خدا) اس سے یہ قبول نہیں کریں گے۔''

سورۃ ''ضحیٰ'' میں کفار نے اس بات کی نفی کی کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ سورۃ ضحیٰ میں ہی اسلام میں موجود جانوروں کی قربانی کو جائز سمجھنے پر اسے تنقید کا نشانہ بنایا گیا۔ کفار نے اللہ تعالیٰ کی جنت کو بگاڑ کر پیش کرنے کے لئے فرقان الحق میں ایک سورۃ جنت کے نام سے بنائی جس میں کفار نے اپنی جنت کا تصور بیان کیا اور اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی جنت کا مذاق اڑایا اور اسے گندی چیزوں سے بھرا ہوا قرار دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فلسطینی علاقوں کے علاوہ اس صلیبی قرآن کو کویت میں بھی کھلے عام تقسیم کیا جارہا ہے بالخصوص کویت میں موجود انگلش میڈیم اسکولوں اور یونیورسٹیوں میں پڑھنے والے طالب علموں کے ذہنوں کو برین واش کرنے کے لئے یہ نیا قرآن فرقان الحق انہیں بطور تحفہ دیا جارہا ہے۔ اس بات کا علم مستند حوالوں سے کویتی فلاحی ادارہ ''احیاء التراث الاسلامی'' کو ہوا تو اس نے اپنے عربی میگزین ''فرقان'' میں اس کتاب کو شیطانی آیات کا نام دے کر اس پر پوری ٹائٹل اسٹوری شائع کی۔مضمون میں اہل کویت کو خبردار کرتے ہوئے کہا گیا کہ وہ اپنے بچوں کو انگلش میڈیم اور غیرملکی اسکولوں میں نہ پڑھائیں کیونکہ ان اسکولوں اور کالجوں میں ہمارے بچوں اور بیٹیوں کو یہود ونصاریٰ اپنے نظریات اور افکار پڑھاتے ہیں اور انہیں سیکولر بنا کر ذہنی طور پر اپنا غلام بنارہے ہیں۔

اس امریکی قرآن کو مسلمانوں میں تقسیم کرنے کے لئے ہر قسم کے ہتھکنڈے اور طریقے استعمال کئے جارہے ہیں تاکہ مسلمانوں کو کسی طریقے سے اسلام سے خارج کردیا جائے۔ دورحاضرہ میں مسلمانوں کے خلاف فکری اور نظریاتی جنگ لڑنے والے افراد شاید یہ بھول چکے ہیں۔کہ نبوت کا دعویٰ کرنے والے اورنئی آیات کو ایجاد کرنے والے چاہے مسیلمہ بن کذاب ہو یا سلمان رشدی ہو یا تسلیمہ نسرین ہو یا کوئی اور ہو۔۔وہ سب کے سب شیطان کے دوست ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنے والے ہیں اور اللہ رب العزت کے دشمن ہیں۔ ایسے لوگوں کو ٹھکانہ جہنم ہے جو بہت بری جگہ ہے۔ شیطان کے پجاری جتنی کوششیں چاہیں کرلیں لیکن اس کے باوجود مسلمانوں کو یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حکم کو غالب کرکے رہے گا اور کامیابی وعزت صرف دین اسلام کے لئے ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر پورا یقین ہے۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ (الحجر 9)

''ہم نے ہی قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے''۔

مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اس فتنے کے دور میں اپنے ایمان کی حفاظت اور دین پر استقامت سے رہنے کی بھرپور کوشش کریں کیونکہ قرآن کی حفاظت اللہ نے اپنے ذمہ لی ہے۔ جب کہ ایمان کی حفاظت مسلمان کو خود کرنی ہے۔

اسلام اور مسلمانوں کے خلاف یہود و نصاریٰ کی سازشیں، عملی اقدامات، جورو ظلم اور بربریت جاری ہے جس میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ دن رات وہ اس کوشش میں ہیں کہ مسلمانوں کو قتل و غارت کے زریعے ختم کیا جائے اور ان کے دین کو تحریف کے ذریعے مٹا دیا جائے۔ جو قوم اپنے انبیاء کو قتل کر سکتی ہے جو اپنی کتب اور دین میں تحریف کر سکتی ہے کیا وہ دوسروں کے مذہب کو نہیں بگاڑے گی؟ موجودہ کتاب الفرقان الحق اس بات کا ثبوت ہے کہ اہل کتاب اب کھل کر اسلام کو مٹانے کے لئے میدان عمل میں آ چکے ہیں۔

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

مسلمان ان سے اتحاد و اتفاق کی کوششیں کرتے ہیں اور محبت و مودّت کی امید لگائے ہوئے ہیں جبکہ ان ازلی دشمنوں کو دشمن جان کر ان کا مقابلہ کرنا چاہیے۔ انہوں نے تو صلیبی جنگ کا آغاز کر دیا ہے اور دین اسلام پر تحریفی یلغار بھی شروع کر دی ہے مسلمان خواب غفلت سے بیدار ہوں۔ اب اہل کتاب کو دوست بنانے کی کوشش اس لئے چھوڑ دیں کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ اور مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمایا: وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّصٰرٰی حَتّٰی تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ(البقرۃ120)''آپ سے یہود و نصاریٰ ہرگز راضی نہ ہوں گے جب تک کہ آپ ان کے مذہب کے تابع نہ بن جائیں۔ مسلم حکمرانوں کو غیرت ایمانی کا مظاہرہ کرنا چاہیے''(ماخوذ)

یہود کی تاریخ مکروفریب، عہد شکنی، احسان کے بدلے ظلم سے عبارت ہے۔ اس کا واحد علاج یہ ہے: كلما خرجت العقرب فالنعل حاضرة ''جب بچھو اپنے بل سے باہر نکلے تو جوتا موجود ہو''۔

مسلم اتحاد کی ضرورت:۔ مسلم ممالک کا اتحاد وقت کی اہم ضرورت ہے۔ کاش کہ ہم شاعر رسول حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کا ماٹو اپنائیں۔''ہم وہ وارفتگان مے الست ہیں کہ ہماری ایک ہی ضرب دماغ پلپلا کر دیتی ہے۔

دوست دوست کو بھول جاتا ہے دریائے مرگ میں تیرنا ہمارا کام ہے

جنگ کا بنیادی قرآنی اصول:۔ اللہ کا فرمان ہے: اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ (الصّف61:4) ''اللہ یقیناً ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو اس کی راہ میں صف بستہ ہو کر لڑتے ہیں۔ جیسے کہ وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں'' اینٹوں کے ڈھیر کو دیوار نہیں کہا جا سکتا۔ دیوار تو تب کہلائے گی۔ جب اینٹیں باضابطہ ایک دوسرے کے ساتھ جڑ جائیں گی۔ قرآن مجید مومنوں میں سیسہ پلائی دیوار کی طرح یگانگت دیکھنا چاہتا ہے۔ جس کے لیے روحانیت لازمی ہے۔ یگانگت اور روحانیت کی صفات سے متصف انسانی گروہ جو اللہ کی اطاعت گزاری میں جانوں کا نذرانہ پیش کرنے پر ہمہ وقت تیار ہو۔ تو ایسے ہی پاکباز انسانوں پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ پھر اللہ نے مشاورت کا حکم دیا ہے۔ ساتھ ہی ''توکل علی اللہ'' کا حکم ہے۔ وَشَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ (آل عمران 3:159)''اور کاموں میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان سے مشورہ کیجیے۔ پھر جب آپ پختہ ارادہ کرلیں۔تو اللہ پر بھروسہ کیجیے''۔

اخلاق کی سربلندی:۔ اللہ کے سپاہی کی تربیت میں قوت ایمانی بنیادی عنصر ہے۔ قرون اولی میں ہرکلیس روم نے دمشق اور گرد نواح کے پناہ گزینوں کو اپنے دربار میں طلب کیا اور پوچھا۔ کہ تم لوگ تعداد اور سازوسامان میں زیادہ ہوتے ہوئے بھی مسلمانوں سے کیونکر ہار گئے؟ایک سن رسیدہ آدمی بولا۔مسلمانوں کا اخلاق ہماری نسبت بہت بلند ہے۔ وہ لوگ رات بھر عبادت کرتے ہیں۔دن کو روزہ رکھتے ہیں۔ وہ کسی انسان کے جذبات مجروح نہیں کرتے۔ ہر ایک کے ساتھ مساویانہ سلوک کرتے ہیں۔ ہم لوگ شراب کے رسیا ہیں۔عہد شکن ہیں اور کمزوروں کو جینے کا حق نہیں دیتے''۔(الجہاد فی الاسلام)

صبر اور مصابرہ:۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:يَآأَيُّهَاالَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ(آل عمران 3:200)''اے ایمان والو! صبر کرو پامردی دکھلاؤ۔ اور ہر وقت جہاد کے لیے تیار رہو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ تاکہ تم کامیابی حاصل کرسکو''۔صبر کا مفہوم قرآن کی روشنی میں تکالیف ۔مشکلات اور نقصانات کے باوجود مایوسی اور پریشانی جزع فزع سے بچ کر اپنے فرض اور مقصد پر جمے رہنا ہے۔ جبکہ رابطہ کا مفہوم اخوت قائم رکھنا۔ یہ جنگی حالات اور غیر جنگی حالات دونوں میں ضروری ہے۔ قرآن کا یہ وسیع تقاضاایک حالت کے لیے خاص نہیں ہے۔ یہ بات یاد رکھیں۔ کہ صبر کا مطلب چپ کرکے بیٹھنانہیں۔ بلکہ میدان جنگ میں ثابت قدمی سے لڑنا ہے۔نصرت الٰہی صرف ایسی فوج کے ساتھ ہے۔ جو خالص اللہ کی رضاکے لیے برسرپیکارہو۔ان سوچوں کے ساتھ سلمان رضی اللہ عنہ غزوہ خیبر، بیعت رضوان، فتح مکہ اور حجۃ الوداع میں شریک ہوئے۔اور بہادری کے جوہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دکھائے۔شیر اسلام حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہود کے مایہ ناز جرنیل مرحب کو جہنم واصل کرنا لاجواب کارنامہ ہے۔یہودی عورت کا کھانے میں زہر ملانا اور رسول اللہ ﷺ کا اپنی طرف سے اسے بھی معاف کردینا رحمۃ للعالمین کی شان کا ظہور تھا۔ اسی طرح بیعت رضوان میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے: لَقَدْ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (التوبۃ 9:128) ''لوگو تمہارے پاس ایک رسول آیا ہے۔ اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچے تو اسے گراں گزرتی ہے وہ (تمہاری فلاح کا) حریص ہے۔ مومنوں پر نہایت مہربان اور رحم والا ہے''۔کی تفسیر مشاہدہ کرلی۔ واقعی آپ ﷺ چلتے پھرتے قرآن تھے۔

فتح مکہ:۔فتح مکہ پر سلمان رضی اللہ عنہ دیکھ رہے ہیں کہ آپ دس ہزار قدسیوں کے لشکر کے ساتھ فاران کی پہاڑیوں سے مکہ میں بمطابق انجیل مقدس کی پیش گوئی کے داخل ہورہے ہیں۔کوئی کرّ وفر نہیں۔ بلکہ اللہ کی اطاعت گزاری میں عاجزی کے ساتھ پیشانی جھکی ہوئی ہے۔ جو بسا اوقات اونٹ کے کجاوے پر جالگتی ہے۔کوئی پروٹوکول نہیں۔ گارڈ آف آنر نہیں ''توپوں'' کی سلامی نہیں۔ حتیٰ کہ کوئی قتل وغارت نہیں صرف دس اشخاص کو قتل کرنے کا حکم دیا گیا۔ ان میں سے بھی سات اشخاص کو اسلام لانے پر چھوڑ دیا گیا۔باقی عبداللہ بن خطل ،مقیس بن صبابہ،حویرث بن نقید تھے۔ ابن خطل نے اسلام سے مرتد ہوکر اپنے مسلمان غلام کے خون سے ہاتھ رنگے تھے۔ مقیس بن صبابہ منافقانہ اسلام لایا۔ اس نے ایک انصاری مسلمان کو قتل کیا تھا۔ حویرث بن نقید نے آپ ﷺ کی دو صاحبزادیوں کے ساتھ دوران ہجرت شرارت سے انہیں اونٹ سے گرانے کی ہر ممکن کوشش کی۔ قریبہ لونڈی سنگر تھی۔ اس کا کام رسول اللہ ﷺ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہجو بیان کرتا تھا۔(سیرت النبی مولینا شبلی نعمانی ج ا)۔ فتح مکہ کا موازنہ آپ ''فتح'' امریکہ کے B-57 بمباروں کے آئے دن کے حملوں سے کر لیجئے۔ امریکی کتنے بے گناہ معصوموں کے خون سے اپنے ہاتھ رنگ رہے ہیں۔ فتح مکہ میں جب نبی اور مسلمانوں کے خون کے پیاسے اور مظالم توڑنے والے سامنے آئے تو اس حالت میں تھے۔ ''کاٹو تو جسم میں لہو نہیں'' لیکن رحمۃ للعالمین ﷺ نے اعلان فرمادیا: اذهبوا فانتم الطلقاء لا تثريب عليكم اليوم (طبری) ''جاؤ! آج تم آزاد ہو اور تم پر کوئی مؤاخذہ نہیں''۔

ایفائے عہد:۔ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا (بنی اسرائیل 17:34) ''بے شک عہد کے بارے میں تم سے سوال ہوگا'' طبرانی میں حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جعرانہ (جعرانہ طائف اور مکہ مکرمہ کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے جو طائف کی نسبت مکہ کے قریب ہے۔ نبی ﷺ نے غزوہ حنین کے بعد اس مقام سے عمرہ فرمایا تھا۔ جو عمرہ جعرانہ کے نام سے مروی ہے۔ زادالمعاد 92/2) میں آپ ﷺ کو ایک تحریر پیش کی اور عرض کیا کہ میں سراقہ جعشم ہوں فرمایا!'' آج عہد کی ادائیگی اور ایفائے عہد کا دن ہے۔ قریب آؤ'' میں قریب گیا اور ایمان لے آیا۔

حجۃ الوداع میں شرکت:۔ مکاشفات یوحنا باب نمبر 14 میں پیش گوئی ہے ''پھر میں نے نگاہ کی اور دیکھا کہ برہ سیہون پہاڑ پر کھڑا تھا اور اس کے ساتھ ایک لاکھ چوالیس ہزار'' اس پیش گوئی میں برہ سے مراد وہ ہے جو بعد از رب سب سے برتر ہو۔ یعنی رسول اللہ ﷺ۔ سیہون سے مقدس پہاڑی مراد ہے۔ ایک لاکھ چوالیس سے مراد تعداد ہے۔ یہی صحابہ رضی اللہ عنہم کی تھی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے مساوات کا نظارہ دیکھا۔ امیر غریب ایک ہی لباس اور عبادت میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ ساتھ خطبۃ الوداع بین الاقوامی چارٹر سنا۔

اللہ تعالیٰ کی سلمان رضی اللہ عنہ سے محبت: روایت ہے۔کہ رسول رحمت ﷺ نے فرمایا: ”کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے چار اشخاص سے محبت کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور یہ بھی بتایا گیا۔ کہ اللہ کریم ان کو دوست رکھتا ہے۔ عرض کیا گیا۔ کہ وہ کون کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ کہ علی ان میں سے ہے فرمایا اس کو تین بار۔ اور ابو ذر، سلمان فارسی اور مقداد رضی اللہ عنہم“۔ اس حدیث مبارکہ نے سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مقام بھی واضح کر دیا۔ یہ حضرات ”رضیت باللہ رباو بالاسلام دینا و بمحمدنبیا“ کا عملی نونہ تھے (ابن ماجہ باب فضائل اصحاب رسول اللہ ﷺ ص۔ 84)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو ناراض کرنا گویا ”اللہ کو ناراض کرنا ہے“۔

مسلم شریف کتاب الفضائل جلد نمبر 6 ص 175 پر درج حدیث مبارکہ پڑھئے۔ ”عائذ بن عمرو سے روایت ہے کہ ابوسفیان سلمان، صہیب اور بلال رضی اللہ عنہم کے پاس آیا۔ اور بھی چند لوگ بیٹھے تھے۔ انہوں نے کہا۔ اللہ کی تلواریں اللہ کے دشمن کی گردن پر اپنے موقع پر نہ پہنچیں (یعنی یہ اللہ کا دشمن نہ مارا گیا)۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ تم قریش کے بوڑھے اور سردار کے حق میں ایسا کہتے ہو؟ (ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مصلحت سے ایسا کہا۔ کہ کہیں ابو سفیان ناراض ہو کر اسلام قبول کرنے سے انکاری نہ ہو جائے) اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”اے ابوبکر! تم نے شاید ان لوگوں کو ناراض کر دیا۔ اگر تم نے ان کو ناراض کیا تو اپنے رب کو ناراض کیا۔ یہ سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان لوگوں کے پاس آئے اور کہنے لگے۔ اے بھائیو! کیا میں نے تم کو ناراض کیا؟ وہ بولے نہیں۔ اللہ تم کو بخشے اے ہمارے بھائی“۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلمان رضی اللہ عنہ کے مناقب:۔ ترمذی جلد دوم ص799پر درج فرمان رسول ﷺ پڑھئے:ان الجنة تشتاق الی ثلثة علی وعمار وسلمان ''جنت تین شخصوں کی مشتاق ہے،علی،عمار اور سلمان رضی اللہ عنہم کی''۔

سلمان رضی اللہ عنہ نقیب رسول ﷺ ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا''ہر نبی کو اللہ تعالیٰ نے سات نقیب عنائت فرمائے ہیں۔(نقیب برگزیدہ اور منتخب افراد کو کہتے ہیں)اور مجھے اللہ تعالیٰ نے چودہ نقیب عطاکیے ہیں۔ ہم نے پوچھا۔ کہ وہ کون ہیں۔تو آپ ﷺ نے فرمایا۔''میں اور میرے دونوں بیٹے (حسن اور حسین)،جعفر،حمزہ،ابوبکر،عمر،مصعب بن عمیر، بلال سلمان،عمار،مقداد،حذیفہ اور عبداللہ بن مسعود(رضی اللہ عنہم)۔(ترمذی شریف جلددوم ص797باب مناقب اہل بیت النبی ﷺ)۔

رسول اللہ ﷺ کی سلمان رضی اللہ عنہ کو وصیت:۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔''اے سلمان!اللہ کا رسول چاہتاہے۔کہ تم کو ایسے (بیش بہا)کلمات عطاکرے۔کہ تم جن کو رحمٰن سے مانگو اور ان میں دلچسپی لو۔ اور دن رات دعاکرو ان کلمات سے۔وہ کلمات یہ ہیں۔ اللھم انی اسئلک صحة فی ایمان وایمانا فی حسن خلق ونجاحا یتبعه فلاح ورحمة منک وعافیة ومغفرة منک ورضوانا(مستدرک حاکم)۔''اے اللہ! میں آپ سے اپنے ایمان کی درستگی کا سوال کرتاہوں اور ایمان جوحسن خلق میں ہے اور ایسی کامیابی جو فلاح کا موجب ہو۔ اور میں آپ سے آپ کی رحمت عافیت، مغفرت اور رضا مانگتاہوں''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلمان رضی اللہ عنہ کی دنیا سونی ہوگئی:۔ سورۃ النصر کا نزول آپ ﷺ کے مشن کی تکمیل اور سفر آخرت کا اشارہ ہے۔ جسے سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے فوری طور پر کوئی اور نہ سمجھ پایا۔ دنیا میں اسلام کا جھنڈا لہرانے سے آپ ﷺ کے نبی رحمت ہونے کا ہر سو اعلان ہورہا تھا۔ شیطان کے جال کے پھندے توحید کی صداؤں سے ٹوٹ چکے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حوض کوثر پر ملاقات کی خوشخبری سن چکے تھے۔ جزیرہ نما عرب اسلام کے اجالے سے منور تھا۔ پڑوسی ممالک میں قرآن کا نور لوگوں کے سینے روشن کررہا تھا۔ اس اثناء میں وہ لمحات بھی آگئے جس سے ہر ذی روح کو واسطہ پڑتا ہے۔ آپ ﷺ **اللھم الرفیق الاعلی** کہتے ہوئے دنیا فانی کو خیر باد کہہ کر رب کائنات کے حضور جا پہنچے۔ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ (الرحمٰن 26-27) ''ہر چیز فانی ہے۔ فقط آپ رب کی ذات ہی باقی رہ جائے گی''۔ اور جگہ حکم ربانی ہے: وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا (آل عمران 3:145) ''کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر کبھی نہیں مرسکتا۔ موت کا وقت لکھا ہوا ہے''۔ آپ ﷺ کی وفات کی خبر سے غم واندوہ کے بادل چھا گئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حواس کھو بیٹھے۔ عقلیں گم اور آوازیں بند ہوگئیں۔ حضرت عثمان سکتے کی حالت میں، حضرت علی بے حس وحرکت ہوگئے، حضرت عمر عقل گم کر بیٹھے اور تلوار سونت لی۔ آخر میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لاتے ہیں۔ حضور ﷺ کے چہرہ اقدس سے چادر اٹھا کر آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور فرمایا ''میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ ﷺ بے شک وفات پاگئے ہیں۔ پھر بولے! عمر بیٹھ جاؤ اور یہ آیت مبارکہ تلاوت کی۔ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ (آل عمران 3:144) ''اور محمد ایک رسول ہی تو ہیں۔ ان سے پہلے بھی بہت سے رسول گزر چکے ہیں۔ اگر وہ وفات پا جائیں یا شہید ہو جائیں۔ تو کیا تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے؟ (اسلام چھوڑ دو گے؟) اور اگر کوئی الٹے پاؤں پھر بھی جائے۔ تو اللہ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا۔ شکر گزاروں کو اللہ تعالیٰ جلد ہی اچھا بدلہ عطا کرے گا''۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے خطبہ کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زبان پر مذکورہ فرمان الٰہی جاری ہو گیا۔ صحابہ تمام کے تمام غم کی تصویر بنے ہوئے تھے۔

www.KitaboSunnat.com

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی دنیا سونی ہو گئی تھی۔ تصورات میں مدنی زندگی کے گزشتہ اوراق ایک ایک کر کے گھوم رہے تھے۔ سلمان کو اگرچہ اپنے سابقہ معلمین کی وفات کے غم برداشت کرنے کا تجربہ تھا۔ لیکن نبی اکرم ﷺ کی وفات کا غم تمام زندگی کے غموں اور دکھوں کے مجموعے سے بھی بڑھ کر تھا۔ خیالات کی دنیا میں سرور کائنات ﷺ کے عطا کردہ اعزازات کا منظر آنکھوں کے سامنے گھوم رہا تھا۔ پھر یہ اعزازات رب کائنات کے حکم ہی سے تو عطا کئے گئے تھے۔ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى (النجم 53:4-3) ''وہ (محمد رسول اللہ ﷺ) اپنی خواہش سے کچھ نہیں کہتے جو کہتے ہیں نازل کردہ وحی ہوتی ہے۔'' یہ سوچ انہیں ہر پہلو پریشان کر رہی تھی۔ کہ 32 سال کی صعوبتوں کا اجر اللہ کریم نے مجھے خوب دیا۔ لیکن یہ دس سال کا وقت تو ایسے نظر آ رہا ہے۔ جیسے پلک جھپکنے کا ہی عرصہ ہو۔ لیکن سورۃ آل عمران کی آیات ان کی ڈھارس بندھا رہی تھیں۔ ''کہ موت کا وقت لکھا ہوا ہے'' مزید تسلی سورۃ توبہ کی یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیت کریمہ دے رہی تھی۔اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ(التوبۃ 111)''اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال جنت کے عوض خرید لیے ہیں''۔قرآن ہمیں یہ درس بھی دیتاہے۔(سلمان رضی اللہ عنہ بھی باربار یہی سوچ رہے تھے)۔اَلَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَاللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ وَالصّٰبِرِیْنَ عَلٰی مَآ اَصَابَھُمْ وَالْمُقِیْمِی الصَّلٰوۃِ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ (الحج22:35)''وہ لوگ کہ جب اللہ کا ذکر کیاجائے۔ تو ان کے دل دہل جاتے ہیں۔ اور کوئی مصیبت پہنچے تو اس پر صبر کرتے ہیں۔ اور نماز قائم کرتے ہیں۔ اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے۔ اس میں سے خرچ کرتے ہیں''۔نیز فرمایا:وَعَدَاللّٰہُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا وَمَسٰکِنَ طَیِّبَۃً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰہِ اَکْبَرُ ذٰلِکَ ھُوَالْفَوْزُ الْعَظِیْمُ(التوبۃ 9:72)''اللہ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے ایسے باغات کا وعدہ کررکھا ہے۔ جن میں نہریں جاری ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ نیز سدا بہار باغات میں پاکیزہ قیام گاہوں کا بھی (وعدہ کررکھاہے)اور اللہ کی خوشنودی تو ان تمام نعمتوں سے بڑھ کر ہوگی۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے''۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ آپ ﷺ نے فرمایا:''اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا۔ اے جنت والو! کیا تم خوش ہوگئے۔ وہ عرض کریں گے۔ اے ہمارے رب! ہم خوش کیوں نہ ہوں۔ تو نے ہمیں وہ کچھ عنایت فرمایاہے۔ جوکہ اپنی مخلوق میں سے کسی کونہیں دیا۔ اللہ فرمائیں گے کیاتمہیں ان تمام نعمتوں سے بڑھ کر ایک اور نعمت نہ دوں۔ وہ کہیں گے۔ کہ اب اس سے بڑھ کر اور کونسی نعمت ہوسکتی ہے؟ اللہ فرمائیں گے۔ میں تمہیں اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رضا سے نوازتا ہوں۔ اب کبھی تم سے ناراض نہیں ہوں گا'' (بخاری) ان آیات کریمہ اور حدیث مبارکہ نے سلمان رضی اللہ عنہ کو یہ عظیم سانحہ برداشت کرنے کا حوصلہ اور عزم عطا کیا۔

غم والم کی فضا میں سوچ:۔ غم والم سے چور لیکن صبر کی نعمت سے معمور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نوزائیدہ اسلامی ریاست کے بارے میں سوچ رہے ہیں۔ کہ رحمت دو عالم ﷺ کی وفات کے بعد اب کیا ہوگا؟ کہیں وہ لوگ جن کا اسلام دور جاہلیت سے قریب تر ہے۔ الٹے پاؤں کفر میں نہ لوٹ جائیں اور اسلامی معاشرے کو نقصان پہنچانے کا موجب نہ بنیں۔ انہیں یہ بھی بخوبی علم تھا۔ کہ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم ان کی طرح غمزدہ اور پریشان خاطر ہیں۔ اسی اثنا میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیفۃ المسلمین چن لیا جاتا ہے۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا لشکر کوچ کرنے والا تھا۔ لیکن رسول اللہ ﷺ کی وفات کی وجہ سے کوچ چند دنوں کے لیے مؤخر کر دیا گیا تھا۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے خدشات درست ثابت ہوئے۔ قبائل میں سے کچھ نے اسلام سے ارتداد کا اعلان کر دیا۔ مزید یہ کہ مدینہ منورہ پر دشمنوں کے حملے کی افواہیں گردش کرنے لگیں۔ امت مسلمہ اس وقت ایک نازک ترین مرحلے میں تھی۔ فیصلے اگر درست سمت میں ہوتے تو حالات پر بطریق احسن قابو پایا جاسکتا تھا۔ اور کامیابی قدم چومتی۔ ورنہ خاکم بدہن ملت اسلامیہ کا شیرازہ بھی تسبیح کا دھاگہ ٹوٹنے کی مانند منتشر ہوسکتا تھا۔ اکثریت نے بشمول حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفۃ الرسول کو مشورہ دیا۔ کہ حالات کی سنگینی کی وجہ سے اسامہ کا لشکر روک لیا جائے۔ تا کہ مدینہ منورہ کی سلامتی تو یقینی ہوجائے۔ لیکن خلیفۃ الرسول نے پرجوش طور پر اعلان کیا۔ وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ (سورۃ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آل عمران139)''دل تھوڑا نہ کرو۔ تم ہی غالب رہو گے۔ اگر تم مومن ہو''۔اس آیت مبارکہ میں کس مؤثر پیرائے میں صبر وہمت سے کام لینے کا حکم ربانی ہے۔ رب کریم نے دین اسلام کو دوسرے تمام ادیان پر غالب کرنے کا کام مؤمنین کو سونپ دیا۔ یہ ڈیوٹی مجاہدین سے عزم واستقلال اور قوت وشجاعت کا مطالبہ کرتی ہے۔ حوصلہ ہوتو ممولہ بھی شہباز سے ٹکراجاتا ہے۔ اور شہباز کو لینے کے دینے پڑجاتے ہیں۔ تاریخ اسلام ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے۔ یہ حوصلہ اور جذبہ ہی تو ہے۔ کہ ایمان کی دولت سے مالامال وہ اصحاب موسیٰ علیہ السلام جو چند ثانیے پہلے جادوگر تھے۔ انعام واکرام کے لالچ میں فرعون کی طرف سے موسیٰ علیہ السلام سے مقابلہ کے لیے میدان میں اترے تھے۔ اب فرعون کی پھانسی کی دھمکی کے جواب میں:فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ (سورۃ طٰہٰ آیت 72)''لہذا تو جو کچھ کرنا چاہے کر گزر''۔ پھانسی کے پھندے کو چومنے کے لیے تیار ہیں۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے:اللھم انی اعوذبک من الھم والحزن واعوذبک من العجز والکسل واعوذبک من الجبن والبخل واعوذبک من غلبة الدین وقھرا الرجال (سنن ابوداؤد، الاستعاذہ)۔''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں فکر ورنج سے۔ اور تیری پناہ چاہتا ہوں بے بسی اور سستی سے۔ اور تیری پناہ چاہتا ہوں بزدلی اور کنجوسی سے۔ اور تیری پناہ چاہتا ہوں قرض کے غلبہ سے اور بندوں کے قہر سے''۔

زندگی میں کامیابی کا راز بحر بے کراں سے کھیلنا ہے:۔ زندگی میں کامیابی ان لوگوں کے مقدر میں ہوتی ہے۔ جو دنیوی زندگی کے بحربیکراں کی موجوں سے مردانہ وار کھیلنا جانتے ہوں۔تن آسان اور بزدل لوگ تو جنگ کے دنوں میں چوہیا کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھڑاک سے ہی حواس باختہ ہوجاتے ہیں۔ اور ڈر کے مارے حالت یہ ہوتی ہے ''چورتے لاٹھی دو۔ میں اور باپو اکیلا'' جبکہ اللہ کریم نے فرمایا ہے: وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ (سورۃ الانفال 60) ''اور جہاں تک ممکن ہو۔ کافروں کے مقابلہ کے لیے قوت اور جنگی گھوڑے تیار رکھو۔ جن سے تم اللہ اور اپنے دشمنوں کو خائف کر سکو''۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے ''میرا رزق میرے نیزے کی انی کی چھاؤں میں ہے'' (ابوداؤد)۔ گزشتہ دور میں گھوڑے اور اونٹ پر سوار ہو کر لڑائی کی جاتی تھی۔ تو آج Advancement کی وجہ سے ہوائی جہاز، بحری جہاز، توپ اور میزائل ہیں۔ یاد رہے پوری تیاری بہت ضروری ہے۔ لیکن توکل پھر بھی ''اللہ'' پر ہوگا۔ خیر وشر کا معرکہ تو آفرینش سے چلا آرہا ہے۔ اور قیامت تک جاری رہے گا۔

آسماں ہوگا سحر کے نور سے آئینہ پوش اور ظلمت رات سیماب پا ہو جائے گی
پھر دلوں کو یاد آئے گا پیامِ سجود پھر جبیں خاکِ حرم سے آشنا ہو جائے گا

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب پہاڑوں پر چڑھتے تھے۔ تو تکبیر کا غلغلہ بلند کرتے تھے۔ اور جب بلندی سے نیچے اترتے تھے۔ تو سبحان اللہ کا ترانہ پڑھتے تھے۔ نماز میں بھی قیام وقعود، رکوع وسجود اور تکبیر وتسبیح کو اسی قالب میں ڈھالا گیا۔

دنیا نے ہمیشہ ہی فوج کی حقیقت کو سمجھنے میں غلطی کی ہے۔ اسلام کا سب سے بڑا فوجی کارنامہ یہ ہے۔ کہ اس نے اس عالمگیر غلطی کا طلسم ختم کر دیا۔ صدیوں تک دنیا نے فوج کا مفہوم اسی قدر سمجھا تھا۔ کہ فوج بہت بڑی تعداد کے مجموعے کا نام ہے۔ اس کی طاقت صرف تعداد اور آلات حرب سے ہی عبارت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ آج بھی جب کہ فوجی نظام بلندیوں کی انتہا کو چھو رہا ہے۔ کثرت تعداد ہی کو ترجیح دی جاتی ہے۔ فتح وظفر کی امیدیں کثرت تعداد سے وابستہ کرلی جاتی ہیں۔ چند سال پہلے فوجی قابلیت پیدا کرنے کے لیے ''اسپارٹا'' میں ایک قانون نافذ کیا گیا تھا۔ جس کے تحت ضعیف اور کمزور بچوں کو پیدائش پر ہی ہلاک کردیا جاتا۔ اس سے کسی حد تک دیوہیکل نوجوانوں کا اضافہ تو ہوا۔ لیکن یہ نظام بھی کثرت تعداد کے اصول کی پیداوار تھا۔ یہ بات اظہر من الشّمس ہے کہ فوج میدان جنگ میں کسی خارجی طاقت سے نہیں لڑتی بلکہ وہ دشمن کا مقابلہ جذبات کی اندرونی قوت سے کرتی ہے۔ جذبات کی یہ قوت غیر محدود تعداد اور غیر معمولی طاقت کے سپاہیوں کے لیے مخصوص نہیں۔ بلکہ یہ قوت تو چند کمزور انسانوں اور مسکینوں کے اندر بھی پیدا ہوسکتی ہے اور وہی نتائج حاصل کرتی ہے۔ جو ٹڈی دل لشکر حاصل کرتا ہے۔ اسلام وہ پہلا مذہب ہے۔ جس نے فوجی نظام کی تربیت میں ''مادیت پرستی'' کو نظر انداز کردیا۔ اور اس کی ترکیب ''روح'' سے کی ہے۔ اسلام نے فوج کو صبر وتوکل اور عزم واستقلال کی تعلیم دی۔ ہر غزوہ و سریہ اور بعد ازاں ہر لڑائی اسی زریں اصول پر عمل کر کے جیتی گئی۔ روزہ، زکوٰۃ وخیرات اور صبر وتوکل میدان کارزار میں ثابت قدمی کی تعلیم ہی تو ہیں۔ اسلام حق وصداقت کی سربلندی کے لیے آیا ہے۔ اور حق وصداقت کا میدان صرف جہاد کی بدولت فتح ہوسکتا ہے۔ سورۃ العصر میں حکم ربانی ہے: وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِی خُسْرٍ اِلَّاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ (العصر) ''زمانے کی قسم! بلاشبہ انسان خسارے میں ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے۔ اور ایک دوسرے کو حق کی تلقین اور صبر کی تاکید کرتے رہے''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورۃ الحج میں حکم ربانی ہے:وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ هُوَ اجْتَبَاكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ(الحج 22:78)۔'' اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے۔ اس نے تمھیں (اپنے کام کے لیے) چن لیا ہے اور دین میں کوئی ناروا بوجھ تم پر نہیں ڈالا''۔

ایک نہایت ہی اہم بات ہر وقت ذہن میں رکھنے کی ضرورت ہے۔ کہ جنگ (WAR) میں سکہ رائج الوقت انسانی جانیں ہوتی ہیں۔ روپے، ریال، ڈالر نہیں۔ لہذا قائدین جنگ (ان کا Rank رینک چھوٹا ہو یا بڑا) پر عظیم ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ کہ وہ میدان جنگ میں مناسب تیاری اور پلاننگ سے جائیں۔ اللہ نہ کرے۔ اگر مناسب تیاری اور پلاننگ کے بعد بھی غلبہ حاصل نہ ہو۔ بلکہ مغلوب ہوتے نظر آئیں تو قائدین پر فرض ہوجاتا ہے۔ کہ ترکش میں آخری گولی تک جنگ جاری رکھیں۔ اگر گولیاں ختم ہوجائیں۔ تو Bayonet Fighting دست بدست جنگ (رائفلوں کے سروں پر لگے ہوئے تیز دھار چھروں سے) کرنا چاہیے۔ آفیسرز کو میدان جنگ میں سپاہیوں کے مابین ہونا چاہیے۔ تا کہ مورال بلند رہے۔ قائد کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ معیاری کردار کا حامل ہو۔ اس سے سپاہیوں پر خوشگوار اثرات پڑتے ہیں۔ وہ زیادہ جانفشانی سے لڑتے مرتے ہیں۔ لیکن ہر حال میں حکم ربی اور فرمان رسول رحمت ﷺ آنکھوں کے سامنے ہو۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا۔ کہ ہر ایکشن رضائے الٰہی اور سنت رسول ﷺ کے مطابق ہوگا۔ اور یہی ہر مومن کی زندگی کا مقصد ہے۔ جنگی قیدی ہونے کی صورت میں بھی وہ تکالیف سے بچنے کی خاطر وطن عزیز سے بے وفائی کا مظاہرہ نہ کرے۔ فاتح ہونے کی صورت میں ''فتح مکہ'' کے اسوہ حسنہ سے روشنی حاصل کرے۔ لوٹ مار اور عورتوں کی بے حرمتی سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے آپ کو محفوظ رکھے۔ (سالنامہ سیارہ ڈائجسٹ)

یقین پیدا کر اے ناداں، یقین سے ہاتھ آتی ہے
وہ درویشی کہ جس کے سامنے جھکتی ہے فغفوری

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا چہرہ کھل گیا: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک تاریخ ساز فیصلہ کیا جو انہی کے شایان شان تھا۔ بخاری و مسلم میں واقعہ کچھ اس طرح آیا ہے۔ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی۔ اور ان کے بعد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنائے گئے۔ تو عرب کے کچھ لوگ کافر ہوگئے (قبیلہ غطفان اور بنی سلیم نے زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار کردیا۔ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کو کافر کہا۔ اور ان سے جنگ کا ارادہ کیا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ آپ کس طرح (مسلمان) لوگوں سے لڑتے ہیں۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ مجھے حکم دیا گیا ہے ان (کافر) لوگوں سے اس وقت تک لڑوں۔ یہاں تک کہ وہ لاالہ الا اللہ کہیں (مسلمان ہوجائیں) پھر جس نے کہا۔ لاالہ الا اللہ تو اس نے اپنی جان اور اپنا مال مجھ سے بچالیا۔ مگر اسلام کے حق کے ساتھ، اس کا حساب اللہ پر ہے۔ پھر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے) کہا۔ اللہ کی قسم! میں لڑوں گا اس شخص سے جس نے نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کیا۔ اس لیے کہ زکوٰۃ مال کا حق ہے (جس طرح نماز نفس کا حق ہے) اللہ کی قسم! اگر یہ (منکرین زکوٰۃ) مجھے بکری کا بچہ نہیں دیں گے جو وہ رسول اللہ ﷺ کے وقت دیتے تھے۔ میں ان سے اس کے نہ دینے پر لڑوں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اللہ کی قسم! میں نے اس دن جانا کہ اللہ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ کا سینہ کھول دیا ہے (لڑائی کے لئے) پھر میں نے جانا کہ وہ (لڑنا) منکرین زکوٰۃ سے حق ہے"۔ زکوٰۃ کی آمدنی سے اسلامی حکومت نظم ونسق چلاتی ہے۔ اگر بیت المال (خزانہ) ہی خالی ہوگا۔ تو حکومت فیل ہوجائے گی۔ ادھر مسیلمہ کذاب مدینہ منورہ پر حملہ آور ہونے کی تیاری کررہا تھا۔ خلیفۃ المسلمین کو یہ تینوں اہم فیصلے کرنے تھے۔ زکوٰۃ کا ایک مصرف قرآن میں "فی سبیل اللہ" (جہاد) ہے۔ حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے لشکر کو الوداع کہا۔ پھر منکرین زکوٰۃ پر تلوار اٹھائی اور مسیلمہ کذاب کے لیے فوج روانہ کی۔ اللہ نے تینوں محاذوں پر فتح دی۔ منکرین زکوٰۃ نے پھر سے زکوٰۃ کی ادائیگی کی تجدید کی۔ مسیلمہ کذاب واصل جہنم ہوا اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فتح وظفر کے پھریرے لہراتے ہوئے واپس آئے۔

یہ فیصلے اور ان کے نتائج سے سلمان رضی اللہ عنہ کی روح کو مزید جلا ملی۔ چہرہ کھل گیا تھا۔ اور اطاعت گزاری وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ کی قوت میں مزید نکھار آیا۔ غم واندوہ کے بادل چھٹ گئے۔ کیونکہ انہوں نے اپنی آنکھوں سے خلافت کے دور میں بھی وَجَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا کی عملی تفسیر کا مشاہدہ کرلیا تھا۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ (سورۃ البینہ آیت 8)۔ خلافت صدیقی میں اسلامی فتوحات کے شان دار دور کا آغاز ہوگیا تھا۔ اور مسلم مجاہدین چہار سو پھیل گئے تھے۔

دور فاروقی اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ:۔ حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ کے عہد میں مرتدین عرب اور مدعیان نبوت کا خاتمہ ہوچکا تھا۔ اسلامی فتوحات کا آغاز ہوچکا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خلافت کی ذمہ داری سنبھالتے وقت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا:لو علمت ان احدا اقوی علی ھذا الامر منی لکان ان اقدم فیضرب عنقی اھون علی (موطا امام محمد)۔''یعنی اگر میں جانتا کہ کوئی شخص اس کام (خلافت) کے لیے مجھ سے زیادہ قوت رکھتا ہے۔تو خلافت قبول کرنے کی بجائے میرے نزدیک یہ زیادہ آسان تھا کہ میری گردن ماردی جائے''۔

خلیفہ دوم کے ان الفاظ پر غورکرو تو پتہ چلتا ہے کہ ہر لفظ صحت سے عبارت ہے۔ فاروقی ہیبت سے تو ابلیس بھی لرزہ براندام تھا۔ انہیں دیکھ کر وہ اپنا راستہ بدل لیتا تھا۔لیکن اس کے برعکس خود خلیفہ وقت نہایت صالح، خوف الٰہی اور اللہ کے حضور جوابدہی کے احساس سے کانپ رہے تھے۔

مشہور ومعروف واقعہ:۔امیر المومنین حضرت عمررضی اللہ عنہ یمنی چادریں اوڑھے خطبہ دینے کے لیے منبر پر جاتے ہیں۔ یہ یمنی چادریں مال غنیمت میں یمن سے آئی تھیں اور فی کس ایک ایک چادر کی تقسیم ہوئی۔ خطبہ شروع کرتے ہوئے فرمایا''لوگو!سنو!اللہ تم پر رحم فرمائے، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوجاتے ہیں اور کہتے ہیں واللہ! ہم نہیں سنیں گے،سیدنا حضرت عمررضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، اے ابوعبداللہ!یہ آپ کیا فرمارہے ہیں؟حضرت سلمان رضی اللہ عنہ گویا ہوئے، اے عمر!آپ ہم سے زیادہ دنیا کی طرف راغب ہیں۔آپ نے ہم کوایک ایک چادردی۔مگرآپ دو چادریں پہنے ہوئے ہیں،حضرت عمررضی اللہ عنہ نے کہا،عبداللہ کہاں ہیں؟ حضرت ابن عمررضی اللہ عنہ نے آکر شہادت دی کہ دوسری چادر انہوں نے اپنے والدمحترم کو دی ہے۔ جسے وہ پہنے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ اس پر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا، اب آپ فرمائیے۔ ہم ضرورسنیں گے اورآپ کی اطاعت کریں گے''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہتے تو سب ہیں کہ ہوں اوجِ ثریا پہ مقیم
پہلے ویسا کوئی پیدا تو کرے قلبِ سلیم

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے گھر والوں (اہل بیت) کی انتہائی عزت وتکریم کرتے تھے۔ غزوہ احزاب کے موقعہ پر سلمان رضی اللہ عنہ کو جیسے پہلے ذکر ہوچکا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے سلمان منا فرما کر اہل بیت کی اعزازی (Honrary) رکنیت عطا فرما دی تھی۔ اسی بنا پر سلمان رضی اللہ عنہ بھی اہل بیت میں شمار ہوتے تھے۔ خلیفہ دوم ان کا بہت زیادہ احترام کرتے تھے۔ ایک مرتبہ سلمان رضی اللہ عنہ دربار خلافت میں آتے ہیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تکیہ سے ٹیک لگائے بیٹھے ہیں۔ ان کو آتے دیکھ کر خلیفۃ المسلمین نے اپنا تکیہ انہیں پیش کر دیا۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا۔ اے ابوعبداللہ! کچھ تفصیل بیان فرمائیں۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک دفعہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت تکیہ سے ٹیک لگائے تشریف فرما تھے۔ مجھے دیکھ کر آپ ﷺ نے تکیہ میرے سامنے ڈال کر ارشاد فرمایا: ''اے سلمان جو مسلمان اپنے بھائی کے ہاں گیا۔ اور صاحب خانہ نے احترام واکرام کے طور پر مہمان کو اپنا تکیہ پیش کر دیا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادے گا'' (سیرت سلمان فارسی بحوالہ مستدرک حاکم)۔

ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ بتاؤ! کہ میں بادشاہ ہوں یا خلیفہ؟ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فوراً جواب دیا۔ اگر آپ بیت المال سے ایک درہم بھی ناحق لیں گے اور اسے بے جا خرچ کریں گے۔ تو آپ بادشاہ ہیں۔ خلیفہ نہیں'' (سیرت سلمان فارسی بحوالہ طبقات ابن سعد)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوعمر وانصاری رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے۔ کہ خلیفہ دوم نے ایک انصاری کو زکوٰۃ کی وصولی پر مقرر کیا۔ کچھ روز گزرنے کے بعد وہ عامل زکوٰۃ مدینہ میں ہی مقیم نظر آیا۔ جبکہ اسے خلیفہ کے حکم کی اطاعت میں اپنے فرض کی بجا آوری کے لئے جانا ضروری تھا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ تم اپنی ڈیوٹی پر کیوں نہیں گئے؟ کیا تم نہیں جانتے۔ کہ تمہیں وہی اجر ملے گا۔ جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کو ملتا ہے۔ اس نے کہا نہیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا! وہ کیوں؟ انہوں نے کہا۔ مجھے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد یاد ہے۔ کہ ”جس شخص کو لوگوں کی معاملات کا ذمہ دار بنایا گیا۔ اسے قیامت کے دن لا کر آگ کے پل پر کھڑا کر دیا جائے گا۔ اس کے کھڑا ہونے سے پل ہلنے لگے گا۔ پل کے ہلنے کی وجہ سے اس بندے کا ہر عضو اور جوڑ ہل جائے گا۔ اس کے بعد اسے اپنی اصلی حالت پر کیا جائے گا اور حساب لیا جائے گا۔ اگر وہ محسن نکلا۔ تو احسان کے فیض کی وجہ سے نجات پا جائے گا۔ اگر خطا کار نکلا۔ تو پل اسے اپنی آغوش میں لیے ہوئے ستر سال کی مسافت کی گہرائیوں میں گر پڑے گا“۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا۔ تم نے یہ روایت کس سے سنی؟ اس نے کہا۔ حضرت ابوذر غفاری اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہما سے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں سے پوچھا۔ تو ان دونوں صحابہ رضی اللہ عنہما نے جواب کہا۔ ہاں! ہم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بولے۔ افسوس ہے عمر پر! اس انجام کے ہوتے ہوئے اس ذمہ داری کو کون اٹھا سکتا ہے؟ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کہا۔ صرف وہ شخص جس نے اللہ کے حضور اپنی ناک رگڑی اور رخسار زمین کے ساتھ چمٹا دیے۔ (سیرت سلمان فارسی بحوالہ ابن ابی الدنیا)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایران کے ساتھ معرکے:۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد میں مرتدین عرب اور جھوٹے مدعیان نبوت کا فتنہ ختم ہونے کے بعد فتوحات کا آغاز ہو چکا تھا۔ خلافت کے دوسرے سال یعنی 12 ہجری میں عراق پر لشکر کشی ہوئی۔ حیرہ کے تمام اضلاع فتح ہو گئے تھے۔ مہمات مذکورہ ابھی ابتدائی مراحل میں ہی تھیں۔ کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اللہ کو پیارے ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نزدیک اہم ترین کام ان مہموں کی کامیابی سے ملت اسلامیہ کی خوشحالی مقصود تھی۔ عراق فارس کی حکومت کا اٹوٹ انگ تھا۔ نوشیروان عادل کے پوتے پرویز کے عہد تک ایرانی سلطنت زورآور رہی۔ پرویز کے مرنے سے یکے بعد دیگر پانچ حکمرانوں کے قلیل ترین عرصے میں تبدیل ہونے سے ملک سول وار کے دہانے پر تھا۔ طوائف الملوکی شروع ہوا چاہتی تھی۔ ظلم وستم کا ڈنکا بج رہا تھا۔ حضرت مثنیٰ رضی اللہ عنہ نے خلیفہ اول سے لشکر کشی کی اجازت لے لی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیعت کرنے والوں سے عراق میں جہاد کا عہد بھی لیا۔ ایرانیوں کو اپنی کثرت سپاہ اور جنگی سامان پر ناز تھا۔ جبکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمۃ اللہ علیہم کو جنگ میں شہادت کے مقام پر فائز ہونے کی بے تابی تھی۔ شہادت کی فضیلت دل میں سمائے لاالٰہ الااللہ کی حکمرانی کے لئے مسلمان عراق کے تمام علاقے میں پھیل گئے اور فتوحات پر فتوحات ہوتی گئیں۔

ہم وطنوں کو دعوت اسلام:۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ لشکر اسلامی کی کمان (Command) کر رہے ہیں۔ ایک ایرانی محل کا محاصرہ کر کے ایرانیوں کو کہتے ہیں۔ ''میں تمہارا آدمی ہوں۔ تم مشاہدہ کر رہے ہو۔ کہ عرب کس طرح میری اطاعت کر رہے ہیں۔ اگر تم مسلمان ہو جاؤ۔ تو تمہارے بھی ویسے ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقوق ہیں۔ جیسے ہمارے ہیں۔ اور تم پر وہی قانون نافذ العمل ہوگا۔ جو ہم پر ہے۔ اگر تمہیں ہمارا دین اسلام قبول کرنے سے انکار اور آتش پرستی پر اصرار ہے۔ تو ہم تمہیں تمہارے ہی دین پر چھوڑے دیتے ہیں۔لیکن تم کو ہماری اطاعت کرنا ہوگی۔ جزیہ باقاعدہ ادا کرو گے'' پھر آپ نے ایرانی بولتے ہوئے کہا'' تم کوئی قابل ستائش نہیں ہو۔ اگر تم انکار کرو گے۔ تو ہم تم سے برابری کے ساتھ لڑائی کریں گے'' مجوسی کہنے لگے'' ہم جزیہ تو کسی صورت میں نہیں دیں گے۔ بلکہ تم سے جنگ کریں گے'' مسلمانوں نے کہا۔ اے ابوعبداللہ! کیا ہم ان سے لڑائی شروع نہ کردیں۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں۔ اور ایرانیوں کو تین دن تک لگاتار دعوت اسلام دیتے رہے۔ جیسا کہ فرمان رسول ﷺ ہے۔ لیکن ان بدنصیبوں پر کچھ اثر نہ ہوا۔ پھر فرمایا: اٹھو! اور ان سے لڑائی کرو۔ مجاہدین اسلام نعرہ تکبیر (اللہ اکبر) بلند کرتے ہوئے ایرانیوں پر حملہ آور ہوئے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مدد کی۔ اور محل فتح ہوگیا۔ (ترمذی)۔

ایران کی فتح:۔ اسلامی افواج ایران میں داخل ہوکر آندھی کی طرح تمام علاقوں میں پھیل گئیں۔ پے درپے فتوحات نے خیر مقدم کیا۔ کسریٰ کے محل پر قبضہ کرلیا۔ اس کا تاج، ہیرے جواہرات سے مزین قالین، ہار اور کنگن ضبط کرکے دربار خلافت مدینہ منورہ میں بھیج دیے گئے۔ رسول اللہ ﷺ کی مبارک پیش گوئی حرف بحرف پوری ہوگئی۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ کو بلایا۔ اور کسریٰ کے کنگن انہیں پہنا کر فرمایا۔ ہاتھ اٹھاؤ اور کہو۔ ''تعریف اس اللہ کی ہے۔ کہ جس نے خدائی کا دعویٰ کرنے والے ہر مزسے چھین کر بنی مدلج کے ایک بدو ''سراقہ بن مالک بن جعشم'' کو پہنایا'' (سیرت سلمان فارسی بحوالہ استیعاب)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلمان رضی اللہ عنہ کے دیس میں اسلام کا اجالا:۔ ایران فتح ہوگیا۔ بادشاہت کا خاتمہ ہوگیا۔ایرانی مجاہدین اسلام کو حیرانی اور شکریے کے ملے جلے جذبات سے دیکھ رہے تھے۔یہ شاہی افواج نہیں تھیں۔جولوٹ مارکرتیں۔ یہ تو غلامان محمد ﷺ تھے۔ان جیسا پاکیزہ کردار آج تک ایرانیوں نے نہیں دیکھا تھا۔

☆ یہ فرشتوں کی فوج تھی جو زمین پر اتر آئی تھی۔ ☆ یہ قدسیوں کی جماعت تھی۔جو ایران پہنچی تھی۔

☆ یہ ایمان کی مشعلیں تھیں۔ جو آتش پرستی کے خاتمہ پر ایران میں روشن ہوئیں۔اس سے ایران میں ہر سُو توحید کی روشنی پھیلی۔اہل فارس نے حاملان قرآن وسنت کا کردار بغور مشاہدہ کیا۔انہیں ہار کے موتیوں کی مانند پایا۔ تمام موتی زرق برق والے تھے اور رسالت محمدی کے ہار کے دھاگے میں پروئے ہوئے تھے۔ ایرانی ذمی بن کر جزیہ دے کر اپنے دین پرقائم رہ سکتے تھے۔ لَاۤ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ (سورة البقرة آیت256) ’’دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے‘‘۔اسلامی کلچر،مساوات اور مسلمانوں کی عملی کردار نے اپنا اثر دکھایا۔ ایرانی گروہ در گروہ اسلام میں داخل ہوگئے۔سلمان رضی اللہ عنہ کے دیس میں ایمان کی بہار آئی۔ ایمان باللہ کے پھول کھلنے لگے۔ اہل ایران خلیفہ دوم کو دعائیں دے رہے تھے۔اسلام کے نتیجے میں ایران میں اسلامی حکومت قائم ہوگئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اب ایران (مدائن) کے گورنر کا انتخاب درپیش تھا۔ گوہر نایاب کومنظر عام پر لانا چاہتے تھے۔خلیفہ کی دور رس نگاہوں نے مدائن کی گورنری کے لیے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا انتخاب کیا۔ سبحان اللہ!غلام حکمرانی کررہے ہیں۔ پھر اہل صفہ کا ستارہ جو بے گھر تھا اور رشد و ہدایت کا متلاشی تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکمران آئینہ قرآن کی نظر میں:۔ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰى اَهْلِهَا وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا(النساء 4:58)''(مسلمانوں)بلاشبہ اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ جو امانتوں کے حقدار ہیں۔انہیں امانتیں ادا کرو۔اور جب لوگوں میں فیصلہ کرنے لگو تو انصاف سے فیصلہ کرو۔ اللہ تعالیٰ یقیناً اچھی نصیحت کرتا ہے۔ اور وہ سب کچھ سننے والا اور دیکھنے والا ہے''۔ابن ابی حاتم میں ہے ''کہ اللہ تعالیٰ حاکم کے ساتھ ہوتا ہے جب تک کہ وہ ظلم نہ کرے''۔عدل وانصاف اور امانتوں کا احترام یہ حکومت کے استحکام کی بنیادی شرائط ہیں۔ دوسری جگہ حکم ربانی ہے۔اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ (الحج 22:41)۔''یہ وہ ہیں اگر ہم انہیں زمین میں اقتدار بخشیں تو صلوٰۃ قائم کریں۔ زکوٰۃ ادا کریں۔اچھے کاموں کا حکم کریں۔اور برے کاموں سے روکیں۔اور سب کاموں کا انجام تو اللہ کے ہاتھ میں ہے''امر بالمعروف اور نہی عن المنکر واقامت صلوٰۃ اور زکوٰۃ کی وصولی اور وہیں کے غرباء میں تقسیم اسلامی حکومت کے فرائض ہیں۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ عہد نبوی ﷺ عہد صدیقی اور پھر عہد فاروقی کے عینی شاہد تھے۔ اس لئے ان پاکیزہ ادوار کے واقعات اور منصفانہ فیصلوں کی روداد وہ ہمیشہ اپنے دل کی آنکھوں سے دیکھا کرتے اور اپنے آپ کو اسی معیار پر جانچا کرتے تھے۔حقوق العباد کا نام سنتے ہی ان کی روح لرز اٹھتی۔کیونکہ شہید کے تمام گناہ خون کا قطرہ گرتے ہی معاف ہوجاتے ہیں۔لیکن قرض وغیرہ نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عہد نبوی (ﷺ) اور خلفائے راشدین کے عہد کے زریں واقعات

حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت پر ان کی بیوی محترمہ آپ ﷺ کے پاس اپنے یتیم بچوں کی کفالت کا مسئلہ لے کر آئی۔ فرمایا "تم یتیم بچوں کے بارے میں خائف ہو۔ میں اس دنیا اور آخرت میں ان کا ولی ہوں" آپ ﷺ نے یہ الفاظ رشتہ داری کی بنیاد پر نہیں فرمائے۔ بلکہ امام المسلمین اور حکمران کی حیثیت میں ارشاد فرمائے تھے۔ کیونکہ نوزائیدہ اسلامی ریاست کی سربراہی آپ ﷺ کے ہاتھوں میں تھی۔ بیماری، معذوری بڑھاپا انسان کی روزی کمانے کی قوت پر بری طرح اثر انداز ہوتے ہیں۔ بڑے کنبہ والے آدمی جن کے روزی کے وسائل ناکافی ہوں۔ پریشان ہی نظر آتے ہیں۔ (کتب سیرت النبوی ﷺ)۔

(2) عہد فاروقی میں ایسے واقعات بکثرت ملتے ہیں۔ جو حکمرانوں کے لیے راہنما اصول ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک رات ایک عورت کو دیکھا جو اپنے دودھ پیتے بیٹے کا زبردستی دودھ چھڑا رہی تھی۔ تحقیق کرنے پر پتہ چلا کہ بچوں کا وظیفہ شیرخوارگی میں نہیں لگتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بات چیت کے دوران (یہ جانے بغیر کہ وہ خلیفہ وقت سے مخاطب ہے) عورت نے شیر خوارگی کے دوران بچے کے وظیفے کے لیے خلیفہ دوم کو دلائل سے قائل کرلیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ گھر لوٹے۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد اپنے آپ سے مخاطب ہوتے ہیں۔ "اے عمر! تیری خرابی ہو۔ نامعلوم تو نے مسلمانوں کے کتنے بچے مار ڈالے۔ فوراً اعلان عام کرایا۔ کہ "اے لوگو! بچوں کا دودھ چھڑانے میں جلدی نہ کرو۔ حکومت کی طرف سے بچے کی پیدائش کے ساتھ ہی اس کا روزینہ شروع ہوگا" (الفاروق ص 320)۔

(3) عہد فاروقی میں ہی یہ دلچسپ واقع پیش آیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گشت پر ہیں۔ معلوم ہوا ایک عورت چولھے پر ہنڈیا پکا کر بچوں کو بہلا رہی ہے۔ ہنڈیا میں صرف پانی اور کچھ کنکر ہیں۔ فوراً واپس لوٹے۔ بیت المال سے غلہ لے کر اس عورت کے گھر آئے عورت نے بچوں کے لیے کھانا تیار کیا۔ جب تک بچوں نے سیر ہو کر کھانا کھا نہیں لیا۔ وہیں ٹھہرے رہے۔ (الفاروق ص320)۔

(4) ایک بدّو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور یہ اشعار پڑھے

ا ۔ تکون عن حالي لتسئلنه و الواقف المسئول

يبهتنه اما الى نار و اما جنة

''تجھ سے قیامت کے دن میرے بارے پوچھا جائے گا۔ اور تو ہکا بکا رہ جائے گا پھر یا جہنم کی طرف یا جنت کی طرف جانا ہوگا''۔

۲ ۔ يا عمر الخير خير الجنة اكس

بنياتي و امهنه اقسم بالله لتفع لنه

''اے عمر! لطف اگر ہے تو جنت کا ہے۔ میری بیٹیوں کو کپڑے پہنا۔ اللہ کی قسم! تجھ کو یہ کرنا ہوگا'' کے جواب میں تھی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس قدر روئے کہ داڑھی بھیگ گئی پھر غلام سے کہا۔ کہ میرا یہ کرتہ اس کو دے دے کیونکہ اس وقت اور کوئی چیز آپ کے پاس نہ تھی۔

(کنز العمال جلد 6 ص243)، (سیرۃ العمر بن وازالۃ الخفاء)

(5) **رعایا کی امور سلطنت میں رسائی:**۔ مجلس شوریٰ کے ارکان کے علاوہ عام لوگوں کو بھی انتظامی امور میں مداخلت کا حق حاصل تھا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ اور فاتح ایران ہیں۔ لیکن کوفی لوگوں کی شکایات پر انہیں معزول کر دیا (کتاب الخراج ص64)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(6) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک رات حسب معمول گشت پر تھے۔ ایک جگہ ایک عورت کو درد زہ کی وجہ سے کراہتے سنا۔ گھر آئے اپنی زوجہ محترمہ ام کلثوم (نواسئ رسول ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور سیدہ النساء فاطمہ الزہرہ کی بیٹی) رضی اللہ عنہما کو ساتھ لے کر اس عورت کے پاس گئے۔ اہلیہ محترمہ نے اس عورت کی نرسنگ Nursing کی۔ اسی دوران خود خلیفہ المسلمین اس گھرانے کے لیے کھانا تیار کرنے میں مصروف رہے۔ بچے کی ولادت پر باپ سے فرمایا "صبح میرے پاس آنا۔ تمام ضروریات کا فوری طور پر بیت المال سے بندوبست کردوں گا" (الفاروق ص 320)۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گورنروں کے نام احکام معہ تفصیل:۔

جو شخص گورنر بنایا جاتا۔ اس کو فرمان ملتا۔ اس فرمان میں تقرری Appointment اختیارات Powers اور فرائض Duties کا مفصل اندارج ہوتا۔ اس فرمان پر مہاجرین وانصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی گواہی اور دستخط ثبت ہوتے تھے۔ یہ حکم نامہ لوگوں کو جمع کر کے پڑھ کر سنایا جاتا۔ تاکہ عوام اور گورنر اپنے اپنے دائرہ کار میں رہیں۔ ہر گورنر سے حلف لیا جاتا۔ کہ وہ (۱) ترکی گھوڑا سواری کے لیے استعمال نہیں کرے گا۔ (۲) باریک کپڑے نہیں پہنے گا۔ (۳) چھنا ہوا آٹا نہیں کھائے گا۔ (۴) دروازے پر دربان نہیں رکھے گا۔ (۵) اہل حاجت کے لیے ہمیشہ اپنا دروازہ کھلا رکھے گا۔ یہ شرائط بھی مجمع عام میں پڑھ کر عوام کو سنائی جاتیں۔ اس کے ساتھ ساتھ گورنر کی تقرری پر اس کی موجودہ پراپرٹی کا ریکارڈ محفوظ کر لیا جاتا۔ بعد میں اگر غیر معمولی تبدیلی ہوتی ۔ تو سخت بازپرس کے بعد مال لے کر خزانے میں جمع کرادیا جاتا۔ بسا اوقات گورنر کو معطل بھی کردیا جاتا۔ (کتاب الخراج ص 66)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی زندگی اس قرآنی آیت کی عملی تفسیر تھی۔ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ (البقرۃ 2:258) ''ہم نے احکام سنے اور اطاعت گزاری کی۔ اے ہمارے رب ہم تیری مغفرت چاہتے ہیں۔ اور تیری ہی طرف لوٹ جانا ہے''۔وَاَنِ احْکُمْ بَیْنَھُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ وَلاَ تَتَّبِعْ اَھْوَآءَ ھُمْ وَاحْذَرْھُمْ اَنْ یَّفْتِنُوْکَ عَنْ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ اِلَیْکَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ اَنْ یُّصِیْبَھُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِھِمْ وَاِنَّ کَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ (المائدہ49)''اور ان کا فیصلہ اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق کیجئے اور ان کی خواہشات کی پیروی نہ کیجئے۔ اور ہوشیار رہیے۔ کہ جو احکام اللہ نے آپ کی طرف نازل کیے ہیں۔ کہیں یہ آپ کو اللہ کے اتارے ہوئے حکم سے ادھر ادھر نہ کر دیں۔ اور اگر یہ اعراض کریں تو جان لیجئے کہ اللہ انہیں ان کے بعض جرائم کی سزا دینا چاہتا ہے۔ بلاشبہ ان میں سے اکثر لوگ نافرمان ہی ہیں''۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ کہ ''یہود کے سرکردہ لوگ اور علماء عبداللہ بن صوریا وغیرہ آپ ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے۔ کہ آپ کو معلوم ہے کہ اگر ہم آپ پر ایمان لے آئیں تو سب یہود آپ پر ایمان لے آئیں گے۔ ہمارا اپنے قبیلہ میں جھگڑا ہو گیا ہے۔ ہم آپ کے پاس اپنا مقدمہ لاتے ہیں۔ اگر آپ نے ہمارے حق میں فیصلہ دے دیا۔ تو ہم آپ پر ایمان لے آئیں گے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے ان کے اس مفادانہ اسلام قبول کرنے کی پیشکش کو ٹھکرا دیا''۔(تیسر القرآن حاشیہ تفسیر آیت 49 المائدہ)۔

www.KitaboSunnat.com

قرآن میں ہو غوطہ زن اے مرد مسلمان
اللہ کرے تجھ کو عطا جدّتِ کردار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلمان رضی اللہ عنہ گورنر مدائن:۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ انتہائی سادگی اور مومنانہ شان سے مدائن روانہ ہوئے۔ دنیاوی پروٹوکول کی بجائے روحانی طمانیت جلوہ گر تھی۔ مدائن والے بھی ان کی اس شان پر خوشی کے شادیانے بجارہے تھے۔

مومنانہ شان:۔ سواری زین کے بغیر گدھا۔۲۔بستر معمولی سا۔۳۔تکیہ دو اینٹیں۔۴۔لباس:۔ معمولی سی عبا۔ اس سج دھج پر آسمان بھی خوش ہورہا ہے۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ اہل بیت میں سے ہیں۔ رحمت دو عالم ﷺ کا بستر کھجور کے درختوں کے چھلکے کا تھا اور خوراک جو کی روٹی۔ یہی شان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تھی۔ خاتم النبیین ﷺ اور فاروق رضی اللہ عنہ کی سیرت کی جھلک سلمان کے شب وروز میں نمایاں تھی۔اور یہی مسلمان کی سب سے بڑی متاع عزیز ہے اور یہی آخرت کے لئے جمع پونجی۔

گھریلو پراپرٹی:۔ گھر میں موجود تمام اشیا کی کل قیمت کا تخمینہ بیس بائیس درہم تھا۔لیکن پھر بھی روتے اور فرماتے کہ آنحضرت ﷺ کے فرمان اقدس کے مطابق مسلمان کا سامان مسافر کا سامان ہونا چاہیے۔ اور میرا یہ حال ہے۔(مسند احمد)

اللہ کے پاک بندوں کو حکومت میں غلامی میں
زِرہ کوئی اگر محفوظ رکھتی ہے تو استغنا

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا سفر عقبیٰ:۔ اَیۡنَ مَاتَکُوۡنُوۡا یُدۡرِکۡکُّمُ الۡمَوۡتُ وَلَوۡ کُنۡتُمۡ فِیۡ بُرُوۡجٍ مُّشَیَّدَۃٍ (النساء4:78)''جہاں کہیں بھی تم ہو۔ موت تمہیں آہی لے گی۔ خواہ تم مضبوط قلعوں میں محفوظ ہوجاؤ''۔

متقی لوگوں کا انجام اور مقام:۔ وَمَنۡ یَّاۡتِہٖ مُؤۡمِنًا قَدۡ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِکَ لَہُمُ الدَّرَجٰتُ الۡعُلٰی جَنّٰتُ عَدۡنٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَاالۡاَنۡہٰرُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خٰلِدِیْنَ فِیْھَا وَذٰلِکَ جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَکّٰی (طٰہٰ 76-20:75)۔ ''جو مومن بن کر آئے اور اعمال بھی صالح کیے ہوں تو ایسے لوگوں کے لیے بلند درجات ہیں۔ (اور) سدا بہار باغات جن میں نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ اس شخص کی جزا ہے جو (گناہوں سے) پاک رہا''۔

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّنَھَرٍ فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِرٍ (القمر 56-55) ''بلاشبہ متقی لوگوں کا قیام باغوں میں ہوگا اور نہروں میں۔ قادر مطلق بادشاہ کے پاس عزت کے مقام میں (ہوں گے) کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ (الرحمٰن 26) ''زمین پر جو ہے سب فنا ہونے والا ہے''۔ لیکن اللہ کے حضور روانگی سے پہلے یہ وصیت کرتے ہیں۔ ''حج، جہاد اور تلاوت قرآن میں جان دے دو۔ نہ کہ خیانت اور فسق وفجور میں'' ان الفاظ کے ساتھ عالم عقبےٰ جا پہنچے۔ ''اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ.

اولاد:۔ وفات کے وقت کوئی نرینہ اولاد نہ تھی۔ تین بیٹیاں تھیں۔ ایک اصفہان میں اور دو مصر میں قیام پذیر تھیں۔

سلمان رضی اللہ عنہ قرآن اور رحمت للعالمین ﷺ کی نظر میں:۔ ا۔ وَاِنَّ مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ لَمَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْھِمْ خٰشِعِیْنَ لِلّٰہِ لَا یَشْتَرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓئِکَ لَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ اِنَّ اللّٰہَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ (آل عمران 3:199) ''اہل کتاب میں کچھ ایسے بھی ہیں۔ جو اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر جو تمہاری طرف اتارا گیا (قرآن) اور اس پر بھی جو ان کی طرف اتارا گیا تھا۔ وہ اللہ کے حضور عاجزی کرتے ہیں اور تھوڑی سی قیمت کے عوض اللہ کی آیات کو نہیں بیچتے۔ ایسے لوگوں کا اجر ان کے رب کے ہاں موجود ہے۔ بلاشبہ اللہ حساب چکانے میں دیر نہیں لگاتا''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ اہل کتاب میں سے ان لوگوں کی تعریف کرتا ہے۔ جو مکمل ایمان والے ہیں۔ قرآن مجید کو بھی مانتے ہیں اور اپنے نبی (حضرت موسیٰ علیہ السلام/حضرت عیسیٰ علیہ السلام) پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ڈر دل میں رکھ کر اللہ تعالیٰ کے احکامات کی بجا آوری میں ہمہ وقت مصروف ہیں۔ رب تعالیٰ کے سامنے عاجزی اور گریہ زاری کرتے ہیں اور دوسرے لوگوں کو حضرت محمد ﷺ کی اتباع کی ترغیب دیتے ہیں کیونکہ حضرت محمد ﷺ کی رسالت کی نشانیاں تورات وانجیل میں جگہ جگہ پائی جاتی ہیں۔ برخلاف اپنے ساتھیوں کے (یہود ونصاریٰ) یہ حق کو قلیل دنیاوی مفاد کی خاطر چھپاتے نہیں ہیں۔ سورۃ قصص میں یہی مضمون اس طرح نازل ہوا ہے۔ اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِہٖ ھُمْ بِہٖ یُؤْمِنُوْنَ (القصص 28:52) ''جن لوگوں کو ہم نے اس سے پہلے کتاب دی تھی۔ وہی اس (قرآن) پر ایمان لاتے ہیں'' اور جب یہ کتاب ان کے سامنے پڑھی جاتی ہے۔ تو صاف کہہ دیتے ہیں۔ ہم اس پر ایمان لائے۔ یہ برحق کتاب ہمارے رب کی ہے۔ ہم تو اسے پہلے سے ہی مانتے تھے۔ رب تعالیٰ انہیں دوہرا اجر عطا فرمائیں گے۔ یہی مضمون سورۃ آل عمران آیت 113 میں اس انداز سے بیان ہوا ہے۔ لَیْسُوْا سَوَآءً مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ اُمَّۃٌ قَآئِمَۃٌ یَّتْلُوْنَ اٰیٰتِ اللّٰہِ اٰنَآءَ الَّیْلِ وَھُمْ یَسْجُدُوْنَ ''یہ اہل کتاب سارے ایک جیسے نہیں ان میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو حق پر قائم رہنے والے ہیں۔ وہ دن رات اللہ کی آیات پڑھتے ہیں اور سجدہ ریز ہوتے ہیں''۔ یہ صفتیں یہودیوں میں پائی گئی ہیں۔ اگرچہ ان کی تعداد بہت ہی کم ہے۔ جو دس کے ہندسے تک بھی نہیں پہنچ پائی۔ جبکہ نصرانی اکثر مسلمان ہو گئے۔

۲۔ بخاری ومسلم میں ہے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ ’’تین قسم کے لوگوں کو دوہرا اجر ملتا ہے جن میں اہل کتاب کا وہ شخص بھی شامل ہے جو اپنے نبی پر ایمان لایا اور مجھ پر بھی ایمان لایا‘‘۔حضرت سلمان الفارسی توریت اور انجیل کے زبردست عالم تھے۔ پھر مشرف با اسلام ہو کر قرآن کو سینے سے لگایا۔اور رسول اللہ ﷺ کے اسوہ حسنہ کو اپنایا۔اہل بیت کے اعزازی رکن ہونے کا اعزاز پایا۔ اصحاب محمد ﷺ میں بلند مقام حاصل کیا اور اللہ کریم نے قرآن میں صحابہ کرام کو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ(التوبۃ 9:100)کے اعزاز سے سرفراز فرمایا۔’’اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے‘‘ زہے نصیب!

۳۔ وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ(سورۃ جمعہ 3)’’اور ان میں سے دوسرے لوگوں کے لیے بھی جو ابھی ان سے نہیں ملے‘‘۔صحابہ کرام نے پوچھا۔یارسول اللہ ﷺ! یہ کن لوگوں کا ذکر ہے۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم میں سلمان فارسی رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ پر رکھ کر فرمایا’’اگر ایمان ثریا پر بھی ہوتا تب بھی ان کی قوم کے کچھ لوگ اس کو حاصل کر لیتے‘‘(بخاری شریف مترجم جلد 4 کتاب التفسیر ص702 چھ جلدوں والا سیٹ ناشر نعمانی کتب خانہ لاہور)

۴۔سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے حق میں فرمایا گیا:سلمان منا اهل البيت ’’سلمان ہم (یعنی اہل بیت نبوی)میں سے ہے‘‘۔(ترمذی مناقب سلمان فارسی جلد دوم ص705)۔

۵۔ نبی اکرم ﷺ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے بہت محبت کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:جنت تین آدمیوں کی مشتاق ہے،علی رضی اللہ عنہ،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمار رضی اللہ عنہ اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ۔(ابن ماجہ)

۶۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"علم چار آدمیوں سے حاصل کرو۔ (۱) ابوالدردا سے (۲) سلمان الفارسی سے (۳) عبداللہ بن مسعود سے (۴) عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہم" (ترمذی)۔

۷۔ (i) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے تھے۔"مجھ کو کچھ اوپر دس آدمیوں نے خریدا"۔ (ii) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے تھے۔"کہ حضرت محمد ﷺ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے درمیان کا زمانہ (جس زمانے میں کوئی پیغمبر نہیں آیا)600 سو برس کا ہے)(بخاری شریف جلد سوم کتاب المناقب ص688)۔

۸۔ عائذ بن عمرو سے روایت ہے کہ ابوسفیان، سلمان، صہیب اور بلال رضی اللہ عنہم کے پاس آیا اور بھی چند لوگ بیٹھے تھے۔ انہوں نے کہا۔ اللہ کی تلواریں اللہ کے دشمن کی گردن پر اپنے موقع پر نہ پہنچیں (یعنی یہ اللہ کا دشمن نہ مارا گیا)۔ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا۔تم قریش کے بوڑھے اور سردار کے حق میں ایسا کہتے ہو۔اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے آپ سے بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:"اے ابوبکر!تم نے شاید ان لوگوں کو(سلمان،صہیب اور بلال رضی اللہ عنہم)کو ناراض کیا۔ اگر تم نے ان کو ناراض کیا تو تم نے اپنے رب کو ناراض کیا۔ یہ سن کر ابوبکر رضی اللہ عنہ ان لوگوں کے پاس آئے اور کہنے لگے۔ اے بھائیو!کیا میں نے تم کو ناراض تو نہیں کیا۔ وہ بولے نہیں۔ اے ہمارے بھائی(ابوبکر)اللہ تمہاری مغفرت فرمائے۔(مسلم شریف جلد ششم کتاب الفضائل ص175 باب فضائل سلمان و بلال وصہیب۔ناشر نعمانی کتب خانہ لاہور۔

۹۔ بریدہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا۔"اللہ نے مجھے چار شخصوں کی محبت کا حکم دیا ہے اور فرمایا۔اللہ ان (لوگوں) کو دوست رکھتا ہے۔لوگوں نے عرض کی اے اللہ کے رسول! وہ کون ہیں۔فرمایا علی رضی اللہ عنہ ان میں ہیں تین بار کہا۔ اور ابوذر،سلمان اور مقداد رضی اللہ عنہم" (ابن ماجہ جلد اول باب "رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی فضیلت"ص85 ناشر خالد گرجاکھی گوجرانوالہ)۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ احادیث

ا۔"کاتب یا سلمان" اے سلمان! مکاتبت کرلو۔ اور آزاد ہوجاؤ۔ میں نے اپنے مالک سے 40 اوقیہ سونے اور تین سو کھجور کے درختوں کا معاہدہ کرکے آزادی لکھوالی۔ رسول اللہ ﷺ نے اصحاب سے فرمایا۔"اپنے بھائی کی مدد کرو" انہوں نے کھجور کے درختوں سے مدد کی۔ کسی نے 30 پودوں سے کسی نے 20 پودوں سے کسی نے 15 پودوں سے کسی نے 10 پودوں سے ہر شخص ہر ممکن امداد کرتا تھا۔ یہاں تک کہ میرے لیے کھجور کے 300 پودے اکٹھے ہوگئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:**اذهب يا سلمان ففقرلها فاذا فرغت فاتني اكن انا اضعها بيدي** "سلمان جاؤ اور ان کے لیے گڑھے کھودو۔ جب گڑھے کھودنے سے فارغ ہوجاؤ تو میرے پاس آؤ تاکہ میں خود اپنے ہاتھوں سے انہیں نصب کروں" پھر میں نے گڑھے کھودے اور میرے ساتھیوں نے بھی میری مدد کی۔ یہاں تک کہ جب میں فارغ ہوا۔ تو آپ کے پاس حاضر ہوکر اطلاع دی۔رسول اللہ ﷺ میرے ساتھ اس مقام کی طرف تشریف لے گئے۔ ہم کھجور کے پودے آپ کے پاس لاتے اور آپ اپنے دست مبارک سے نصب فرماتے جاتے۔یہاں تک کہ ہم فارغ ہوگئے۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلمان کی جان ہے۔ ان میں سے ایک بھی پودا نہیں سوکھا۔ میں نے کھجور کے درخت تو اس کے حوالے کردیے۔ اب صرف مجھ پر مال باقی رہ گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس کسی کان سے مرغی کے انڈے کے برابر سونا پیش کیا گیا۔ تو آپ نے فرمایا: ما فعل الفارسی المکاتب ''فارسی مکاتب نے کیا کیا۔ اس نے اپنی مکاتبت کا معاوضہ ادا کردیا۔ یا نہیں۔ پھر مجھے آپ کے پاس بلایا گیا۔ آپ نے فرمایا خذ هذه فادها مما علیک یا سلمان ''اے سلمان! یہ لے لو۔ اور جو قرض تم پر ہے۔ اس کے عوض میں یہ دے دو''میں نے کہا۔ یارسول اللہ ﷺ! جو رقم مجھ پر واجب ہے۔ اس کے لحاظ سے یہ کس شمار میں ہوگا؟ رقم تو بہت زیادہ ہے۔ اور اسے تو اس سے کچھ نسبت ہی نہیں۔ فرمایا: خذها فان الله سیؤدی بها عنک ''یہ لے لو! اللہ اسی کے ذریعہ سے تمہاری طرف سے ادا کردے گا''میں نے اسے لے کر تولا۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ سلمان کی جان ہے۔ وہ پورا 40 اوقیہ تھا۔ پس میں نے ان کا حق ادا کردیا اور آزاد ہوگیا۔ مزید روایت کرتے ہیں۔ کہ میرے کم کہنے پر رسول اللہ ﷺ نے سونا مجھ سے لے لیا۔ اور اپنی زبان پر اسے الٹا پلٹا۔ پھر فرمایا: خذها فاوفیهم منها ''یہ لے لو اور اس سے ان کا پورا حق ادا کرو''۔ (سیرت ابن ہشام جلد اول باب 36 حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا اسلام ص 244 تا 245 ناشر اعتقاد پبلشنگ ہاؤس 1564 کوتانہ سٹریٹ سوئیو

الان نئی دہلی)(مسند احمد جلد ششم باب حدیث سلمان فارسی ص 615 تا 618 طبع بیروت لبنان)۔

۲۔ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہے۔ بعض مشرکین نے استہزا کے طور پر کہا۔ میرا خیال ہے کہ تمہارا پیغمبر تمہیں ہر چیز کی تعلیم دیتا ہے۔ یہاں تک کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قضائے حاجت بھی سکھاتا ہے۔ میں نے کہا۔ ٹھیک ہے۔ آپ ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم قضائے حاجت کے وقت قبلے کی طرف رخ نہ کریں۔ دائیں ہاتھ سے استنجا نہ کریں۔اس میں لید اور ہڈی نہ ہو"(مشکوۃ شریف مترجم معہ فوائد غزنویہ جلد اول باب اداب الخلاء۔ فصل سوم ص313 ناشر ادارہ احیاء السنۃ گرجاکھ گوجرانوالہ)بحوالہ مسلم شریف۔مسند احمد جلد 6 حدیث 23193 ص612 طبع ادارہ احیاء التراث العربی بیروت۔لبنان)۔

۳۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ساتھ میں (ابوعثمان رضی اللہ عنہ)ایک درخت کے نیچے تھا۔ انہوں نے اس درخت کی ایک خشک ٹہنی پکڑ کر اسے ہلایا۔ اس کے پتے نیچے گر گئے۔ پھر مجھ سے کہنے لگے کہ ابوعثمان!تم نے مجھے سے یہ نہ پوچھا۔ کہ میں نے ایسا کیوں کیا؟ میں نے کہا۔ہاں!بتایئے آپ نے ایسا کیوں کیا۔انہوں نے کہا۔کہ میں ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے تھا۔ آپ ﷺ نے بھی درخت کی خشک ٹہنی پکڑ کر ایسا کیا تھا۔ جس سے اس شاخ کے پتے جھڑ گئے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشادفرمایا۔"سلمان!پوچھتے نہیں کہ میں نے ایسا کیوں کیا؟۔ میں نے عرض کیا۔ ارشاد فرمایئے۔کہ ایسا کیوں کیا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا"جب مسلمان اچھی طرح وضوکرتا ہے۔پھر نماز پنجگانہ ادا کرتا ہے۔تو اس کی خطائیں اس سے ایسے گھر جاتی ہیں۔ جیسے یہ پتے گرتے ہیں"۔(مسند احمد جلد ششم حدیث 23204 طبع بیروت لبنان)۔

دیکھئے۔سورۃ ھود آیت 114 وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ "دن کے دونوں سروں میں نماز قائم رکھ اور رات کی کئی ساعتوں میں بھی۔ یقیناً نیکیاں برائیوں کو دور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کردیتی ہیں''۔دونوں سروں سے مراد صبح اور مغرب اور رات کے پچھلے پہر میں نماز تہجد (جو بعد میں امت سے معاف کردی گئی) جس طرح پانچ نمازیں، جمعہ دوسرے جمعہ تک اور رمضان دوسرے رمضان تک کے درمیان ہونے والے گناہوں کو دور کرنے کا باعث ہیں (بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچا جائے)۔(صحیح مسلم کتاب الطھارۃ باب الصلوٰۃ الخمس والجمعہ الی الجمعہ) بخاری کی حدیث میں ہے۔''بتلاؤ! اگر تمہارے کسی کے دروازے پر بڑی نہر ہو۔وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو۔کیا اس کے جسم پر میل کچیل رہ جائے گی؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا۔نہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا:''اسی طرح پانچ نمازیں ہیں۔ان کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ گناہوں اور خطاؤں کو مٹادیتا ہے''(بخاری کتاب المواقیت باب الصلوٰۃ الخمس کفارہ)۔

۴۔حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ''جو شخص جمعہ کے دن نہائے اور ممکنہ حد تک پاکیزگی حاصل کرے۔تیل یا خوشبو جو گھر میں میسر ہو لگائے۔پھر گھر سے نکلے اور دو بندوں کے درمیان گھس کر نہ بیٹھے۔پھر جس قدر اللہ نے اس پر نماز مقرر کی ہے۔پڑھے۔پھر خاموش بیٹھا رہے۔امام کے خطبہ کے دوران تو اس کے جمعہ تک سرزد ہونے والے تمام گناہ معاف کردیے جاتے ہیں''۔(بخاری شریف مترجم جلد اول کتاب الجمعہ ص 546)۔

۵۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی 100 رحمتیں ہیں۔جن میں سے ایک رحمت تو مخلوق استعمال کرتی ہے اور ننانوے رحمتیں قیامت کے دن کے لیے ہیں''۔(مسند احمد جلد ششم ص 612 طبع بیروت لبنان)۔

۶۔حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ: اللہ کے رسول ﷺ تحفہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبول فرماتے تھے اور صدقہ قبول نہیں فرماتے تھے۔ (مسند احمد حدیث 23192)۔

۷۔حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نزع کے وقت رو پڑے اور فرمانے لگے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ایک وعدہ لیا تھا اور ہم نے آپ کے وعدے کو بھلا دیا وہ وعدہ یہ تھا کہ ہم میں سے کسی کا دنیا میں حصہ ودولت ایک مسافر کے زادراہ کے برابر ہو۔راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد ہم نے ان (حضرت سلمان رضی اللہ عنہ) کا ترکہ دیکھا تو ان کے ترکہ کی قیمت 20 سے کچھ زیادہ درہم یا تیس سے کچھ زیادہ درہم تھی۔ (مسند احمد حدیث 23199)۔

۸۔حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں فارس کے سرداروں کا بیٹا تھا۔اس کے بعد پوری داستان بیان کی اور کہا کہ میں چل پڑا ایک بستی مجھے اٹھاتی تو دوسری رکھ دیتی یہاں تک کہ میرا گزر ایک بدوی قوم کے پاس سے ہوا تو انہوں نے مجھے غلام بنالیا اور فروخت کردیا اور ایک عورت نے مجھے خریدا۔وہاں میں نے ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ سنا اور زندگی ان دنوں بہت سخت تھی تو میں نے اس عورت سے کہا کہ مجھے ایک دن کی اجازت دے دیں تو انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے تو میں چلا گیا اور کچھ لکڑیاں جمع کر کے میں نے کوئی کھانا تیار کیا اور اسے لیکر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیا تو آپ نے فرمایا یہ کیا چیز ہے؟ میں نے عرض کیا صدقہ ہے تو آپ نے صحابہ کو کھانے کا حکم دیا اور خود آپ نے نہیں کھایا میں نے اپنے آپ سے کہا کہ یہ اس کی علامتوں میں سے ایک ہوگئی پھر میں نے جتنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیر اللہ کی مشیت تھی رکا رہا اس کے بعد اپنی مالکہ سے کہا کہ مجھے ایک دن کی اجازت دیدیں انہوں نے کہا ٹھیک ہے۔ تو میں چل پڑا اور پہلے سے زیادہ لکڑیاں جمع کر کے کھانا تیار کیا اور اسے لے کر آپ کے پاس آیا آپ اسی وقت اپنے صحابہ کے ساتھ تشریف فرماتھے میں نے وہ کھانا آپ کے سامنے رکھ دیا تو آپ نے فرمایا یہ کیا چیز ہے؟ میں نے عرض کیا یہ تحفہ ہے تو آپ نے خود بھی ہاتھ بڑھایا اور صحابہ سے بھی فرمایا کہ اللہ کا نام لے کر شروع کرو پھر میں آپ کے پیچھے چلا گیا تو آپ نے چادر مبارک کندھے سے گرادی تو مہر نبوت نظر آئی اس وقت میں پکار اٹھا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں آپ نے فرمایا کیا قصہ ہے؟ تو میں نے آپ کو اس آدمی کے متعلق بتایا اور آپ سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا وہ جنت میں داخل ہوگا؟ بے شک اس نے مجھے آپ ﷺ کے متعلق بتایا تھا تو آپ نے فرمایا جنت میں سوائے مسلمان کے اور کوئی نہ جائے گا میں نے کہا اللہ کے رسول ﷺ! اس نے مجھے بتایا تھا کہ آپ نبی ﷺ ہیں کیا وہ جنت میں داخل ہوگا؟ آپ نے فرمایا جنت میں سوائے مسلمان کے کوئی شخص داخل نہ ہوگا۔ (مسند احمد حدیث 23200)

۹۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ ”اللہ تعالیٰ کو اس بات سے حیا آتی ہے کہ کوئی بندہ اس کے آگے اپنے ہاتھوں کو پھیلائے اور وہ کسی بھلائی کا سوال کرے پھر وہ ان دونوں ہاتھوں کو نامراد واپس کردے“۔ (مسند احمد حدیث 23202)

۱۰۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک آدمی جو بے وضو ہوگیا تھا اور اب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے موزوں کو اتارنا چاہتا تھا تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے اسے موزوں، پگڑی اور پیشانی پر مسح کرنے کا حکم دیا اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے موزوں اور چادر پر مسح کرتے دیکھا ہے۔ (مسند احمد حدیث 23205)۔

۱۱۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا کیا تجھے پتہ ہے کہ جمعہ کا دن کیا ہے؟ میں نے عرض کیا یہ وہ دن ہے جس میں اللہ نے ہمارے باپ کو جمع کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا، لیکن میں تو جانتا ہوں کہ جمعہ کا دن کیا چیز ہے؟ اس دن جو آدمی وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر جمعہ پڑھنے آتا ہے اور خاموشی سے خطبہ سنتا ہے یہاں تک کہ امام نماز سے فارغ ہو جاتا ہے تو یہ اس کے لیے آئندہ جمعہ تک کے لیے گناہوں سے کفارہ ہو جاتا ہے جب تک وہ قتل وغارت گری سے اجتناب کرتا ہے۔ (مسند احمد حدیث 23206)

۱۲۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ شرجیل بن السمط کو حدیث بیان کر رہے تھے۔ کہ وہ سمندر کے کنارے جہاد کی غرض سے ٹھہرے ہوئے تھے۔ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے نبی ﷺ کو کہتے ہوئے سنا "جس نے ایک دن یا رات اللہ کے راستے میں گزارا۔ تو ایک ماہ کے روزوں سے بہتر ہے اور جو اللہ کے راستے میں جہاد کی تیاری میں فوت ہو جائے۔ اللہ اس کے اجر کو جاری فرمائے گا۔ جو وہ جماعت۔ روزے اور صدقے وخیرات کا عمل کرتا تھا۔ اور قبر کے فتنہ سے بچا لیا جائے گا اور بڑی گھبراہٹ سے بھی محفوظ رہے گا"۔ من رابطہ یوما اولیلة کان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

له كصيام شهر للقاعد ومن مات مرابطا في سبيل الله اجرى الله له اجره ـ والذى كان يعمل أجر صلاته وصيامه ونفقته ووُقى من فتان القبر، وامن من الفزع الاكبر

۱۳۔ حضرت سلمان روایت کرتے ہیں کہ میرے لیے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اے سلمان! مجھ سے بغض نہ رکھنا۔ وگرنہ دین سے نکل جاؤ گے۔ حضرت سلمان فارسی کہنے لگے۔ میں نے کہا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! میں آپ سے کیسے بغض رکھ سکتا ہوں جب آپ ہی کے ذریعہ اللہ نے ہمیں ہدایت دی تو آپ ﷺ نے فرمایا ''تیرا عرب سے بغض رکھنا مجھ سے بغض رکھنا ہے''۔ (مسند احمد حدیث 23219)

۱۴۔ حضرت سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے تورات میں پڑھا ہے۔ کہ کھانے کے بعد وضو کرنا کھانے میں برکت کا ذریعہ ہے۔ پھر فرماتے ہیں یہی بات میں نے رسول اللہ ﷺ کو بتائی اور جو کچھ میں نے تورات میں پڑھا تھا۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بركة اطعام الوضوء قبله والوضوء بعده ''کھانے کی برکت اس سے پہلے اور بعد میں وضو کرنا ہے''۔ (مسند احمد حدیث 23220)

۱۵۔ حضرت سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا۔ تو حضرت سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ نے جو کچھ موجود تھا۔ پیش کیا اور فرمایا۔ اگر رسول اکرم ﷺ نے ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ تکلف کرنے سے روکا نہ ہوتا تو میں آپ کے لئے تکلف کرتا۔ لولا ان رسول الله ﷺ نهانااولولا انا نهينا ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یتکلف احدنالصاحبہ لتکلفنا لک (مسند احمد 23221)

۱۶۔ حضرت سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ نے اپنی لائف ہسٹری مختصر طور پر ابن عباس رضی اللہ عنہ کو مسند احمد حدیث 23225 میں بیان کی ہے۔

فتح ایران میں قلعے کا محاصرہ۔۱۔ اسلام قبول کرو۔۲۔جزیہ دو۔۳۔ لڑائی کے لیے تیار ہو جاؤ۔ مفصل طور مسند احمد میں السائب ابو البختری حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

”عن ابو البختری قال:حاصر سلمان الفارسی قصراً من قصور فارس۔ فقال له اصحابه یا ابا عبدالله۔ الا تنهد الیهم؟قال:لا۔ حتیٰ۔ادعوهم کما کان یدعوهم رسول اللهﷺ۔قال:فاتاهم فکلمهم۔قال:انا رجل فارسی وانا منکم۔والعرب یطیعونی فاختاروا احدی ثلاث۔اما ان تسلموا۔واما ان تعطوا الجزیة عن یدو انتم صاغرون غیر محمودین، واما ان نتابذکم فنقاتلکم۔ قالوا:لا نسلم ولا نعطی الجزیة ولکنا ننابذکم، فرجع سلمان الی اصحابه۔قالوا: الا تنهد الیهم؟قال:لا۔ قال:فدعا هم ثلاثةایام فلم یقبلوا۔فقاتلهم ففتحها“۔

یہ واقعہ ہم وطنوں کو دعوت اسلام دینے کا ہے۔آپ رضی اللہ عنہ ایک لشکر کی Command کمان کر رہے تھے۔ ایک ایرانی محل کے محاصرے پر اہل ایران کو مخاطب کر کے گویا ہوتے ہیں۔ ”میں تمہارا آدمی ہوں۔ایرانی ہوں۔ دیکھتے ہو۔کہ عرب کس طرح میری اطاعت کر رہے ہیں۔ اگر تم مسلمان ہو جاؤ۔تو تمہارے حقوق بھی ہم جیسے ہوں گے۔اورتم پر وہی قانون نافذالعمل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوگا جو ہم پر ہے۔ اگر تمہیں اسلام لانے سے انکار اور آگ کی پوجا پر اصرار ہے۔ تو ہم تمہیں تمہارے ہی دین پر رہنے دیتے ہیں مگر تم ہماری اطاعت کروگے اور جزیہ دو گے'' پھر ایرانی زبان میں کہا۔ تم کوئی قابل ستائش نہیں ہو۔ اگر تم نے انکار کیا۔ تو ہم تم سے برابری کے ساتھ لڑائی کریں گے'' مجوسی کہنے لگے ''ہم کسی صورت میں جزیہ نہیں دیں گے'' مسلمانوں نے کہا۔ اے ابوعبداللہ! کیا ہم ان سے لڑائی نہ شروع کردیں۔ فرمایا! نہیں اور ایرانیوں کو تین دن مسلسل دعوت اسلام دیتے رہے۔ جیسا کہ فرمان رسول اللہ ﷺ ہے۔ لیکن ایرانی بدنصیبوں نے اس سے کوئی اثر نہ لیا۔ پھر فرمایا۔ اٹھو! اور ان سے لڑائی کرو'' مجاہدین اسلام نعرۂ تکبیر بلند کرتے ہوئے ایرانیوں پر حملہ آور ہوئے اور محل کو فتح کرلیا''۔ یہ حدیث ترمذی میں بھی ہے۔

۱۷۔ عن سلمان الفارسی قال: خطبنا رسول اللہ ﷺ فی آخر یوم من شعبان فقال: یایھاالناس قد اظلکم شھر عظیم شھر مبارک۔ شھر فیه لیلة خیر من الف شھر۔ جعل اللہ صیامه فریضة وقیام لیله تطوعا۔ من تقرب فیه بخصلة من الخیر کان کمن ادی فریضة فیما سواه۔ ومن ادی فریضة فیه کان کمن ادی سبعین فریضة فیما سواه۔ وھو شھرالصبر۔ والصبر ثوابه الجنة۔ وشھر مواساه۔ وشھر یزاد فیه رزق المومن۔ من فطر فیه صائما کان له مغفرة لذنوبه عتق رقبته من النار۔ وکان له مثل اجره من غیر ان ینتقص من اجره شی ء۔ قلنا: یارسول اللہ! لیس کلنا نجد ما نفطربه الصائم۔ فقال رسول اللہ ﷺ: یعطی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الله هذا الثواب من فطر صائما على مذقة لبن او تمرة او شربة من ماء۔ومن اشبع صائما سقاه الله من حوضى شربة لا يظما حتى يدخل الجنة۔وهو شهر اوله رحمة واوسطه مغفرة واخرة عتق من النار۔ومن خفف عن مملوكه فيه غفر الله له واعتقه من النار (رواہ البیہقی)

''حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شعبان کی آخری تاریخ کو خطبہ دیا اور فرمایا: لوگو! تمہارے اوپر ایک بڑا بزرگ مہینہ سایہ فگن ہوا ہے۔ یہ بڑی برکت والا مہینہ ہے۔ یہ وہ مہینہ ہے جس کی ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے زیادہ افضل ہے۔اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے فرض کیے ہیں اور اس کی راتوں کے قیام کوتطوع (یعنی نفل) قرار دیا ہے۔ جس شخص نے اس مہینے میں کوئی نیکی کرکے اللہ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کی تو وہ اس شخص کی مانند ہے، جس نے دوسرے دنوں میں کوئی فرض ادا کیا اور جس نے اس مہینے میں ایک فرض ادا کیا تو وہ ایسا ہے جیسے دوسرے دنوں میں اس نے ستر فرائض ادا کیے۔ اور رمضان، صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے اور یہ ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی کرنے کا مہینہ ہے اور یہ وہ مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔اگر کوئی شخص اس میں کسی روزہ دار کو افطار کرائے تو یہ عمل اس کے گناہوں کی مغفرت اور اس کی گردن کو دوزخ کی سزا سے بچانے کا ذریعہ ہے اور اس کے لئے اتنا ہی اجر ہے جتنا اس روزہ دار کے لیے روزہ رکھنے کا ہے، بغیر اس کے کہ اس روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی واقع ہو۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم (صحابہ کرام رضی اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنہم) نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر ایک کے پاس اتنی گنجائش تو نہیں ہے کہ کسی روزہ دار کا روزہ کھلوائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ اجر اس کو بھی دے گا جو کسی روزہ دار کو دودھ کی لسی سے روزہ کھلوادے یا ایک کھجور کھلا دے یا ایک گھونٹ پانی پلا دے۔ اور جو شخص کسی روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلا دے تو اللہ تعالیٰ اس کو میرے حوض سے پانی پلائے گا۔ پھر اسے پیاس محسوس نہ ہوگی، یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔ اور یہ وہ مہینہ ہے کہ جس کے آغاز میں رحمت ہے، وسط میں مغفرت ہے اور آخر میں دوزخ سے رہائی ہے۔ اور جس نے رمضان کے زمانے میں اپنے غلام سے ہلکی خدمت لی اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا اور اس کو دوزخ سے آزاد کردے گا۔ (بیہقی)۔

۱۸۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''سات آدمی قیامت کے دن اللہ کے عرش کے سایہ میں ہوں گے۔ جب کہ اس دن اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ (۱) وہ دو شخص جو صرف اللہ کی رضا کے لیے ایک دوسرے سے محبت وملاقات کریں۔ (۲) جو شخص اللہ کو یاد کر کے اس کے خوف سے ڈرے اور رو پڑے (۳) وہ شخص جو چھپا کر صدقہ کرتا ہے۔ کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہو۔ (۴) وہ شخص جو کسی نازنین کے دعوت گناہ دینے پر کہے میں اللہ سے ڈرتا ہوں (۵) وہ شخص جس کا دل ہمہ وقت مسجد میں لگا رہے۔ (۶) وہ شخص کہ نماز کے وقت کا منتظر ہو اور سورج دیکھتا رہے۔ (۷) وہ شخص جو علم کی روشنی میں بولے۔ چپ رہے تو بردباری کے ساتھ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا پیغام:۔

وَقَدْ اَحْکَمَ اللّٰہُ اٰیَاتِہٖ　　وَکَانَ الرَّسُوْلُ عَلَیْہِ دَلِیْلًا

وَاَوْضَحَ لِلْمُسْلِمِیْنَ السَّبِیْلَ　　فَلَا تَتَّبِعَنَّ سِوَاھَا سَبِیْلًا

''اور اللہ تعالیٰ نے اپنی آیات واضح طور پر بیان فرمادیں۔ اور رسول اللہ ﷺ اس پر دلیل ہوچکے۔ اور حضور ﷺ نے مسلمانوں کے لیے راستے کو واضح کردیا۔ پس اس کے سوا کسی اور راستے پر نہ چل''۔

روشن ہے شمع علم اللہ کے کلام میں
نور عمل ہے اسوہ خیرالانام میں
نغمہ پیرا ہو کہ یہ ہنگام خاموشی نہیں
ہے سحر کا آسمان خورشید سے مینابدوش

اللہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور ان جیسے عظیم حق نثاروں کو ہماری زندگی کا نمونہ اور اسوہ بنائے۔ آمین

☆☆☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المصادر والمراجع

1۔ تفسیر ابن کثیر:۔ اسماعیل عماد الدین ابن کثیر الدمشقی رحمۃ اللہ علیہ

2۔ تفہیم القرآن: سید ابوالاعلیٰ مودودی رحمۃ اللہ علیہ

3۔ تیسر القرآن: مولانا عبدالرحمٰن کیلانی رحمۃ اللہ علیہ

4۔ تفسیر اشرف الحواشی: (i) شاہ رفیع الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

(ii) علامہ وحید الزماں حیدر آبادی رحمۃ اللہ علیہ

5۔ تفسیر احسن البیان: حافظ صلاح الدین حفظہ اللہ تعالیٰ

6۔ بخاری شریف: امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

مترجم علامہ وحید الزمان رحمۃ اللہ علیہ

7۔ صحیح مسلم: ابوالحسین مسلم بن الحجاج معہ مختصر شرح نووی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم: علامہ وحید الزماں رحمۃ اللہ علیہ

8۔ سنن ابوداؤد: امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم: علامہ وحید الزماں رحمۃ اللہ علیہ

9۔ جامع ترمذی: امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ مترجم علامہ بدیع الزماں رحمۃ اللہ علیہ

10۔ سنن نسائی: امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم: علامہ وحید الزماں رحمۃ اللہ علیہ

11۔ سنن ابن ماجہ: امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ

مترجم: علامہ وحید الزماں رحمۃ اللہ علیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

12۔مسند احمد: امام احمد بن حنبل شیبانی رحمۃ اللہ علیہ (عربی) طبع بیروت لبنان
ادارہ التراث العربی بیروت

13۔مشکوٰۃ المصابیح: خطیب تبریزی رحمۃ اللہ علیہ
مترجم: مولانا محمد اسماعیل سلفی، فوائد مولینا محمد سلیمان کیلانی حفظہ اللہ تعالیٰ
تہذیب وتبویب۔ مولانا خالد گرجاکھی رحمۃ اللہ علیہ

14۔لغات القرآن: الحاج عبدالکریم پاریکھ

15۔قاموس القرآن (عربی و انگلش): ڈاکٹر عبداللہ عباس
الندوی، جامعہ ام القری مکۃ المکرّمۃ

16۔المعجم المفہرس: الفاظ قرآن الکریم: محمد فواد عبدالباقی مصری رحمۃ اللہ علیہ

17۔مضامین قرآن حکیم: زاہد ملک

18۔الحکمۃ: شیخ عمر فاروق حفظہ اللہ تعالیٰ

19۔رحمت للعالمین ﷺ: ۔ قاضی محمد سلیمان منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ

20۔سیدالکونین ﷺ: مولانا محمد صادق سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ

21۔سیرت ابن ہشام: ابو محمد عبدالملک بن ہشام مصری رحمۃ اللہ علیہ

22۔مختصر سیرت الرسول ﷺ: الشیخ عبداللہ بن شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ

23۔الرحیق المختوم: مولانا صفی الرحمٰن مبارک پوری حفظہ اللہ تعالیٰ

24۔سیرت سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ: عبدالشکور حفظہ اللہ تعالیٰ

25۔یہودیت: سید ابوالاعلیٰ مودودی رحمۃ اللہ علیہ

26۔الفاروق: شمس العلماء علامہ شبلی نعمانی رحمۃ اللہ علیہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

27۔ضرب حدیث: مولانا محمد صادق سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ

28۔تحفہ کربلا تاریخ کے آئینہ میں: پروفیسر سراج الحق آلہ آباد (انڈیا)

29۔الجہاد فی الاسلام: سید ابو الاعلی مودودی

30۔اخبارات وجرائد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

المكتبة الرحمانية
99-جے ماڈل ٹاؤن - لاہور
نمبر 14274

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ